مُسندِ عائشہ رضؓ

مُرتبہ

جمیل نقوی



اُردو اکیڈمی سندھ کراچی

﴿مُسندِ عائشہ رضؓ﴾

مرتبہ: جمیل نقوی

مقدمہ: مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب

مع رسالہ (مترجم)

عین الاصابہ فی استدرك عائشہ رضؓ :

امام جلال الدین السیوطی رحؒ

مُسندِ عائشہ رض

مع اردو ترجمہ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے مروی متفق علیہ احادیثِ نبوی کا مجموعہ

مشکوٰۃ المصابیح و صحاح ستہ سے ماخوذ

اور

رسالہ عین الاصابۃ فی استدراک عائشہ رض

للامام الہمام جلال الدین السیوطی

مع اردو ترجمہ

تالیف

جمیل نقوی الحنفی

مقدمہ

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی

اردو اکیڈمی سندھ کراچی



پہلا ایڈیشن

مؤلف ــــــــــ جمیل احمد نقوی الحنفی
طابع ــــــــــ عزیز خالد
ناشر ــــــــــ اُردو اکیڈمی سندھ
کراچی پاکستان



مطبوعہ
اکیڈیمک آفسٹ پریس آرام باغ. کراچی

ترتیب

دیباچہ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

واقعات زندگی

آپ کا نام گرامی عائشہ، لقب صدیقہ، ام المومنین خطاب، آنحضرتؐ کی مقرر کردہ ام عبداللہ کنیت اور حمیرا لقب ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم مُبارک عبداللہ، ابوبکر کنیت اور صدیق لقب تھا۔ ماں کا نام ام رومانؓ تھا باپ کی جانب سے آنحضرتؐ اور ام المومنین کا نسب آٹھویں پشت پر اور ماں کی جانب سے گیارہویں پشت پر جا کر ملتا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش تاریخ وسعید کی عام کتابیں خاموش ہیں۔ تاہم خود ام المومنین کی روایات کے مطابق ہجرت سے تین برس قبل چھ برس کی عمر میں نکاح ہوا۔ شوال سنہ ۱ھ میں نو برس کی تھیں رخصتی ہوئی۔ اٹھارہ برس کا سن تھا کہ ربیع الاول میں بیوہ ہوئیں۔ اس پس منظر سے ولادت کی صحیح تاریخ شوال نبوت کا پانچواں سال ہے۔

مشیت الٰہی پہلے ہی حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے ذریعہ یہ عظیم خدمت لینے کا فیصلہ کر چکی تھی جس کے ثبوت میں حدیث قدسی ملاحظہ ہو جس کے مطابق آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ رضؓ سے فرمایا:

"میں نے تم کو دو بار دیکھا تھا کہ جبریلؑ تم کو ریشم کے کپڑے میں میرے پاس

لائے۔ جب میں نے اسے کھولا تو تم تھیں اور کہا گیا کہ یہ تمہاری بیوی ہیں، ان سے نکاح کر لیجئے اور یہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ کا بدل ہیں۔"

بنا بریں آنحضرتؐ نے فوری طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کی والدہ ام رومانؓ سے تاکید فرمادی تھی کہ ذرا میری خاطر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اس وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کم سن تھیں لیکن خداداد ذہانت و معلومات کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ وہ گڑیا کھیل رہی تھیں کہ رسالتمآبؐ تشریف لے آئے۔ گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے دائیں بائیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ عائشہ یہ کیا ہے جواب کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ گھوڑوں کے پر تو نہیں ہوتے۔ انہوں نے برجستہ کہا: "کیوں بھلا حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر تو تھے۔"

صحیح بخاری کی ایک حدیث کے مطابق حضرت عمرو بن العاصؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہؐ! آپؐ دنیا میں سب سے زیادہ کس کو محبوب رکھتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ عائشہ رضؓ کو پھر عرض کیا کہ مردوں کی نسبت سوال ہے۔ فرمایا: "عائشہ رضؓ کے باپ کو" صحیح بخاری ہی کی حدیث ہے کہ ایک دن حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضؓ کو سمجھایا کہ عائشہ رضؓ کی ریس نہ کرو، وہ تو حضور کو محبوب ہے۔

چونکہ دین کے بڑے حصہ کو منتقل کرنے کا فریضہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اہلبیت یعنی ازواج مطہرات کے سپرد کیا جا رہا تھا تو سورۃ احزاب میں ارشاد ہوا:

اے نبی کی بیویو! تم عام معمولی عورتوں میں نہیں ہو"۔ مزید منفرد اور اعلیٰ ترین مقام عطا ہوا: "پیغمبر کا مومنوں پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق ہے اور اس کی بیویاں ان سب کی مائیں ہیں"۔ (احزاب)

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ:

"مردوں میں بہت سے کامل گذرے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران اور

آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل پیدا نہ ہوئی اور عائشہ رضؓ کو عورتوں پر اسی طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو کھانے کی دوسری اقسام پر"۔ (بخاری)

امہات المومنین میں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ سے دین کا بیش از بیش کام لینا مقصود تھا، لہٰذا یہ فطری طور پر ضروری تھا کہ امت کے سامنے ان کی پاکیزگی اور صداقت کا عدیم المثال ناقابل تردید اور اعلیٰ ترین ثبوت پیش ہو۔ لہٰذا واقعۂ افک ظہور پذیر ہوا۔ حضرت عائشہ رضؓ کی پاکیزگی اور صداقت کا ثبوت وحی غیر متلو (حدیث) کے ذریعے بھی ممکن تھا اور یا اللہ اپنی قدرت سے حضرت مسطح رضؓ حضرت حسان رضؓ اور حضرت حمنہ رضؓ سے اعتراف کرا دیتا کہ انہوں نے منافق عبداللہ بن ابی کے ورغلانے یا غلط فہمی کی بنا پر الزام عائد کر دیا تھا لیکن نہیں، رب کریم نے خود سورۃ نور کی بیس آیات کریمہ کے ذریعہ ام المومنین کی پاکیزگی اور صداقت کا اعلان فرمایا، جب تک قرآن حکیم اور مسلمان اس دنیا میں موجود ہیں اور جب تک گھروں، مجلسوں اور مساجد میں سورۃ نور کی تلاوت جاری رہے گی۔ محسنۂ انسانیت اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقۃ الکبریٰ رضؓ کی عظمت، فضیلت اور صداقت کی شہادت ربِ وحی کے ذریعہ گونجتی رہے گی۔

عرب جاہلیت کے رسم و رواج کے متعلق بعض اہم معلومات کتب احادیث میں صرف حضرت عائشہ رضؓ ہی کی زبانی منقول ہیں۔

انصار کی جنگ بعاث کا تذکرہ بھی آپ ہی کے مرہون منت ہے (بخاری)، غزوۂ بدر کے بعض واقعات، احد کی جنگ کی تفصیل، غزوۂ خندق کے بعض اہم گوشے غزوۂ بنو قریظہ کی چند خبریں، غزوۂ ذات الرقاع میں نماز خوف کے حالات، فتح مکہ میں خواتین کی بیعت، حجۃ الوداع کی اہم جزئیات ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ ہی سے منقول ہیں۔

علاوہ ازیں واقعۂ ہجرت اور واقعۂ وفات رسولؐ کے علاوہ آپؐ کی عبادات مشاغل اور اختلاف کی جملہ تفصیل کتب احادیث میں ام المومنین صدیقۃ الکبریٰ رضؓ سے ہی مروی ہیں۔

درس و تدریس میں آپ کا منفرد مقام ہے۔ آپ نے پردہ میں رہتے ہوئے سینکڑوں خواتین اور مردوں کو دین سے آراستہ فرمایا۔ حضرت امام اعظمؒ کے استاد حضرت امام نخعی کو جو عراق کے متفق علیہ امام تھے۔ حضرت عائشہؓ سے بچپن میں تعلیم حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ مشہور کتب احادیث مسند حنبل، مسند داؤد، بخاری اور مسلم نامکمل ہو جائیں اگر وہ ام المومنین کے اقوال سے پر نہ ہوں۔

علمی حیثیت سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو صرف عام خواتین پر! نہ صرف ازواج مطہرات پر بلکہ چند اکابر صحابہؓ کو چھوڑ کر تمام اصحاب رسولؐ پر عام برتری حاصل تھی۔ صحیح ترمذی میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے :
ہم صحابیوں کو کوئی مشکل بات کبھی پیش نہیں آئی کہ جس کو ہم نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق کچھ معلومات ہم کو نہ ملی ہوں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے صاحبزادہ ابوسلمہؓ فرماتے ہیں :
"میں نے آنحضرتؐ کی سنتوں کا جاننے والا اور رائے میں اگر ضرورت پڑے، ان سے زیادہ فقیہہ اور آیتوں کے شان نزول اور فرائض کے مسئلہ کا واقف کار حضرت عائشہؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔" (زرقانی)

مفسرین، محدثین اور محققین کی آراء کے مطابق دین اسلام کا ایک چوتھائی علمی اثاثہ صرف ام المومنین حضرت صدیقہ کبریٰ کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ خواتین کے متعلق سنت نبویؐ کا بیشتر مواد آپ ہی کی وساطت سے منتقل ہوا ہے۔ گویا

آج تقریباً ۴۵ کروڑ مسلم خواتین بلکہ قیامت تک ہر دور کی کروڑوں عورتیں محسنۂ انسانیت حضرت عائشہؓ کی مرہونِ منت ہیں کیونکہ اگر وہ محسنِ انسانیتؐ کی قربت محبوبیت کو خواتین کی رہنمائی کے سلسلے میں پے درپے علمی اور اجتہادی سوال و جواب کے ذریعہ وقف نہ فرمائیں اور بعد از وصال رسولؐ اپنی خداداد اعلیٰ علمی صلاحیت، بصیرت قوت حافظہ، حیرت ناک اجتہادی صفت اور صداقت و امانت کے ساتھ اس عظیم اثاثہ کیمیا کو منتقل نہ فرمائیں تو آج نوع انسانی کی یہ نصف صنف اللہ جل شانہٗ کی نعمت عظمیٰ سے محروم رہ جاتی۔

ام المومنین نے بچپن سے جوانی تک کا زمانہ رسالتمآبؐ کی معیت میں گذارا جو دنیا میں مکارم اخلاق کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کا اخلاق بھی نہایت اعلیٰ تھا، وہ بے حد سنجیدہ، فیاض، عابدہ، رحمدل اور قانع تھیں، آنحضرت کے وصال کے بعد ایک مرتبہ انہوں نے کھانا طلب کیا اور فرمایا : میں کبھی سیر ہو کر نہیں کھاتی کہ مجھے رونا نہ آتا ہو۔" ان کے شاگرد نے دریافت کیا کہ یہ کیوں؟ فرمایا مجھے وہ حالت یاد ہے جس میں آنحضرتؐ نے دنیا کو چھوڑا۔ خدا کی قسم دن میں دو مرتبہ کبھی سیر ہو کر آپؐ نے روٹی اور گوشت نہیں کھایا" (ترمذی)

ام المومنین اولاد سے محروم تھیں لیکن عام مسلمانوں کے بچوں، زیادہ تر یتیموں کو لے کر پرورش اور تعلیم و تربیت کرتی تھیں حتیٰ کہ شادی وغیرہ کے جملہ فرائض بھی انجام دیتی تھیں (موطا)، آپ کے کُل آزاد کئے ہوئے غلاموں کی تعداد ۶۷ تھی۔

محسنۂ انسانیت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقۃ الکبریٰؓ چند روز بیمار رہ کر ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ کی شب حضرت امیر معاویہؓ کے عہد حکومت میں

وصال فرما گئیں اور آپ کی وصیت کے مطابق دیگر ازواج مطہرات کے ساتھ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ نصف شب گذر چکی تھی مگر جنازہ میں اتنا کثیر ہجوم تھا کہ ابن سعد کے مطابق عید کا گمان ہو رہا تھا۔

ام المومنین کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت تھی۔ حضرت عائشہؓ کی فضیلت کا ایک زریں رُخ یہ بھی ہے کہ آپ ہی کے حجرہ کو نبی کریمؐ کا روضہ بننے کا شرف عظیم حاصل ہوا۔

حضرت مریم اور حضرت آسیہ کے کامل ہونے میں کوئی کلام نہیں لیکن حضرت صدیقہؓ خواتین کی سردار ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ہمسری میں کسی کو بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔

جمیل نقوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدمہ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ کے علمی کمالات و امتیازی خصوصیات

از

مولانا ڈاکٹر محمد عبدالعلیم چشتی
ایم' اے۔ پی ایچ' ڈی
استاذ شعبۂ تخصص فی الفقہ
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
بنوری ٹاؤن۔ کراچی

(۱)

استاد محترم سیّد جمیل احمد نقوی صاحب اُردو زبان کے قادر الکلام شاعر مستند نقاد اور صاحبِ طرز ادیب ہیں۔ کسی عربی درسگاہ کے فارغ التحصیل عالم نہیں مگر انھیں حدیث کے مطالعہ کا شوق ہے۔ اس شوق نے انھیں اُردو میں مسانیدِ صحابہؓ و صحابیاتؓ کی ترتیب پر کمربستہ کیا۔ موصوف نے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی "مسند علیؓ" مرتب کی جس پر میرے

برادر بزرگ نامور محدث وعلامۂ عصر مولانا محمد عبدالرشید صاحب نعمانی نے بصیرت افروز مقدمہ لکھا پھر موصوف نے مسندِ صحابیات ترتیب دی جو پروفیسر ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی صاحب کے مقدمہ کے ساتھ شائع کی گئی۔[1]

نقوی صاحب نے اب مشکوٰۃ المصابیح سے مسند عائشہؓ مرتب کی ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح میں صحاح ستّہ کے علاوہ سنن دارمی وسننِ بیہقی کی احادیث بھی جمع کی گئی ہیں۔ مسند احمد بن حنبل میں مُسند عائشہؓ باریک عربی ٹائپ میں بڑی تقطیع کے دوسو ترپن (۲۵۳) صفحات پر محیط ہے۔ قاہرہ سے کئی بار شائع کی گئی ہے۔ اُسے اُردو میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ دیکھیں یہ سعادت کس کے حصہ میں آتی ہے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت علمی حیثیت سے بہت جامع شخصیت تھی۔ عہد رسالت کی خواتین میں ایسی جامع حیثیت شخصیت

---

[1] سنہ ۵۳-۱۹۵۴ء میں جب علم کتب خانہ میں کراچی لائبریری ایسوسی ایشن کے اسکول آف لائبریرین شپ کراچی کی مساعی سے سرٹیفکیٹ کورس کا چلن تھا۔ اُن ایام میں جمیل نقوی صاحب مذکورہ اسکول میں پڑھاتے اور عملی کام کراتے تھے۔ گذشتہ پچاس سال سے نقوی صاحب فن کتابداری کے مقتدر استاد کی حیثیت سے برصغیر پاک وہند میں ایک بلند مقام رکھتے ہیں۔ نقوی صاحب کا خط بھی بہت پاکیزہ، خوشنما اور خوبصورت ہے اور ساتھ ہی فن خطاطی اور اس کی ارتقائی تاریخ پر بھی بڑی گہری نظر رکھتے ہیں، سینکڑوں طلبہ نے اُن سے پڑھا اور کتابداری کا فن سیکھا۔ یہ ان کی محبت ہے کہ ان نامور شاگردوں میں مجھ جیسے گمنام وخلوت گزیں ناکارہ کو انھوں نے فراموش نہیں کیا جس کا ایک طویل زمانہ افریقہ میں گذرا اور کبھی ملاقات بھی نہ ہو سکی۔ ایک دن سرِراہ صدر کراچی میں ملاقات ہوئی تو لپٹ گئے۔ ان کی محبت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے۔ آمین۔ چشتی۔

کوئی نہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تصوف واخلاق، سیر وتاریخ اور شعر وادب، ہر گوشہ اور شعبۂ علم میں ائمۂ فن اُن کی گرانقدر معلومات اور اُن کے افکار ونظریات سے بحث کرتے ہیں جو اُن کی عبقریت اور اسلامی علوم وفنون کی تاسیس میں اُن کی مساعی جمیلہ کی شاہدِ عدل ہے۔

مولانا نعمانی جمیل نقوی اطال اللہ بقاءھما دونوں بزرگوں کی فرمائش تھی کہ یہ خاکسار اس پر مقدمہ لکھے۔ میری مصروفیات اتنی ہیں کہ کوئی نیا کام کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر حضرت عائشہ کی عظمت، اُن سے عقیدت، محبت اور ان بزرگوں کے اخلاص نے مقدمہ لکھوایا ہے۔ اس میں اگر کچھ افادیت ہے تو وہ ان ہی کے اخلاص کا فیضان ہے۔ اور جو کوتاہی وغلطی ہے وہ میری سیئات کا اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ میری سیئات سے درگذر فرما کر اسے حُسنِ قبول سے نوازے اور ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(۲)

اُمّ المؤمنین صدّیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا

(شوال ۹ قبل ہجرت ۔ ۵۵۸ = ۶۱۴ ۔ ۶۷۸ ء)

عائشہ نام، صدیقہ اور حمیرا لقب، ام المؤمنین خطاب، ام عبداللہ کنیت ہے۔[1] ہجرت سے تین (۳) برس پہلے چھ (۶) سال کی عمر میں بیاہی گئیں۔ شوال ۱ھ میں نو (۹) برس کی تھیں کہ رخصتی ہوئی، ربیع الاول ۱۱ھ میں بیوہ ہوگئیں اور ۵۸ھ میں وفات پائی۔

انسان کی قدر و منزلت اس کے اخلاق و کردار کی پاکیزگی، زہد و ورع، جُود و سخا، راست وگفتاری، شیریں کلامی، فصیح و بلیغ طرزِ ادا، ژرف نگاہی، دقیقہ سنجی، زبردست حافظہ، ملکۂ استنباطِ مسائل و حلِ مشکلات، مجتہدانہ بصیرت و علمی فیضان سے ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان تمام صفات سے آراستہ تھیں اور مذکورہ بالا صفات میں اپنے معاصرین سے ممتاز تھیں، اُن کا بچپن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آغوش میں گذرا جن کا دولت کدہ دورِ جاہلی اور ابتدائے عہدِ اسلامی میں مادی و روحانی غذا کا مرکز تھا حضرت عبداللہ بن عباس کا

[1] شمس الدین محمد بن احمد الذہبی، سیر اعلام النبلاء تحقیق شعیب الارنؤوط، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ، ط: ۲، ۱۴۰۲ھ = ۱۹۸۲ء ج ۲ ص ۱۴۰

بیان ہے:

کانت قریش تألف منزل ابی بکر رضی اللہ عنہ بخصلتین العلم والطعام فلما اسلم، اسلم عامۃ من کان یجالسہ۔[1]

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ سے قریش دوگونہ صفات علم و طعام کی وجہ سے مانوس تھے۔ چنانچہ جب وہ اسلام لائے تو ان کے ساتھ جن کا اٹھنا بیٹھنا تھا وہ سب مسلمان ہوگئے۔

عنفوانِ شباب کا زمانہ کاشانۂ نبوت میں بسر ہوا جو اسلام کی دعوت اور بنی نوعِ انسان کی اصلاح و ہدایت کا معدن و سرچشمہ تھا، رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد بقیہ زندگی یادِ الٰہی اور علم و دین کی خدمت میں گذری۔ انہی وجوہ سے مورخین و تذکرہ نگاروں نے ان کا تذکرہ شاندار الفاظ میں کیا ہے چنانچہ مورخ اسلام شمس الدین ذہبی المتوفی ۷۴۸ھ حسب ذیل الفاظ سے اُن تذکرہ آغاز کرتے ہیں:

عائشۃ ام المومنین بنت الامام الصدیق الاکبر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی بکر عبد اللہ بن قحافۃ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب سعد تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی، القرشیۃ التیمیۃ، النبویۃ،

اُم المؤمنین عائشہ رض دختر امام صدیق اکبر خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان عامر بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لوی قرشیہ، تیمیہ، مکیہ، نبویہ، ام المؤمنین زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، خواتین امت میں مطلقاً سب سے فقیہہ تھیں۔

[1] عمرو بن بحر الجاحظ، البیان والتبیین تحقیق عبدالسلام محمد ہارون، ط: ۳، القاہرۃ مکتبہ الخانجی، ۱۳۸۸ھ، ج ۳ ص ۷۶ ابن ہشام، السیرۃ النبویہ تحقیق مصطفی السقا وغیرہ، القاہرہ، عیسی البابی الحلبی، ۱۳۷۵، ج ۱ ص ۲۴۹ - ۲۵۰۔

ام المومنین زوجة النبی
صلی اللہ علیہ وسلم افقہ نساء
الامة علی الاطلاق [1]

مورخ ذہبی نے طبقۂ اولیٰ کے حفاظِ حدیث میں حضرت عائشہؓ کا شمار کیا پھر لکھا ہے :

اُم عبداللہ حبیبة رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنت
خلیفة رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ابی بکر الصدیق
رضی اللہ عنہ من اکبر فقہاء
الصحابة [2]

ام عبداللہ محبوبۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دختر بلند ترین فقہا وصحابہ میں تھیں۔

فقیہ ابواسحاق الشیرازی المتوفی سنہ ۴۷۳ھ نے کتاب الفقہاء میں جلیل القدر مجتہدین صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا ہے [3]

---

[1] الذہبی، ج ۱ صـ۱۲ موصوف نے دول الاسلام (حیدرآباد دکن، مطبع دائرة المعارف العثمانیہ، ۱۳۲۷ھ ج ۱ صـ۲۹) اعلمھن (خواتین میں سب سے بڑھ کر عالمہ تھیں) کے الفاظ لکھے ہیں۔

[2] الذہبی، تذکرة الحفاظ، ط: ۳۔ حیدرآباد دکن، مطبع مجلس دائرة المعارف العثمانیہ، ۱۳۷۵ھ ج ۱ صـ۲۷، جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی، طبقات الحفاظ، بیروت، دار الکتب علمیہ، ۱۴۰۳ھ صـ۱۶، جمال الدین ابن تغری بردی، النجوم الظاہرة فی اخبار مصر والقاہرة، القاہرة دار الکتب المصریہ۔ ب، ت ج ۱ صـ۱۵۰

[3] ابواسحاق ابراہیم الشیرازی، کتاب طبقات الفقہاء، بغداد، المکتبة العربیہ، سنہ ۱۳۵۶ھ صـ۱۷

حضرت عائشہؓ کا شمار ان بلند پایہ راویان صحابہؓ میں کیا گیا ہے جن کے سینوں میں احادیث رسول کا ذخیرہ سب سے زیادہ محفوظ تھا۔ بکثرت فتوے ان سے منقول ہیں نیز وہ پیش آمدہ مسائل کے حل میں بہت ممتاز تھے چنانچہ علامہ ابن حزم اندلسی متوفی سنہ ۴۵۶ھ الاحکام فی اصول الاحکام میں رقمطراز ہیں :

المکثرون من الصحابة رضی اللہ
عنہم من الفتیا عائشہ اُم
المومنین عمر بن الخطاب وابنہ
عبد اللہ علی بن ابی طالب، عبد اللہ
بن العباس، عبد اللہ بن مسعود،
زید بن ثابت، فہم سبعة یمکن
ان یجمع من فتیا کل واحد منہم
سفر ضخم، وقد جمع ابوبکر محمد
بن موسیٰ بن یعقوب ابن
امیر المومنین المامون فتیا
عبد اللہ بن العباس فی عشرین
کتابا وابوبکر المذکور احد ائمة
الاسلام فی العلم والحدیث [1]

صحابہ رضی اللہ عنہم میں جن سے بکثرت فتوے منقول ہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ، عمرؓ بن الخطاب ان کے فرزند عبداللہ، علیؓ ابن ابی طالب، عبداللہ بن عباسؓ، عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ ہیں۔ یہ وہ صحابہؓ ہیں کہ ان میں سے ہر ایک صحابی کے فتوے جمع کئے جائیں تو ایک ضخیم کتاب الفتاویٰ تیار ہوسکتی ہے۔ خلیفة المومنین مامون کے پرپوتے ابوبکر محمد بن موسیٰ بن یعقوب نے جو علم حدیث میں ائمہ اسلام میں تھے عبداللہ بن عباسؓ کے فتوے ایک ضخیم کتاب میں جمع کئے تھے۔

---

[1] علی ابن حزم اندلسی، الاحکام، القاہرة، مطبعة السعادہ، ۱۳۴۷ھ ج ۵ صـ۹۲
محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیہ، اعلام الموقعین من رب العالمین
تحقیق محمد بن محی الدین عبدالحمید، مصر، مطبعة السعادہ ۱۳۷۴ء، ج ۱، صـ۲۰

حل مشکل مسائل

اسی مجتہدانہ صفت کی وجہ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ مرجع خلائق بنی ہوتی تھیں، چنانچہ صحابہ کرامؓ دینی امور میں اُن سے مشورہ کرتے اور مشکل مسائل اُن سے پوچھتے۔ ان کی رائے اور فتوے پر عمل کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے۔

ما اشکل علینا اصحاب محمد صلی اللہ
علیہ وسلم حدث قط فأ لنہ عائشۃ
الا وجدنا عندھا منہ علمًا [1]

حضرت عائشہؓ کے نامور تلمیذ مسروق بن اجداع المتوفی ۶۳ھ فرماتے ہیں:

لقد رأیت مشیخۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأ لونھا عن الفرائض [2]

میں نے حضرت عائشہؓ سے فرائض کے مسائل پوچھتے بڑے بڑے صحابہؓ کو دیکھا ہے۔

امام زہریؒ کا بیان ہے۔

---

[1] محمد بن عیسیٰ الترمذی، سنن الترمذی، مطبع العلوم، ۱۲۶۵ھ، ص ۶۳۷،
ابن سعد کتاب الطبقات الکبیر، لیدن، مطبع بریل، ۱۹۰۴ء ج ۸ ص ۶۵
ابو نعیم احمد الاصفہانی، حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، بیروت،
دارالکتب العلمیہ۔ ب، ت ج ۲ ص ۴۴

[2] علی الہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، بیروت، دارالکتب ۱۹۶۸ء ط ۲،
ج ۹ ص ۲۴۳، ابو عبداللہ محمد الحاکم النیا بوری، المستدرک علی الصحیحین حیدر آباد
الدکن، مطبع مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ ۱۳۳۴ھ ج ۴ ص ۱۱، احمد بن حنبل،
المسند، بیروت، المکتب الاسلامی ۱۳۸۵ھ، ج ۶ ص ۶۷، ابو نعیم الاصفہانی،
ج ۲ ص ۵۰

لوجمع علم عائشۃ الی جمیع ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلم جمیع النساء لکان علم عائشۃ افضل [1]

تمام ازواج مطہراتؓ بلکہ خواتین کا علم اگر جمع کیا جائے تو حضرت عائشہؓ کا علم سب سے افضل ہوگا۔

ابن سعد کتاب الطبقات الکبیر میں لکھتے ہیں:

کانت عائشۃ قد استقلت بالفتوٰی فی خلافۃ ابی بکر وعمر وعثمان وھلم جرا الی ان ماتت [2]

حضرت عائشہؓ عہد صدیقی و فاروقی و عثمانی میں مستقل طور سے منصب افتاء پر ممتاز تھیں اور تاحیات ان کا فیض جاری رہا۔

حضرت عائشہؓ کا شمار مجتہدین و مفتیین صحابہ میں ہے اور صفت تفقہ میں شہرت و امتیاز کی ایسی اہمیت ہے کہ ائمہ اصول فقہ نے یہ قاعدہ بنایا ہے کہ ان کی روایت ایسی قوی حجت ہے کہ معارضۂ قیاس کی صورت میں قیاس کو نظر انداز کر کے ان کی روایت پر عمل کیا جائے گا اور غیر مجتہد فقہ کی روایت سے معارضہ کی صورت میں اصولِ قیاس پر عمل کیا جائے گا، روایت پر نہیں [3]

---

[1] خلیل الصفدی، فیسبادن، دارالنشر، ۱۴۰۲ھ، ج ۱۶ ص ۵۹۷

[2] ابن سعد ج ۲ ق ۲ ص ۱۲۶

[3] ابوبکر بن محمد بن احمد السرخسی، تحقیق ابوالوفا الافغانی، مصر، دارالکتاب العربی ۱۳۷۲ھ
ج ۱ ص ۹ - ۳۳۸ - زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم، فتح الغفار بشرح المنار
المعروف بمشکاۃ الانوار فی اصول المنار، مصر، مطبعۃ مصطفی البابی الحلبی ۱۳۵۵ھ
ص ۸، ابن امیر الحاج، التقریر والتحریر مصر، مطبعۃ الامیریۃ، بولاق ۱۳۱۶ھ
ج ۲ ص ۲۵، امیر بادشاہ تیسیر التحریر، مصطفی البابی والحلبی، ۱۳۵۱ھ ج ۳ ص ۵۲،
حسام الدین الاخسیکثی، الحامی مع النامی، کراچی، نور محمد اصح المطابع، ۱۳۷۷ھ

حضرت عائشہؓ کے انداز تفقہ کا مذہب مالکی وحنفی پر اثر

حضرت عائشہؓ کا انداز تفقہ مالکی مذہب پر اسی طرح اثر انداز ہے جس طرح عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا انداز تفقہ اثر انداز ہوا ہے، چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ البالغہ میں فرماتے ہیں تابعین میں .... سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی اور ان کے ہمپایہ علماء نے تمام الواب فقہ کی ترتیب کی، ان کے پاس اصول وقواعد مرتب تھے جن کو انہوں نے اپنے اسلاف سے حاصل کیا تھا، سعید بن المسیب اور ان کے تلامذہ کا نظریہ ومسلک یہ تھا کہ علماء حرمین کو فقہ میں پختگی ورسوخ حاصل تھا چنانچہ ان کے فقہی مذہب کی اساس عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عائشہؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کے فتوے اور مدینہ کے قاضیوں کے فیصلے ہیں، انہوں نے ان تمام اقوال وعلوم کی جستجو کی اور انہیں بقدر استطاعت جمع کیا، ان میں غور وفکر کیا، فقہاء وعلماء مدینہ کے جن مسائل کو اجماعی پایا ان کو اختیار کیا، اختلافی مسائل میں قوی وراجح کو اس نے ترجیح دی کہ بیشتر علماء کا اس کی طرف میلان پایا تھا یا وہ صراحۃً قیاس کے مطابق تھے یا وہ واضح طور پر کتاب وسنت سے ماخوذ ومستنبط تھے۔ انہوں نے اگر اپنے محفوظات میں مسئلہ کا جواب نہ پایا تو اس میں خود گفتگو کی بلکہ کتاب وسنت کے ایماء واقتضاء کا تتبع کیا ان وجوہ سے ان کے پاس ہر باب میں مسائل کا کافی ذخیرہ فراہم ہوگیا۔

ابراہیم نخعی اور ان کے تلامذہ کی رائے ومسلک یہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کے تلامذہ کا قول فقہ میں زیادہ قابل اعتماد ہے اس لئے علقمہ نے مسروق سے کہا تھا کہ کوئی فقیہ عبداللہ بن مسعودؓ سے زیادہ قابل وثوق نہیں اور

امام ابوحنیفہ نے امام اوزاعی سے کہا تھا کہ ابراہیم، سالم سے زیادہ فقیہ ہیں اگر صحابی ہونے کی فضیلت عبداللہ بن عمر میں نہ ہوتی تو میں کہتا کہ ان کی نسبت علقمہ میں فقاہت زیادہ ہے لیکن عبداللہ تو عبداللہ ہی ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے مذہب کا ماخذ عبداللہ بن مسعودؓ کے فتوے حضرت علیؓ کے فیصلے اور قاضی شریح وقضاۃ کوفہ کے فتوے ہیں، انہی سے امام ابوحنیفہ نے بقدر امکان مسائل فقہ کو مدون کیا، اہل مدینہ کے آثار سے علماء مدینہ نے جس طرح تخریجات کی ہیں ایسے ہی علماء کوفہ کے آثار سے انہوں نے مسائل کی تخریج کی ہے، اس طرح ہر باب میں مسائل فقہ کی تدوین عمل میں آئی ہے۔

سعید بن المسیب فقہاء مدینہ کی اور ابراہیم نخعی فقہاء کوفہ کی زبان ہیں، سعید بن المسیب اور ابراہیم نخعی جب کوئی بات کہیں اور اس کا انتساب کسی سے نہ کریں تو اکثر وبیشتر ان کا کلام صراحۃً یا اشارۃً سلف سے ماخوذ ہوتا ہے فقہاء مدینہ وفقہاء کوفہ نے ان دونوں سے علوم کو حاصل کیا اور خوب سمجھ کر مسائل کو مستنبط ومدون کیا ہے[1]

یہاں یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیئے کہ حضرت عائشہؓ کا انداز تفقہ، فقہ حنفی پر بھی کم وبیش اسی طرح اثر انداز ہوا ہے جس طرح وہ فقہ مالکی پر اثر انداز ہے۔ چنانچہ کتاب الآثار اور مسند ابی حنیفہ میں جو روایات اُن سے مروی ہیں وہ غالباً موطاء امام مالک میں ان سے مروی اور روایتوں سے کم نہ ہوں گی۔

عالم کی عظمت وشہرت کا معیار

مورخین وارباب تذکرہ نے ایک نامور عالم کی عظمت

---

[1] ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ، بریلی، مطبع صدیقی، ۱۲۸۶ھ، ص۱۴۹

دشہرت کے دو معیار قرار دیئے ہیں، چنانچہ علامہ ابو الطیب عبد الواحد لغوی ۳۵۰ھ مراتب النحویین میں رقمطراز ہیں۔

انما شهرة العالم مصنفاته — عالم کی شہرت اس کی تصانیف اور اس سے
والرواية عنه [1] — روایت کرنے والوں سے ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا ہر دو معیار سے دیکھا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مرتبہ بہت بلند ہے بکثرت روایت کرنے والے صحابہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عائشہؓ کا نام آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے کل تین ہزار تین سو ستر (۳،۳۷۰) حدیثیں روایت کی گئی ہیں اور ان کے تلامذہ کی تعداد بھی حضرت عائشہؓ کے تلامذہ سے زیادہ فرق یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا ممتاز مجتہدین صحابہؓ میں شمار نہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی مجموعی تعداد دو ہزار اکیاسی (۲۰۸۱) ہے صحاح ستہ میں روایت کرنے والے تلامذہ کی تعداد دو سو چوبیس (۲۲۴) ہے ان میں سب سے زیادہ روایت کرنے والے مندرجہ ذیل تلامذہ ہیں۔

۱- عروۃ بن الزبیر (۲۲-۹۳ھ = ۶۴۳-۷۱۲ء) انہوں نے ان سے راست ایک ہزار پچاس حدیثیں (۱۰۵۰) روایت کی ہیں جو مسند عائشہؓ کا نصف حصہ ہے اور

۲- اسود بن یزید بن قیس نخعی کوفی المتوفی ۷۵ھ نے ایک سو سترہ (۱۱۷) اور ان کے بھانجے۔

---

[1] عبد الواحد اللغوی، مراتب النحویین تحقیق محمد ابو الفضل ابراہیم القاہرہ: مکتبہ نہضۃ مصر، ۱۳۷۵ھ، ص ۴۹ و ۵۰

۳- ابراہیم بن یزید بن قیس نخعی کوفی المتوفی ۹۶ھ نے سات سو ستائیس (۷۲۷) حدیثیں روایت کی ہیں۔

۴- قاسم بن محمد بن ابی بکر المتوفی ۱۰۶ھ نے ایک سو سینتیس (۱۳۷) حدیثیں روایت کی ہیں۔

۵- عمرہ بنت عبد الرحمٰن انصاریہ نے بہتر (۷۲) حدیثیں روایت کی ہیں۔

عروۃ بن الزبیرؒ کے تلامذہ میں ان کے تلمیذ و فرزند:

۱- ہشام نے پانچ سو چورانوے (۵۹۴) حدیثیں روایت کی ہیں۔

۲- محمد بن مسلم بن شہاب زہری نے تین سو چھپن حدیثیں روایت کی ہیں [1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذخیرۂ احادیث میں ایک سو چوہتر (۱۷۴) حدیثیں متفق علیہ ہیں امام بخاری و امام مسلم دونوں نے انہیں اپنی کتاب کی زینت بنایا اور چون (۵۴) روایتیں ایسی ہیں جنہیں امام مسلم نے صحیح مسلم میں نقل کیا ہے اور بقیہ روایتیں سنن اربعہ میں منقول ہیں [2]

حضرت عائشہؓ کے تلامذہ کی تعداد سینکڑوں سے متجاوز ہے ان کثیر تلامذہ میں جن تلامذہ کی روایتوں کو اصح الاسانیہ ہونے کا امتیاز حاصل ہے وہ ہدیۂ ناظرین ہیں۔

خطیب بغدادی نے کتاب الجامع بین اخلاق الراوی والسامع میں احمد بن سعید دارمی کی سند سے نقل کیا ہے کہ:

---

[1] یوسف بن عبد الرحمٰن المزی، تحفۃ الاشراف بمعرفۃ الاطراف، بمبئی الدار القیمہ ۱۴۰۰ھ، ج ۱۱ ص ۳۴۸-۴۸۸ و ج ۱۲ ص ۲۴۲-۴۰۸ (مقدمہ ناشر)

[2] الذہبی، ج ۲ ص ۳۹، ابن القیم الجوزیۃ، ج ۱ ص ۲۵

میں نے محمود بن غیلان (المتوفی ۹۳۹ھ) کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وکیع بن الجراح سے پوچھا گیا کہ تلامذۂ عائشہؓ کے سلسلۂ اسانید!

۱۔ ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشہؓ	۱۔ ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہ
۲۔ وافلح بن حمید عن القاسم عن عائشہؓ	۲۔ افلح بن حمید از قاسم از عائشہ
۳۔ وسفیان (عن الاعمش عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ	۳۔ سفیان (از اعمش) از ابراہیم از اسود از عائشہ

میں کونسی سند سب سے زیادہ پسندیدہ سند ہے، فرمایا کہ ہم اپنے اہل بلد کی سند کے ہمپایہ کسی سند کو نہیں سمجھتے لیکن احمد بن سعید دارمی فرماتے ہیں' میں کہتا ہوں ہشام بن عروۃ عن ابیہ عائشہؓ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور ہمارے اصحاب کو دیکھا وہ اس سند کو ترجیح دیتے تھے۔

(غالباً حافظ سیوطیؒ کا اس پر تبصرہ یہ ہے کہ) اس وقت ایک متعین سند پر مطلقاً اصح الاسناد کا حکم ہوا حالانکہ کسی اور راجح کے بغیر کسی) دوسری سند پر ترجیح دینے پر ان کا اتفاق نہیں[1]

محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری المتوفی ۴۰۵ھ معرفۃ علوم الحدیث میں اصح الاسانید المکثرین من الصحابۃ (صحابہؓ میں بکثرت روایت کرنے والوں کی صحیح ترین سند) کی سرخی کے تحت حضرت عائشہؓ کی سند کے متعلق رقمطراز ہیں۔

۱۔ عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب عن القاسم	۱۔ عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب از قاسم بن

---

[1] السیوطی' تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی تحقیق عبدالوہاب عبداللطیف' مدینہ، المکتبۃ العلمیۃ، ۱۳۷۹ھ، ص۳۱

بن محمد ابی بکر عن عائشہؓ	محمد بن ابی بکر از عائشہؓ
۲۔ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن الزبیر بن العوام بن خویلد القرشی عن عائشہؓ[1]	۲۔ محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہرۃ قرشی از عروۃ بن الزبیر بن العوام بن خویلد از عائشہؓ

لیکن پہلی سند کے متعلق یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ سلسلۂ سند مشبکۃ بالذہب (اس کی کڑیاں سونے کی زنجیر میں پیوستہ ہیں) ہے[2]

اصح الاسانید کا ثمرہ

اصح الاسانید کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی ایسی حدیث اس سے معارضہ کرے جس کے متعلق کسی امام فن نے اس کے اصح ہونے کی تصریح نہ کی ہو تو اصح ہونے کی صراحت سے قابل ترجیح ہوگی اور اگر صحیح کا کسی ایسی حدیث سے معارضہ ہو جس پر اصح ہونے کی تصریح نہ ہو تو قابل ترجیح امور کو دیکھا جائے جو امر زیادہ قابل ترجیح ہوگا اس کے مطابق حکم کیا جائے گا ورنہ ان قرآئن کو دیکھا جائے گا جو ان دو حدیثوں میں سے کسی ایک حدیث کو حاوی ہے اس کو دوسری حدیث پر تقدم حاصل ہوگا[3]

اکابرین یعین، حفاظ حدیث وفقہا دسبعہ جو اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی

---

[1] الحاکم بوری، معرفۃ علوم الحدیث، القاہرۃ، مطبۃ دار الکتب المصریۃ' ۱۳۵۶ھ ص۵۵ علامہ ذہبی نے عبیداللہ بن عمر کے تذکرہ میں اس سند کے متعلق "الذہب المشبک بالدر (یہ سونا موتیوں کے ساتھ پیوستہ ہے) کے الفاظ لکھے ہیں (سیر اعلام النبلاء، ج ۶ ص۳۰۵)

[2] ایضاً

[3] محمد بن اسماعیل الامیر: توضیح الافکار لمعانی تنقیح الانظار تحقیق محمد محی الدین عبدالحمید' القاہرۃ، مکتبۃ الخانجی، ۱۳۶۶ھ ج ۱ ص۳۷

موجودگی میں فتویٰ دیتے تھے ان میں اکثر و بیشتر حضرت عائشہؓ، حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے تربیت یافتہ و شاگرد تھے، چنانچہ ابن قیم الجوزیہ، اعلام الموقعین میں رقمطراز ہیں:

اکابر التابعین کانوا یفتون فی الدنیا و یستفتیہم الناس واکابر الصحابۃ حاضرون، یجوزون لھم ذالک واکثرھم اخذوا عن عمر وعائشۃؓ وعلی [1]

اکابر تابعین جو دینی امور میں فتویٰ دیتے تھے اور لوگ ان سے فتوے لیتے تھے حالانکہ بڑے بڑے صحابہ موجود تھے اور وہ اس امر کو ان کے لئے روا رکھتے تھے ان میں سے بیشتر نے علوم کی تحصیل حضرت عمر، حضرت عائشہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے کی تھی،

مکثرین صحابہؓ (بکثرت روایت کرنے والے صحابہ) واکابر تابعینؒ کم و بیش حضرت عائشہؓ کے شاگرد تھے، اس سے یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے کہ قرآن و سنت کی اشاعت اور فقہاء کرام کی تعلیم و تربیت میں حضرت عائشہؓ کی خدمات حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما کی خدمات کے ہمپایہ ہیں اس امر کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ خواتین میں حضرت عائشہؓ کی تین خاتون شاگردوں سے بڑھ کر کوئی عالمہ و علامہ نہ تھیں، چنانچہ حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں رقمطراز ہیں:

لم یکن فی النساء اعلم من تلمیذھا عمرۃ بنت عبدالرحمن وحفصۃ بنت سیرین وعائشۃ بنت طلحۃ [2]

عورتوں میں ان کی شاگرداؤں میں عمرہ دختر عبدالرحمٰن، حفصہ دختر سیرین اور عائشہ دختر طلحہؓ سے زیادہ علم رکھنے والی کوئی اور خاتون نہ تھی

[1] ابن القیم الجوزیہ، ج ۱ ص ۲۵

[2] ابن کثیر البدایۃ والنہایۃ، القاہرۃ، مطبعۃ السعادۃ، ۱۳۵۸ھ ج ۸ ص ۹۲

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ انہوں نے اپنے معاصرین پر علمی گرفتیں کیں، ان کی تصحیح کی، ان پر استدراک کیا چنانچہ مورخ ابن کثیرؒ نے لکھا ہے:

قد تفردت ام المومنین عائشۃؓ بمسائل عن الصحابۃ لم توجد الا عندھا، وانفردت باختیارات ایضاً وردت اخبار بخلافھا بنوع من التاویل، وقد جمع ذالک غیر واحد من الائمۃ [1]

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بعض مسائل میں صحابہ کرامؓ سے منفرد ہیں جو ان کے سوا کسی اور کے پاس نہیں مل سکے، ان کے بعض مختار مسائل ہیں جن میں وہ منفرد ہیں اور بعض روایات حضرت عائشہؓ کی احادیث کے خلاف آتی ہیں جن میں ایک نوع کی تاویل کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ اس قسم کی روایات کو بہت سے ائمہ نے جمع کیا ہے۔

اس موضوع پر سب سے پہلے شیخ ابو منصور عبدالمحسن بن محمد بغدادی نے کتاب لکھی تھی جو پچیس (۲۵) حدیثوں پر مشتمل تھی پھر علامہ بدرالدین محمد بن بہادر زرکشی المتوفی ۷۹۴ھ نے الاجابہ مایراد وما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابہ لکھی جو سعید الافغانی کی تحقیق سے پہلی بار متوسط تقطیع کے ۲۲۸ صفحات میں المطبعۃ الہاشمیہ دمشق سے ۱۹۳۹ء میں شائع کی گئی تھی پھر المکتب الاسلامیہ نے بیروت سے ۱۹۷۱ء میں شائع کی۔

علامہ زرکشی نے الاجابہ کی وجہ تالیف میں آٹھ (۸) ایسے امور کی نشاندہی کی ہے جو حضرت عائشہؓ کی بصیرت، حق گوئی و بیباکی، وسعت قلب و نظر اور دقتِ فکر کی شاہد ہیں، وہ لکھتے ہیں:

۱۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے مفردات کو میں جمع کیا ہے۔

[1] ایضاً

۲۔ یا ان مسائل کو جن میں انہوں نے معاصرین سے اختلاف کیا ہے۔

۳۔ یا کسی امر میں ان کے پاس کوئی روشن دلیل وسنت موجود تھی۔

۴۔ یا کسی باب میں ان کے پاس راسخ علم کی فراوانی تھی۔

۵۔ یا انہوں نے کسی امر میں اپنے معاصر علماء کی تردید کی۔

۶۔ یا ان کے ہمعصر نامور علماء نے اپنے قول سے رجوع کیا اور ان کی ہمنوائی کی

۷۔ یا انہوں نے فتویٰ لکھا یا

۸۔ یا انہوں نے اپنی رائے کا اظہار و اجتہاد کیا جسے انہوں نے سب سے زیادہ قوی سمجھا [1]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس کتاب کی تلخیص کی اور کہیں کہیں مناسب اضافہ کیا نیز ابواب فقہ پر مرتب کرکے اس کا نام عین الاصابہ[2] رکھا جسے علامہ سید سلیمان ندویؒ نے سیرت عائشہؓ کی دوسری اشاعت میں شائع کیا۔

روایات عائشہؓ کی عہد اموی میں سرکاری طور پر تدوین

حضرت عائشہؓ کی روایات پہلی صدی ہجری میں قید تحریر میں آگئی تھیں چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جن کا دور خلافت ۹۹ - ۱۰۱ھ ہے قاضی مدینہ ابوبکر بن محمد حزم المتوفی سنہ ۱۱۷ھ کو فرمان شاہی بھیجا تھا کہ جو ذخیرۂ حدیث بروایت عمرہ بنت عبدالرحمٰن انصاریہ المتوفاۃ سنہ ۵۸ھ عن عائشہؓ آپ کے پاس محفوظ ہے

[1] بدرالدین محمد الزرکشی، الاجابہ بایراد ما استدرکتہ عائشہؓ علی الصحابہ تحقیق سعید الافغانی، دمشق، المطبعۃ الہاشمیہ، ۱۳۵۸ھ، صا و ۲

[2] یہ کتاب مع اردو ترجمہ اس مسند کے آخر میں شامل ہے۔

قلمبند فرما کر ارسال فرمائیں، اسی طرح کا فرمان قاسم بن محمد المقتول سنہ ۱۰۷ھ کو بھیجا تھا[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے تلامذہ کی کثرت پھر تلامذہ کی جلالت قدر و شناس تفقہ و اجتہاد اور حضرت عائشہؓ کی روایات کی کتابی صورت میں تدوین کا راز یہ تھا کہ انہوں نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ علم سے اپنے قلب و نظر کو ایسا منور کیا تھا کہ اس سے روشنی حاصل کرنے کا ہر محدث و فقیہ محتاج تھا، حضرت عائشہؓ کی عظمت و جلالت علمی ان کی شہرت و قبولیت کی ایک بڑی وجہ یہی علم تھا چنانچہ مورخ ذہبی نے لکھا ہے:

فروت عنہ علما کثیرا طیبا مبارکا فیہ [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ پاکیزہ و بابرکت علم نقل کیا ہے۔

انہی وجوہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت و برتری سب پر عیاں ہے صحیحین میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے۔

کمل من الرجال کثیر ولم یکمل

مردوں میں بہت کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں

[1] ابن ابی حاتم، تقدمۃ الجرح والتعدیل، حیدرآباد الدکن، مطبعۃ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، ۱۹۵۲ء، صا۲، احمد بن علی بن حجر العسقلانی، تہذیب التہذیب، حیدرآباد الدکن، دائرۃ المعارف النعمانیہ، ۱۳۲۷ھ ج ۱۲ ص ۴۳۹، محمد عجاج الخطیب السنۃ قبل التدوین، دمشق، دار الفکر للطباعۃ والنشر، ۱۴۰۱ھ، ط: ۵، ص ۳۲۹۔

[2] الذہبی، ج ۲ ص ۱۳۵

[3] صحیح البخاری، ج ۱ ص ۳۲، صحیح مسلم، ج ۲ ص ۱۲۵

من النساء غیر مریم بنت عمرانؑ وآسیة امرأة فرعون وان فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعامؓ	میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی، عورتوں پر حضرت عائشہؓ کی فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ کھانوں پر۔

مفسرین صحابہؓ میں حضرت عائشہ کا مقام

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے الاتفاق فی علوم القرآن میں طبقات المفسرین کے زیرعنوان صحابہؓ میں صرف دس (۱۰) صحابہ؛ حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابوموسیٰ اشعری اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کی نشاندہی کی، پھر لکھا ہے:

اما الحلفاء فاکثر من ردی عنہ منہم علی بن ابی طالبؓ والروایة عن الثلاثة نزرة جدا، وکان السبب فی ذلک تقدم وفاتہم، کما ان ذلک ھو السبب فی قلة روایة ابی ابکر رضی اللہ عنہ الحدیث، و لا احفظ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ فی التفسیر الا آثارا قلیلة جد الاتکاد تجاوز العشرة [۲]	خلفاء اربعہ میں تفسیر سے متعلق روایتیں سب سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور تین خلیفہ حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے بہت کم روایتیں مروی ہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے بہت پہلے وفات پائی اور حضرت ابوبکرؓ سے حدیث کے باب میں کم روایتیں کی جانے کی علت بھی یہی ہے قرآن کی تفسیر کے سلسلہ میں ان سے بہت کم احادیث و آثار منقول ہیں اور میری یادداشت

[۱] صحیح البخاری، ج ۱، ص ۳۲، صحیح مسلم، ج ۲ ص ۱۲۵

[۲] السیوطیؒ، الاتقان فی علوم القرآن تحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم، القاہرة، مکتبة المشہد الحسینی ۱۹۶۷ء، ج ۴ ص ۲۰۴

میں وہ دس (۱۰) سے زیادہ نہیں۔

حضرت عائشہؓ سے قرآنی آیات کی تفسیر کے سلسلہ میں کثیر روایات آئی ہیں جس نے تفسیر ابن کثیر کا سرسری مطالعہ کیا ہے وہ ہمارے اس دعوے کی تصدیق کرے گا پھر اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ امت میں تنہا حضرت عائشہ صدیقہؓ کو یہ فخر حاصل ہے کہ وحی ان کے لحاف میں اترتی تھی وہ اس کی دانایان اسرار سے تھیں فقیہ و مجتہدہ تھیں اور مجتہد کی نظر آیات احکام پر نہایت گہری ہوتی ہے اگر جستجو اور تتبع کیا جائے تو تفسیر کے باب میں ان سے جو روایات مروی ہیں وہ حضرت ابوبکرؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے بہت زیادہ نکلیں گی، ان وجوہ ثلاثہ کے باوجود علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا حضرت عائشہؓ کو مفسرین صحابہ کے اس طبقہ میں ذکر نہ کرنا اور اپنی کتاب طبقات المفسرین میں بھی انہیں نظر انداز کرنا موجب حیرت ہے، وہ بلاشبہ اسی طبقہ میں داخل ہیں اور اس سے زیادہ حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ ان کے نامور تلمیذ شمس الدین محمد بن علی داؤدی اور المتوفی سنہ ۹۴۰ھ نے اپنی کتاب طبقات المفسرین میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر اور ابوموسیٰ اشعری جیسے اکابر مفسرین صحابہ کا سرے سے ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

علم مصالح دینیہ و اسرار شریعہ میں حضرت عائشہؓ کا مقام

اسرار شریعت و مصالح دین کا علم نہایت دقیق علم ہے اس علم میں جن معدودے چند دقیقہ اس صحابہؓ کو دستگاہ کامل تھی اسی زمرہ میں حضرت عائشہؓ کا شمار ہے چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجة اللہ البالغہ میں رقمطراز ہیں:

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے علم اسرار و مصالح شریعت کے اصول و

فروع کی داغ بیل ڈالی ، اس کی سرزمین ہموار کی اور فقہاء صحابہ جیسے امیرالمومنین، عمر، علی، زید بن ثابت ، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہا وعنہم نے اس علم سے بحث کی اور ان امور میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے رہنما نقوش پر گامزن رہے اور مصالح دینیہ کے وجوہ و اسباب کی نشاندہی کی [1]

ادبا، خطباء صحابہ میں حضرت عائشہ رضؓ کا مرتبہ و مقام

سحر طراز خطیبوں اور بلند پایہ ادیبوں میں حضرت عائشہ رضؓ کا مقام بہت بلند تھا انہوں نے حضرت ابوبکر رضؓ کی آغوش میں تربیت پائی تھی جن کا دولت کدہ شعر و ادب اور تاریخ و انساب کا گہوارہ تھا، ان کی خطابت اور برمحل و برجستہ ادیبانہ مسکت جوابات کا رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اعتراف تھا چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا تھا :

انها ابنته ابی بکر [2] — آخر وہ ابوبکر رضؓ کی بیٹی ہیں۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :

واللہ ما رأیت خطیبا قط ابلغ ولا افصح ولا اقطن من عائشة رضؓ [3]

بخدا میں نے حضرت عائشہ رضؓ کے معاصرین میں ان سے زیادہ فصیح و بلیغ اور زیادہ ذہین وفطین خطیب نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہ رضؓ کے فصیح و بلیغ خطبوں اور ناصحانہ وادیبانہ جملوں سے

---

[1] ولی اللہ الدہلوی، حجۃ اللہ البالغہ ، ص ۶

[2] مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، دہلی، مطبع انصاری ۱۳۰۹ھ، ص ۲۸۵

[3] الہیثمی، ج ۹ ص ۲۴۳

حدیث اور تاریخ و ادب کی کتابیں بھری ہوئی ہیں، حدیث ام زرع ، (قصہ ام زرع) انہی کی روایت سے کتب حدیث میں محفوظ ہے جس کی شرح ائمہ لغت نے لکھی ہے اور ان میں سے بعض چھپ گئی ہیں، تاریخ الطبری اور العقد الفرید از ابن عبد ربہ ان کے معرکۃ الآرا خطبوں سے مالامال ہیں، اور ان کی ادبی شان کا شاہد عدل ہیں۔

حضرت عائشہ رضؓ کی یکتا و یگانہ خصوصیات

حضرت عائشہ رضؓ کو مذکورۂ بالا صفات کے علاوہ مندرجہ ذیل ایسی امتیازی خصوصیات حاصل تھیں جن میں امت میں کوئی ان کا سہیم و شریک نہیں چنانچہ وہ فرماتی تھیں :

۱- فرشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میری تصویر لے کر حاضر ہوا۔

۲- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا جب میں سات برس کی تھی۔

۳- میں نو برس کی عمر میں آپؐ کی حرم میں داخل ہوئی ۔

۴- باکرہ خواتین میں مجھ سے شادی ہوئی اور کسی سے نہیں ۔

۵ - رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے ساتھ استراحت فرماتے، میرے لحاف میں وحی آتی تھی ۔

۶- میں خواتین و ازواج مطہرات میں آپؐ کو سب سے زیادہ محبوب تھی۔

۷- میری وجہ سے امت کو تیمم کی رخصت ملی۔

۸- جبریل امین کو میں نے دیکھا ۔

۹- میری پاکدامنی و برأت میں دس (۱۰) قرآنی آیات اتریں۔ [1]

---

[1] الحاکم النیساپوری ، ج ۴ ص ۱۰

اس کے علاوہ چند اور بھی فضیلتیں اور امتیاز آپؓ کو حاصل تھے۔

۱۰- انہیں اپنی باری میں دو دن ملتے تھے اس لئے کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باری کا دن بھی انہیں دیدیا تھا۔

۱۱- رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کے وقت مسواک کرنا چاہی تو آپؓ نے اسے چبا کر نرم کر کے سرکار دوعالمؐ کے دہن مبارک میں رکھا اس طرح دم واپسیں آپؐ کے لعاب دہن کے ساتھ حضرت عائشہؓ کا لعاب دہن یکجا ہوا[1]

۱۲- آپؐ نے حضرت عائشہؓ کے آغوش (بین سحری ونحری) میں انتقال فرمایا۔

۱۳- رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی انہی کی باری کے دن ہوئی تھی۔

۱۴- انہی کے حجرہ میں آپؐ کی تدفین ہوئی۔

۱۵- وہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئی تھیں، ماں باپ دونوں اسلام کی دولت سے سرشار تھے ازواج مطہرات میں یہ امتیاز بھی انہی کو حاصل تھا۔

۱۶- رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن ان کا گھر فرشتوں سے معمور تھا۔

روافض کے عقائد باطلہ کی تردید

مورخ اسلام ذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں تصریح کی ہے کہ حدیث میں آیا ہے، رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم پاک وپاکیزہ چیز کو پسند فرماتے تھے، یہ روایت روافض کے عقائد ونظریات کے بطلان کی

---

[2] ابن کثیر، البدایہ والنہایہ ج ۸ ص۹۲

نہایت واضح دلیل ہے آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں امت میں کسی خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اخوت اسلام سب سے افضل ہے۔

آپؐ نے سب سے افضل وبہتر مرد کو اپنا حبیب اور اپنی امت میں سب سے بہتر وافضل خاتون کو اپنا محبوب بنایا، اب جو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو حبیبوں سے بغض وعداوت رکھے وہ بارگاہ الٰہی اور دربار رسالت میں مبغوض قرار پانے کے لائق ہے[1]

حضرت عائشہؓ کی جنگ جمل میں شرکت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مجتہدہ تھیں، ان کی جنگ جمل میں شرکت ایک اجتہادی غلطی تھی، انہوں نے ہر دو گروہ میں اصلاح کی خاطر شرکت کی تھی، بنوضبہ اور بنو ازد ان کی رائے پر غالب آگئے اور حضرت علیؓ سے جنگ کرنے لگے اس لئے اہل سنت والجماعت نے انہیں فاسق قرار دیا اور متکلمین اسلام نے حضرت طلحہؓ و زبیرؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو خاطی کے سوا کچھ نہیں کہا[2] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی اس شرکت

---

[1] الذہبی ج ۲ ص۱۴۲

[2] چنانچہ عبدالقاہر البغدادی المتوفی سنہ ۴۲۹ھ، اصول الدین (استانبول، مطبعۃ الدولہ، ۱۳۴۶ھ، ص۲۸۹) میں رقمطراز ہیں۔

اجمع اصحابنا علی ان علیا رضی اللہ عنہ کان مصیبًا فی قتال اصحاب الجمل وفی قتال اصحاب معاویۃ بصفین، وقالوا فی الذین قاتلوہ بالبصرۃ انہم کانوا علی الخطاء، وقالوا فی عائشۃ وفی طلحۃ والزبیر انہم اخطاء ولم یفسقوا لأن عائشۃ قصدت الاصلاح بین الفریقین فغلبها بنوضبۃ وبنو الازد علی رایها، فقاتلوا علیاً فهم الذین فسقوا دونها، نیز الذہبی ج ۲ ص۱۹۳

(جوایک چُوک تھی) پر بہت ندامت تھی[1]

صحابہؓ سے بغض وعداوت

مذکورۃ بالاخصوصیات وفضائل کے باوجود جو فرقہ بھی اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بغض وعداوت رکھتا ہے اور انہیں سب وشتم کرتا یا قذف وتہمت کا قائل ہے وہ بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے چنانچہ علامہ علاءالدین آفندی قرۃ عیون الاخیار تکملہ والمختار علی الدرالمختار شرح تنویرالابصار میں لکھتے ہیں۔

اما قذف عائشةؓ فکفر بالاجماع وهکذا انکار صحبة الصدیق لمخالفة نص الکتاب[2]

لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو تہمت قذف سے متہم کرنا بالاتفاق کفر ہے اور اسی طرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنا بھی اس لئے کہ یہ حکم قرآنی کی صحیح خلاف ورزی ہے

مسند

سَنَد، یسنُد کے معنی اعتماد کرنا ہیں اور اَسْنَدَ الحدیث الی قائلہ کے معنی ہیں ناقل کے نام ساتھ حدیث کی نسبت قائل کی طرف کرنا[3] اس سے مُسْنَد کا لفظ بنا ہے۔ مسند کے اصطلاحی معنی مندرجہ ذیل ہیں۔

---

[1] الذہبی، ج ۲ ص ۱۹۳

[2] علاءالدین آفندی، قرۃ عیون الاخیار، کراچی، ایچ، ایم، سعید کمپنی ب'ت'ج، ص ۱۶۲
ابن عابدین ردالمحتار ۳/۳ ص ۲۳۷ والہ تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیرالانام اواحد اصحابہ الکرام وعلیہم الصلاۃ والسلام، لاہور، سہیل اکیڈیمی، ط: ۲، ۱۹۸۰ء، یہ مجموعہ رسائل ابن عابدین کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

[3] احمد بن محمد الفیومی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر للرافعی، مصر، مصطفیٰ البابی الحلبی، ۱۳۶۹ھ، ج ۱، ص ۳۱۱-۳۱۲ (مادہ سند)

المُسْنَد، الکتاب الذی جمع فیه ما اسنده الصحابة ای رووه[1]

مُسند وہ کتاب ہے جس میں ان روایات کو جمع کیا جائے جنہیں صحابہؓ نے روایت کیا ہے۔

محدثین کی اصطلاح میں مُسند وہ کتاب ہے جس میں حدیثیں صحابہؓ کے ناموں پر مرتب ہوں اس ترتیب کے حسب ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ اسماء صحابہ میں حروف تہجی کا اعتبار کیا جائے تو سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ سے مروی احادیث کو نقل کیا جائے گا[2] پھر اسامہؓ کی اور اس کے بعد حضرت انسؓ کی احادیث نقل کی جائیں گی۔

۲۔ اسلام لانے میں سبقت کے اعتبار سے احادیث کو ترتیب تو عشرہ بشرہ کی احادیث کو تمام صحابہ کی احادیث سے پہلے نقل کیا جائے گا اور خلفاء راشدین کی حدیثیں خلافت کی ترتیب پر سب سے پہلے لکھی جائیں گی پھر بدری صحابہؓ کی پھر اہل حدیبیہ کی پھر فتح مکہ کے بعد اسلام لانے والے صحابہؓ کی حدیثیں لکھی جائیں گی۔

۳۔ شرافت نسب کا لحاظ بھی ترتیب میں ملحوظ رکھا جاسکتا ہے۔

۴۔ صحابیات کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے تو ان میں ازواج مطہرات کی حدیثیں

---

[1] محمد جمال الدین القاسمی، قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث تحقیق محمد بہجۃ البیطار، القاہرۃ، عیسیٰ البابی الحلبی، ۱۳۸۰ھ، ط: ۲، ص ۲۰۲

[2] یہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ سے عجالہ نافعہ (مطبع نیر اعظم، لاہور، ص ۱۹) میں تسامح ہوا ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی احادیث کا اندراج ان کے نام عبداللہ کے تحت کیا جائے گا البتہ کنیت کے اندراج میں انہیں مقدم رکھا جائے گا۔

پہلے لکھی جائیں گی۔

۵- قبائل وانساب کی ترتیب پر مسند کو مرتب کریں تو پہلے بنی ہاشم کی مسانید میں امیرالمومنین حضرت علیؓ کی پھر حضرات حسنین کی حدیثوں کو مقدم رکھا جائے گا اس کے بعد ہر اس قبیلہ کی حدیثوں کو پہلے ذکر کریں گے جس کو نسب کے اعتبار سے رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قرب ہوگا۔ لہذا حضرت عثمانؓ کی روایات حضرت ابوبکرؓ کی روایات سے پہلے نقل کی جائیں گی اور حضرت ابوبکرؓ کی حضرت عمرؓ کی احادیث سے پہلے ذکر کی جائیں گی[1]

علامہ جلال الدین سیوطیؒ اتمام الدرایہ میں رقمطراز ہیں مسانید وہ کتب حدیث ہیں جو ہر صحابی کی مسند علیحدہ جمع کرتی ہیں۔

۱- مقدم کی ترتیب پر

۲- یا حروف معجم کی ترتیب پر

۳- یا کی ترتیب پر، اس طرح سے کہ متن حدیث کو ذکر کیا جائے اس کے طرق و اسانید کو اور اس کے راویان حدیث کے اختلاف کو بیان کیا جائے[2]

مسند کی طرح محدثین کی اصطلاح میں معجم بھی حدیث کی کتاب ہے اس کی جمع معاجم آتی ہے۔

معجم میں محدث حدیثیں اپنے شیوخ کے ناموں کے تحت نقل کرتا ہے اس میں کبھی شیوخ کی وفات کے تقدم کا اعتبار کیا جاتا ہے اس کی ترتیب کئی طرح سے کی جاتی ہے۔

---

[1] شاہ عبدالعزیز، ص۱۹ و ۲۰

[2] السیوطیؒ، اتمام الدرایہ لقراء النقایہ برحاشیہ مفتاح العلوم للکاکی، مصر مطبعۃ التقدم العلمیہ ۱۳۴۸ھ ص۷۶

۱- کبھی اسماء شیوخ میں حروف تہجی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

۲- کبھی فضیلت اور علم و تقویٰ میں تقدم کا اعتبار کیا جاتا ہے[1]

کبھی مسند ایک ہی صحابی کی جملہ مرویات کی جامع ہوتی ہے اور کبھی متعدد صحابہ کی مرویات کو اس میں اسماء صحابہ کے اعتبار سے جمع کیا جاتا ہے کبھی مسند کا لفظ معجم پر اور معجم کا لفظ مسند پر مجازاً بولا جاتا ہے۔

ابتداء میں جب احادیث کی تدوین کا آغاز ہوا تو حفاظ حدیث نے جمع و تدوین احادیث میں دو طریقے اختیار کیے۔

پہلا یہ کہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے صحابیوں کی جملہ روایات کو ہر روایات کرنے والے صحابی کے نام کو موضوع قرار دے کر اس کی تمام روایات کو جو محدث کے علم میں تھیں یکجا کتاب میں جمع کر دیا اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ہر صحابی کی جتنی روایات اسے مل سکیں انہیں اس نے اپنی کتاب میں جمع کر دیا۔

دوسرا طریقہ محدثین نے یہ اختیار کیا کہ اپنے شیوخ کی سند سے جتنی حدیثیں انہیں پہنچیں اپنے شیوخ میں سے ہر شیخ کے نام کو موضوع اور عنوان بنا کر اس کی سند سے مروی روایات کو کتاب میں جمع کر دیا اسے ان کی اصطلاح میں معجم اور مشیخہ بھی کہا جاتا ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ اسلام میں دائرۃ المعارف نویسی کا آغاز جمع و تدوین حدیث سے ہوا اس طرح مسانید و معاجم کو حدیثی دائرۃ المعارف کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اس ترتیب سے محدثین کو یہ سہولت و آسانی

---

[1] شاہ عبدالعزیز، ص۱۹ و ۲۰

رہی کہ جس صحابی کی کسی روایت کو دیکھنا ہوا اسے صحابی کے نام میں یا شیخ کے نام میں دیکھ لیا یا کسی صحابی یا شیخ کی جملہ روایات کی جستجو ہوئی وہ انہیں صحابی یا شیخ کے نام میں مل جاتی تھیں اور انہیں بیک نظر اپنا مقصد حاصل ہوجاتا تھا اس طرح احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ مسانید و معاجم کی صورت میں مدون و محفوظ ہوگیا، محدثین نے نہایت کثرت سے مسانید و معاجم مرتب کی ہیں جن میں سے مشہور تر کتابوں کا تعارف محمد بن جعفر کتانی المتوفی ۱۳۴۵ھ نے الرسالة المستطرفة ببیان مشهور کتب السنة المشرفة میں کرایا ہے۔

مسانید میں مسند احمد بن حنبل کو بہت شہرت حاصل ہے اور جلال الدین سیوطیؒ نے اس کے متعلق بجا لکھا ہے۔

تلقته الامة بالقبول[1]   امت میں اس کی احادیث کو قبولیت حاصل ہے

بڑی معاجم، المعجم الکبیر للطبرانی صحابہ کے ، پر مرتب ہے یہ اب زیور طبع سے آراستہ ہو رہی ہے ان کی المعجم الصغیر جو شیوخ کے ناموں پر مرتب ہے بہت مشہور ہے اور مطبع انصاری دہلی اور قاہرہ سے شائع ہوگئی ہے۔

مسانید و معاجم ایک محدث مزاج عالم کے لئے بہت سود مند تھیں اور ہیں لیکن فقیہ کو ان کا مطالعہ چنداں مفید نہ تھا، اس لئے کہ اس ترتیب کا بڑا نقص یہ ہے کہ اس میں ہر درجہ اور ہر موضوع کی روایت، موضوعات احادیث سے قطع نظر صحابی یا شیخ کے نام کے تحت درج کی جاتی ہیں۔

فقیہ کو خاص موضوع پر ہر ایک صحابی، یا مختلف صحابہ سے مروی احادیث کو

---

[1] ابن حجر، القول المسدد فی الذب عن المسند الامام احمد حیدرآباد دکن، مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامیہ، ۱۳۱۹ھ، ص ۳

دیکھنے کے لئے پوری کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہوتا ہے اس لئے محدثین و حفاظ نے فقہاء کی ضرورت کے پیش نظر ابواب فقہ کی ترتیب پر احادیث کو جمع کیا انہیں اصطلاح محدثین میں مصنف و سنن کہا جاتا ہے مصنف و سنن پر تبویب و ترتیب کا بڑا فائدہ یہ ہوا کہ اس طریقۂ تبویب میں موضوع سے متعلق بعض حدیثوں کی دوسری بعض حدیثیں تفسیر و تشریح کی جاتی ہیں، بعض احادیث میں بظاہر جو ابہام معلوم ہوتا ہے وہ جاتا رہتا ہے، اور اس کی وضاحت ہوتی ہے۔

اس مقدمہ سے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے مختلف گوشے مثلاً تفقہ، حفظ حدیث، مشکلات فن کی عقدہ کشائی، فقہ مالکی و حنفی پر ان کے انداز تفقہ کا اثر معاصرین کی علمی گرفتیں، ان کی اصلاح و تصحیح، تلامذہ کی تعلیم و تربیت (تاکہ آئندہ نسلوں تک ابلاغ علم کا سلسلہ برابر قائم رہے) اور ان کی کثرت، نیز ان کی مرویات کی سرکاری طور پر تدوین و تشکیل، ممتاز فقہاء مجتہدین و حفاظ حدیث اور مفسرین صحابہ کے طبقۂ اولیٰ میں ان کا مقام، ان کے یکتا و یگانہ امتیازات، جنگ جمل میں ان کی شرکت پر مختصراً روشنی پڑتی ہے اور ان کی عظمت و علمی قدر و منزلت کے نقوش قلب و نظر میں گہرے ہوجاتے ہیں، نیز مسند کے لغوی و اصطلاحی معنی کی وضاحت اور مسانید و معاجم کی اہمیت و افادیت واضح ہوجاتی ہے۔

علمِ حدیث، اور حضرت عائشہ رضؓ

للسید سلیمان الندوی

علم الحدیث کا موضوع درحقیقت ذاتِ نبویؐ ہے، اس لیے فن کی واقفیت کے ذریعے سب سے زیادہ اس کو حاصل تھے جس کو سب سے زیادہ آپ کا قرب حاصل تھا۔ حضرت عائشہ رضؓ کو قدرۃً اس قسم کے مواقع زیادہ مل سکتے تھے ہجرت سے تین برس پہلے نکاح ہوا تھا، اس اثنا میں روزانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لاتے تھے[1]۔ ہجرت کے بعد چھ مہینے تک البتہ وہ دیدارِ نبوت سے محرُوم رہیں۔ شوال میں رخصت ہو کر وہ کاشانۂ نبوت میں آئیں۔ اس وقت سے تا دمِ مرگ اُس ذاتِ اقدس سے الگ نہ ہوئیں۔ اسلام کی ابتدائی زندگی گو ان کے بچپن کا عہد تھا لیکن ان کی فطری ذہانت اور قوتِ حفظ اس کی

بعض راویوں نے (جیسا کہ دارقطنی اور ابن ماجہ کتاب الرضاعۃ میں ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، سے رِوایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ "رضاعت کی یہ حدیث کاغذ پر لکھی ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں سرہانے پڑی تھی، ہم لوگ آپ کی تیمارداری میں مصروف تھے، اتفاق سے بکری آئی اور کاغذ چبا گئی"، یہ تمام تر باطل اور جھوٹ ہے۔ مرض الموت میں باتفاق علماء کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور اگر مرض الموت سے پہلے یہ آیہ نازل ہوئی ہوتی تو وہ کاتبینِ وحی کے پاس ہوتی اور تمام مسلمانوں کو یاد ہوتی، نہ کہ حضرت عائشہ رضؓ کے بستر کے سرہانے پڑی ہوتی اسکے راوی محمد بن اسحاق ہیں جو احادیث اور احکام میں معتبر نہیں۔ صحیح مسلم و موطا وغیرہ زیادہ معتبر کتابوں میں حضرت عائشہ رضؓ کی یہ خمس رضعات والی حدیث موجود ہے لیکن بکری کے کاغذ چبانے والا ٹکڑا اس میں نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی شریر راوی کا اضافہ ہے۔

[1] صحیح بخاری باب الہجرۃ۔

پوری تلافی کرتی ہے۔ ازواجِ مطہراتؓ میں حضرت سودہ رضؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے میں اُن سے چند مہینے زیادہ ہیں۔ لیکن ایک تو فہم اور ادراک اور سمجھ اور استعداد کا اختلاف، دوسرے یہ کہ حضرت سودہ ضعیف العمر تھیں[1]، ان کے قویٰ میں انحطاط آچکا تھا، اور آپ کی وفات سے چند سال پہلے وہ خدمت گزاری سے بھی معذور ہو چکی تھیں[2]۔ اس کے برخلاف حضرت عائشہ رضؓ نوجوان تھیں اور نوجوانی کے سبب سے بھی ان کی عقلی اور دماغی قوتوں میں روز افزوں ترقی تھی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اخیر عمر تک ہمیشہ خدمت گزاری اور شرفِ صحبت سے ممتاز رہیں، اس لیے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال اور احکام سے زیادہ واقفیت تھی۔

حضرت سودہ رضؓ کے علاوہ دوسری ازواجِ مطہرات حضرت عائشہ رضؓ کے بہت بعد حبالۂ نکاح میں آئیں۔ اس پر بھی ان کو آٹھ روز میں ایک دن خدمت گزاری کا موقع ملتا تھا۔ اور چونکہ حضرت سودہ رضؓ نے بھی اپنی باری حضرت عائشہ رضؓ کو دیدی تھی، اس لیے حضرت عائشہ رضؓ کو آٹھ روز میں دو دن یہ شرف حاصل ہوتا تھا[3]، ان کا حجرہ مسجدِ نبویؐ سے جو معلم نبوتؐ کا درسگاہِ عام تھا بالکل متصل تھا، اس بنا پر ازواجِ مطہرات میں سے بھی کوئی بھی احادیث کی واقفیت اور اطلاع میں ان کا حریف نہیں۔

ان کی روایت کی ہوئی حدیثوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نہ صرف ازواجِ مطہراتؓ، نہ صرف عام عورتوں بلکہ مردوں میں بھی چار پانچ کے سوا کوئی ان کی برابری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اکابر صحابہ مثلاً حضرت ابوبکر رضؓ، حضرت عمر رضؓ، حضرت عثمان رضؓ اور حضرت علی رضؓ کا پایہ شرفِ صحبت، اختصاصِ کلام اور قوتِ فہم و ذکا میں اگرچہ حضرت عائشہ رضؓ سے بہت بلند تھا، لیکن ایک تو قدرۃً بیوی کو مہینوں میں جو کچھ معلوم ہو سکتا ہے، احبابِ خاص کو برسوں میں اس کی واقفیت ہو سکتی ہے، دوسرے ان بزرگوں کو سرورِ کائنات

---

[1] صحیح مسلم باب جواز ہبتہا نوبتہا نصرتہا، [2] بحوالہ سابق، [3] صحیح جواز ہبتہا، نوبتہا، نصرتہا۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ہی خلافت کے عظیم الشان فرائض اور مہمات میں مصروف رہنا پڑا، اس لیے ان کو احادیث کی روایت کی فرصت بہت کم ہاتھ آسکتی تھی۔ اس پر بھی جو کچھ حدیثیں ان سے آج تک محفوظ ہیں، وہ خلافت کے تعلق سے ان کے فیصلے اور احکام ہیں جن پر ہماری فقہ کی اصل بنیاد ہے۔ اس بنا پر اصل روایتِ حدیث کا فرض دوسرے فارغ البال لوگوں نے انجام دیا۔

ان بزرگوں کی روایات کی کثرت اور قلت کا ایک اور راز بھی ہے اکابر صحابہ کا زمانہ خود صحابہ کا عہد تھا، جن کو دوسروں سے سوال و پرسش کی حاجت ہی نہ تھی۔ تابعین جو اس گوہر نایاب کے جویاں ہو سکتے تھے، وہ عموماً پچیس تیس برس کے بعد ہوئے لوگ اپنے پیغمبر کے حالات جاننے کے لیے بے قرار تھے۔ بڑے بڑے صحابہ اپنی زندگی کی منزلیں طے کر چکے تھے اور دنیا ان کے وجود سے محروم ہو چکی تھی۔ کم عمر صحابہ اب عالمِ شباب میں تھے اور جب تک ہجرت کی پہلی صدی منقرض نہ ہوئی، ان کا آخری سلسلہ منقطع نہ ہوا۔ اس بنا پر کثیر الروایت صحابہ جن کی روایات سے کتب حدیث کے اوراق مالا مال ہیں، وہ یہی کمسن بزرگوار ہیں۔[1]

کثیر الروایۃ صحابہ جنکی روایتوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے، سات اشخاص ہیں:[2]

نام	سنہ وفات	تعداد مرویات
حضرت ابُوہریرہ رضؓ	۵۹ ھ	۵۳۶۴
حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضؓ	۶۸ ھ	۲۶۶۰
حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضؓ	۷۳ ھ	۲۶۳۰
حضرت جابر رضؓ	۷۸ ھ	۲۵۴۰
حضرت انس رضؓ	۹۳ ھ	۲۶۸۶
حضرت عائشہ رضؓ	۵۸ ھ	۲۲۱۰
حضرت ابوسعید خدری رضؓ	۷۴ ھ	۲۲۷۰

[1] ابن سعد جز ثانی قسم ثانی، [2] یہ فہرست سخاوی کی فتح المغیث شرح الفیۃ الحدیث سے ماخوذ ہے، ص ۳۷۱ لکھنؤ

کثرت روایت میں حضرت عائشہ رضؓ کا چھٹا نمبر ہے۔ جن لوگوں کا نام ان سے اوپر ہے ان میں سے اکثر ام المومنین رضؓ کے بعد بھی زندہ رہے ہیں اور ان کی روایت کا سلسلہ چند سال اور جاری رہا ہے۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضؓ کی نسبت یہ بھی لحاظ رہے کہ وہ ایک پردہ نشین خاتون تھیں اور اپنے مرد معاصرین کی طرح نہ وہ ہر مجلس میں حاضر رہ سکتی تھیں اور نہ مسلمان طالبینِ علم ان تک ہر وقت پہنچ سکتے تھے، اور نہ ان بزرگوں کی طرح ممالکِ اسلامیہ کے بڑے بڑے شہروں میں ان کا گزر ہوا، تو ان کی حیثیت ان سبع سیاروں میں سب سے زیادہ روشن نظر آئے گی۔

فہرستِ بالا سے معلوم ہو چکا کہ حضرت عائشہ کی کل روایتوں کی تعداد دو ہزار دو سو دس ہے، جن میں سے صحیحین میں دو سو چھیاسی ۲۸۶ حدیثیں ان کی روایت سے داخل ہیں ان میں سے ایک سو چوہتر ۱۷۴ حدیثیں دونوں میں مشترک ہیں۔ چوّن ۵۴ حدیثیں ایسی ہیں جو صرف بخاری میں ہیں اور اٹھاون ۵۸ صرف مسلم میں۔ اس حساب سے بخاری میں ان کی دو سو اٹھائیس ۲۲۸ اور مسلم میں دو سو بتیس ۲۳۲ حدیثیں اور بقیہ حدیثیں حدیث کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں امام احمد کی مسند کی چھٹی جلد میں حضرت عائشہ رضؓ کی حدیثیں جو مصر کے مطبوعہ باریک ٹائپ کے ۲۵۳ صفحوں پر پھیلی ہوئی ہیں، اگر ان کو الگ جمع کیا جائے تو حدیث کی ایک مستقل اور ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

لیکن محض روایت کی کثرت ان کی فضیلت اور مزیت کا باعث نہیں، یہ اصل چیز دقت رسی اور نکتہ فہمی ہے۔ قلیل الروایۃ بزرگوں میں بڑے بڑے فقہائے صحابہ داخل ہیں، لیکن عموماً وہ اشخاص جو ہر شخص سے ہر قسم کی باتیں روایت کر دیا کرتے ہیں، فہم و دیانت

عاری ہوتے ہیں: مکثرین روایت میں جن سات بزرگوں کے نام داخل ہیں ان میں سے پانچ صحاب اصولیین کے نزدیک صرف روایت کش سمجھے جاتے ہیں، ان کا شمار فقہائے صحابہ میں نہیں ہے، چنانچہ روایت کا جو ذخیرہ اس وقت ہمارے پاس موجود ہے اس میں حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت انس بن مالکؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ سے کوئی فقہی اجتہاد اور قرآن وسنت سے کسی غیر منصوص مسئلہ کا استنباط ثابت نہیں۔ اس مخصوص فضیلت میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ صرف عبداللہ بن عباسؓ شریک ہیں جو روایت کی کثرت کے ساتھ تفقہ، اجتہاد، فکر اور قوتِ استنباط میں بھی ممتاز تھے۔

روایت کی کثرت کے ساتھ تفقہ اور قوتِ استنباط کے علاوہ حضرت عائشہؓ کی روایتوں کی ایک خاص خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ جن احکام اور واقعات کو نقل کرتی ہیں اکثر ان کے علل واسباب بھی بیان کرتی ہیں۔ وہ خاص حکم جن مصلحتوں پر مبنی ہوتا ہے ان کی تشریح کرتی ہیں۔ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت عائشہؓ تینوں سے پہلو بہ پہلو روایتیں ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا چاہیئے۔ اب تینوں بزرگوں کی روایتوں کے الفاظ کو پڑھو، حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔

سَمِعْتُ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ
یقول من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل	جو جمعہ میں آئے وہ غسل کرلے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں:

اِنَّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم	جمعہ کا غسل ہر بالغ پر فرض ہے۔

اسی مسئلہ کو حضرت عائشہؓ ان الفاظ میں بیان فرماتی ہیں:

قالت کان الناس ینتابون من	لوگ اپنے اپنے گھروں سے اور مدینہ
منازلھم والعوالی فیاتون فی	کے باہر کی آبادیوں سے آتے تھے اور

الغبار تصیبھم الغبار والعرق	گرد وغبار اور پسینہ میں شرابور ہوتے تھے
فیخرج منھم العرق فاتی رسول اللہ	ایک دفعہ ایک صاحب ان میں سے آپؐ کے
صلی اللہ علیہ وسلم انسان منھم وھو	پاس آئے آپ میرے پاس بیٹھے تھے آپ نے
عندی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم	فرمایا: بہتر ہوتا اگر تم اس دن غسل
لو انکم تطھرتم لیومکم ھذا (کتاب الجمعہ)	کرلیا کرتے۔"

ان کی دوسری روایت ہے۔

قالت عائشۃ کان النّاس	لوگ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کیا کرتے تھے
مھنۃ انفسھم کانوا اذا راحوا	(یعنی کھیتی وغیرہ) جب وہ جمعہ میں جاتے
الی الجمعۃ راحوا فی ھیئتھم فقیل	تھے تو اسی ہیئت کذائی میں چلے جاتے اس
لھم لو اغتسلتم	لیے ان سے کہا گیا کہ تم غسل کرلیتے۔

ایک سال آپ نے حکم دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دن کے اندر اندر کھالیا جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ وغیرہ نے اس حکم کو دائمی[1] سمجھا، چنانچہ بعضوں نے اسی قسم کی ہدایتیں کیں۔ لیکن حضرت عائشہؓ نے اس کو حکم استحبابی سمجھا، چنانچہ اس حکم کی روایت انھوں نے ان الفاظ میں کی۔

الضحیۃ کنا نملح منھا فنقدم بہ	قربانی کے گوشت کو نمک ڈال کر ہم رکھ چھوڑتے
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ	تھے، مدینہ میں اس کو آپ کے سامنے پیش کرتے
فقال لا تاکلوا الا ثلثۃ ایام و	تھے، آپ نے فرمایا "تین دن کے بعد نہ کھایا کریں"
لیست بعزیمۃ ولکن اراد ان	یہ حکم قطعی نہ تھا بلکہ آپ یہ چاہتے تھے کہ لوگ
یطعم منہ واللہ اعلم۔[2]	دوسروں کو کچھ اس میں سے کھلادیا کریں،

پھر دوسری روایت میں اس کی اصل وجہ بتادی۔ ایک شخص نے پوچھا "ام المومنین!

---

[1] صحیح بخاری وترمذی کتاب الاضاحی۔ [2] صحیح بخاری کتاب الاضاحی۔

کیا قربانی کا گوشت کھانا منع ہے؟

لا ولکنّ قلّ من کان یضحی من	نہیں، لیکن ان دنوں قربانی کرنیوالے
الناس فاحبّ ان یطعم من	کم تھے، اس لیے آپ نے چاہا کہ جو قربانی
لم یکن یضحّی (ترمذی)	نہیں کرسکتے ان کو کھلائیں۔

ابو داؤد کے سوا صحاح کی تمام کتابوں میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ آپ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا، لیکن حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ "دست کا گوشت آپکو بہت پسند نہ تھا، بلکہ چونکہ گوشت کم میسر آتا تھا اور دست کا گوشت جلد پک جاتا تھا، اس لیے آپ اسی کو کھاتے تھے" (ترمذی)

احادیث میں مذکور ہے کہ آپ ہر سال ایک آدمی خیبر بھیجتے تھے، وہ پیداوار کو جا کر دیکھتا اور تخمینہ لگاتا تھا۔ دوسرے راوی اس واقعہ کو صرف اسی قدر بیان کر کے رہ جاتے ہیں لیکن حضرت عائشہ رضؓ جب اس روایت کو بیان کرتی ہیں تو فرماتی ہیں:

وانما کان امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم	آپ نے تخمینہ لگانے کا اس لیے حکم دیا کہ
بالخرص لکی یحصی الزکوٰۃ قبل	پھل کھانے اور اس کی تقسیم سے پہلے
ان توکل الثمرۃ وتفرق[1]	زکوٰۃ کا اندازہ کر لیا جائے۔

حضرت عائشہ رضؓ کی روایتوں میں غلطی کم ہونے کا ایک خاص سبب یہ بھی ہے۔ عام لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک دفعہ کوئی بات سن لیتے یا کوئی واقعہ دیکھ لیتے تھے اس کی پھر اسی طرح روایت کر دیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ کا اصول یہ تھا کہ جب تک وہ واقعہ کو اچھی طرح سمجھ نہیں لیتی تھیں، اس کی روایت نہیں کرتی تھیں۔ اگر آپ کی کوئی بات ان کی سمجھ میں نہ آتی تو آپ سے اس کو بار بار پوچھ کر تسکین کر لیتی تھیں[2]۔ یہ موقع دوسروں کو کم مل سکتا تھا۔

[1] مسند احمد جلد ۶ ص ۱۶۳، [2] صحیح بخاری کتاب العلم۔

مُسندِ عائشہ رضؓ

مع اردو ترجمہ

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے مروی متفق علیہ احادیث نبوی کا مجموعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْاِیْمَانُ بِالْقَدْرِ — تقدیر پر ایمان رکھنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُھُمْ وَلَعَنَھُمُ اللّٰہُ وَکُلُّ نَبِیٍّ مُجَابٌ اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَالتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی الْمَدْخَلِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھ قسم کے آدمی ہیں جن پر میں لعنت کرتا ہوں اور خدا نے بھی ان پر لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہے (ایک تو) وہ شخص جو خدا کی کتاب میں زیادتی کرے (دوسرا) خدا کی تقدیر کو جھٹلانے والا اور (تیسرا) زبردستی غلبہ حاصل کرنے والا جو اس شخص کو ذلیل کرے جس کو خدا نے عزت دی ہے اور اس شخص کو عزت دے جس کو خدا نے ذلیل کیا ہے اور (چوتھا) خدا کے حرم کو حلال بنانے والا اور (پانچواں) میری اولاد میں اس چیز کو جس کو خدا نے حرام قرار دیا ہے حلال جاننے والا۔ اور (چھٹا) جس نے میری سنت کو ترک کر دیا ہو (بیہقی۔ رزین)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم ذَرَارِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِھِمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ قُلْتُ فَذَرَارِیُّ الْمُشْرِکِیْنَ قَالَ مِنْ اٰبَائِھِمْ قُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مومنوں کی اولاد کا کیا حکم ہے فرمایا وہ اپنے باپوں کے تابع ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عمل کے بغیر۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے جو یہ بچے کرنے والے تھے۔ پھر میں نے عرض کیا کسی عمل کے بغیر؟ آپ نے فرمایا خدا خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَکَلَّمَ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ فِیْہِ لَمْ یُسْئَلْ عَنْہُ۔ (رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مسئلہ تقدیر پر کچھ بحث و گفتگو کرے گا اس سے قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی اور جو شخص (اس معاملہ میں) خاموش رہے گا اس سے کچھ دریافت نہیں کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

اِثْبَاتُ عَذَابِ الْقَبْرِ — عذاب قبر کا ثبوت

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ یَھُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْھَا فَذَکَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَھَا اَعَاذَکِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی، اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا اور پھر کہا عائشہ خدا تم کو قبر کے عذاب سے بچائے، عائشہ رضی نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشۃ فما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد صلی صلوۃ الا تعوذ باللہ من عذاب القبر۔ (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عذابِ قبر کا حال پوچھا آپ نے فرمایا "ہاں قبر کا عذاب حق ہے"۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔ (بخاری ومسلم)

بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے کا بیان

فصل اوّل

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہمارے دین میں ایسی کوئی نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے پس وہ مردود ہے۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَرَخَّصَ فِیْہِ فَتَنَزَّہَ عَنْہُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّھُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ خَشْیَۃً (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ کی حالت میں) ایک کام کیا اور اس کی اجازت دیدی لیکن چند شخصوں نے اس سے پرہیز کیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا حال معلوم ہوا تو

آپ نے خطبہ دیا اور خدا کی حمد کے بعد فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اس چیز کو پسند نہیں کرتے یا اس سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں پس قسم ہے خدا کی، میں خدا کی مرضی کو ان سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ وَقَرَأَ اِلٰی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمّٰھُمُ اللّٰہُ فَاحْذَرُوْھُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ھُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ وقرأ الی وما یذکر الا اولوا الالباب ٭ یعنی خدا وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں آیتیں ہیں محکم الخ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ (یہ آیت پڑھ کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دیکھے (اور مسلم کی روایت میں ہے جب تم دیکھو) کہ لوگ متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑے ہیں (متشابہ آیات وہ ہیں جن کے معنی صرف خدا کو معلوم ہیں) پس (سمجھ لو کہ یہ) وہ لوگ ہیں جن کا نام خدا نے (گمراہ یا کجرو) رکھا ہے پس ان لوگوں سے بچتے رہو (بخاری ومسلم)

اَلْعِلْمُ

علم کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّہٗ مَنْ سَلَکَ مَسْلَکًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَہَّلْتُ لَہٗ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ وَمَنْ سَلَبْتُ کَرِیْمَتَیْہِ اَثَبْتُہٗ عَلَیْہِمَا الْجَنَّۃَ وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَیْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَۃٍ وَمِلَاکُ الدِّیْنِ الْوَرَعُ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی (خفی) بھیجی ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرے تو میں اس پر جنت کے راستہ کو آسان کردوں گا اور جس شخص کی میں نے دونوں آنکھیں چھین لی ہوں تو میں ان کا بدلہ اس کو جنت دوں گا اور علم کے اندر زیادتی عبادت میں زیادتی سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاری دین کی بنیاد ہے۔ (بیہقی)

اَلطَّہَارَۃُ — پاکیزگی

مَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ — وضو کو واجب کرنے والی چیزوں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّاُ۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ وَاَیْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاہِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْہَا وَقَالَ اَبُوْدَاوٗدَ ھٰذَا مُرْسَلٌ وَّاِبْرَاہِیْمُ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ عَائِشَۃَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بعض بیویوں کا بوسہ لیتے اور بغیر وضو کئے (یعنی سابقہ وضو سے) نماز پڑھ لیتے تھے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ اور ترمذی نے کہا کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک عروہؓ یا ابراہیم التیمیؒ کا حضرت عائشہ رضؓ سے روایت کرنا کسی حال میں صحیح نہیں اور ابوداؤد نے کہا کہ یہ مُرسل ہے اور عروہؓ نے عائشہ سے نہیں سُنا)

اٰدَابُ الْخَلَاءِ — پاخانہ کے آداب کا بیان

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیُمْنٰی لِطُہُوْرِہٖ وَطَعَامِہٖ وَکَانَتْ یَدُہُ الْیُسْرٰی لِخَلَائِہٖ وَمَا کَانَ مِنْ اَذًی۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہاتھ کو وضو کرنے اور کھانا کھانے میں استعمال فرماتے تھے اور اُلٹے ہاتھ کو استنجا کرنے اور ہر مکروہ کام کو انجام دینے میں اور یہ کسی تکلیف کی وجہ سے نہ تھا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَہَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْغَائِطِ فَلْیَذْہَبْ مَعَہٗ بِثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ یَسْتَطِیْبُ بِہِنَّ فَاِنَّہَا تُجْزِئُ عَنْہُ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی پاخانے کو جائے تو اپنے ساتھ تین پتھر (یا ڈھیلے) لے جائے کہ ان سے استنجا کرے پس یہ کافی ہونگے۔ (یعنی پانی کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ دارمی)۔

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَکَ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے غُفْرَانَکَ یعنی اے اللہ! میں تیری بخشش کا خواستگار

وَالدَّارِمِيُّ)۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

ہوں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ جو شخص یہ حدیث بیان کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تو اس کو سچا نہ مانو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ نسائی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عُمَرُ فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَ سُنَّةً۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رضؓ پانی کا لوٹا لے کر آپ کے پیچھے۔ پس آپ نے پوچھا عمر رضؓ یہ کیا ہے؟ عمر نے کہا پانی ہے آپ کے وضو کے لئے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو بھی کروں اگر میں ایسا کرتا تو میرا یہ فعل سنت ہو جاتا۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

اَلسِّوَاكُ

مسواک کرنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس[۱] باتیں فطرت میں سے ہیں (یعنی دس دین کی باتیں ہیں) لبوں[۱] کے بال کتروانا۔ ڈاڑھی[۲] کا بڑھانا۔ مسواک[۳] کرنا۔

الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيُّ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ (رواه مسلم) وَفِيْ رِوَايَةِ الْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ دَاؤُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

ناک[۴] میں پانی دینا۔ ناخن[۵] کتروانا۔ دھونا[۶] انگلیوں کے جوڑوں کا۔ بغل[۷] کے بال اکھاڑنا۔ زیرناف[۸] بالوں کا مونڈنا اور استنجا[۹] میں تھوڑا پانی خرچ کرنا۔ راوی کا بیان ہے کہ دسویں بات کو میں بھول گیا، ممکن ہے وہ کلی کرنا ہو (مسلم) اور ایک روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کی بجائے ختنہ کرنا کے الفاظ ہیں۔ میں نے یہ روایت صحیحین میں پائی نہ حمیدی کی کتاب میں لیکن اس کو صاحب جامع اور خطابی نے معالم السنن میں اسی طرح ابوداؤد سے عمار بن یاسر رضؓ کے واسطے سے روایت کیا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّأَ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَاَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات اور دن میں سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے (ابوداؤد۔ احمد)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَأُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دیدیتے تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ پس میں پہلے اس سے مسواک کرتی۔ پھر دھوتی اور رسول اللہ

اِلَیْہِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

صلعم کو دیدیتی ہے۔ (ابوداود)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاکُ مُطْھِرَۃٌ لِلْفَمِ مَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ (رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِہٖ اَلْاِسْنَادَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک مُنہ کی پاکی کا سبب ہے اور پروردگار کی خوشنودی کا باعث۔ (شافعی۔ احمد۔ دارمی۔ نسائی۔ بخاری)

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَنُّ وَعِنْدَہٗ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَاُوْحِیَ اِلَیْہِ فِیْ فَضْلِ السِّوَاکِ اَکْبَرُھُمَا۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپ کے پاس دو آدمی تھے ان میں ایک بڑا تھا دوسرے سے پس وحی کی گئی آپ کی طرف مسواک کی فضیلت میں یہ کہ بڑے کو مسواک دو۔ (ابوداود)

وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا ضِعْفًا۔ (رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ نماز جس کے لئے مسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی، ستر درجے فضیلت ہے۔ (بیہقی در شعب الایمان)

سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کی سُنّتوں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب تک ممکن ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام

التَّیَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِیْ شَاْنِہٖ کُلِّہٖ فِیْ طُھُوْرِہٖ وَتَرَجُّلِہٖ وَتَنَعُّلِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

کاموں کو سیدھے ہاتھ سے شروع کرتے۔ یعنی طہارت میں کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (بخاری ومسلم)

اَلْغُسْلُ

نہانے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ بَدَاَ فَغَسَلَ یَدَیْہِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَآءِ فَیُخَلِّلُ بِھَا اُصُوْلَ شَعْرِہٖ ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِیَدَیْہِ ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَآءَ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ناپاکی کے غسل کا ارادہ فرماتے تو اس طرح شروع فرماتے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیاں پانی میں تر کرتے اور بالوں میں خلال کرتے۔ یعنی بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاتے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے چلو میں پانی لے کر سر پر ڈالتے اور اس طرح تین مرتبہ کرتے پھر تمام بدن پر پانی بہاتے۔ (بخاری ومسلم)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ یَبْدَاُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَھُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ۔

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب آپ غسل شروع کرتے تو برتن میں ڈالنے سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے پھر اپنی شرمگاہ کو دھوتے اور اس کے بعد وضو کرتے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسلِ حیض کی بابت پوچھا۔ پس آپ نے غسل کی کیفیت بیان کی اور غسل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا مشک میں بھگوئے ہوئے کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کر۔ انصاری عورت نے کہا اس سے کیونکر پاکی حاصل کروں۔ آپ نے فرمایا کپڑے سے پاکی حاصل کر۔ انصاریہ نے پوچھا کیونکر پاکی حاصل کروں؟ فرمایا پاک ہے اللہ تو اس سے پاکی حاصل کر۔ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ کو مکرر سنکر) میں نے انصاری عورت کو اپنی جانب کھینچ لیا اور پھر اس سے میں نے کہا تو اس کپڑے کو خون کی جگہ رکھدے (بخاری ومسلم)

وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَيُبَادِرُنِي حَتّٰى أَقُولَ دَعْ لِي قَالَتْ وَهُمَا

معاذہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو ہم دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا۔ پس آپ پانی لینے میں عجلت سے کام لیتے یہاں تک کہ میں یہ کہتی کہ میرے لئے پانی چھوڑ دو معاذہ کہتی ہیں کہ

جُنُبَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

یہ غسل دونوں کا ناپاکی کا غسل ہوتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اس شخص کا جو (کپڑے میں) تری پائے اور احتلام یاد نہ ہو۔ آپ نے فرمایا اس کو غسل کرنا چاہیئے پھر اسی طرح یہ پوچھا گیا کہ اگر احتلام یاد ہو اور تری نہ پائی جائے؟ آپ نے فرمایا اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ ام سلیم رض نے یہ سن کر پوچھا کہ اگر عورت بھی تری کو پائے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے۔ آپ نے کہا ہاں عورتیں بھی مردوں کی مانند ہیں۔

(ترمذی۔ ابوداود۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مرد کے ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ میں غائب ہوجائے (یعنی داخل ہوجائے) تو غسل واجب ہوجاتا ہے۔ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ پس کیا میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل پس غسل کیا ہم دونوں نے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت عائشہ رضؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپاکی سے غسل فرماتے پھر میرے پاس آکر گرمی حاصل کرتے اس سے پہلے کہ میں نہاؤں۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ. (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپاکی کی حالت میں صرف خطمی سے سر کو دھو لیتے اور اسی پر کفایت کرتے اور دوبارہ سر پر پانی نہ ڈالتے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهٗ فِيْ كِتَابِ الْاَطْعِمَةِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الٰہی کرتے تھے (یعنی ناپاکی کی حالت میں بھی)، اور ابن عباس رضؓ کی حدیث اِن شاء اللہ "کتاب الاطعمہ" میں بیان کریں گے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلے اللہ علیہ وسلم جب ناپاک ہوتے اور کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يُبَاحُ لَهٗ

ناپاک آدمی سے میل جول اور اس امر کا بیان کہ کونسی باتیں اس کیلئے جائز ہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھیر لو تم دروازے اپنے گھر مسجد کی طرف سے (یعنی مسجد کے اندر اپنا راستہ نہ رکھو) کیونکہ حائضہ عورتوں اور ناپاکوں کا مسجد میں آنا میں جائز نہیں رکھتا۔ (ابوداؤد)

تَطْهِيْرُ النَّجَاسَاتِ

نجاستوں کے پاک کرنے کا بیان

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ

سلیمانؓ بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ (حضورؐ کے کسی کپڑے پر منی لگ جاتی تو) میں اس کو دھوتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اور وہ کپڑا ابھی بھیگا ہوا ہوتا کہ رسول اللہ

إِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغُسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو تشریف لے جاتے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ ۔

اسود اور ہمام روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے خشک منی کو رگڑ دیتی تھی۔ (مسلم) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ اس کپڑے سے نماز پڑھ لیتے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردار کے چمڑے سے نفع اٹھایا جائے اس کو دباعت دینے کے بعد۔ (مالک۔ ابوداؤد)

اَلْحَيْضُ

حیض کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكِلَانَا جُنُبٌ وَّكَانَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ وَّكَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ اِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ ۔

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پانی کے) ایک برتن سے غسل کرتے اور ہم دونوں ناپاک ہوتے اور آپ مجھ کو حکم دیتے پس میں تہبند باندھتی اور آپ اپنے جسم کو میرے جسم سے لگاتے (تہبند کے اوپر) اور میں حیض کی حالت میں ہوتی۔ اور آپ اعتکاف کی حالت

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں اپنا سر مسجد سے باہر نکال دیتے اور میں حیض کی حالت میں آپ کا سر دھوتی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی برتن میں بچا ہوا پانی (یا نیا پانی) دیتی اور اسی جگہ منہ لگا کر پیتے جس جگہ میں نے پیا تھا اور حالت حیض میں میں گوشت کی ہڈی چوستی پھر وہ ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیتی اور آپ بھی اسی جگہ سے اس ہڈی کو چوستے جہاں سے میں نے چوسا تھا۔ (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ جب میں حیض سے ہوتی، رسول اللہ علیہ وسلم میری گود میں تکیہ لگاتے اور پھر قرآن پڑھتے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِيْنِيَ الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِيْ يَدِكِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سے مجھ کو یہ حکم دیا کہ چھوٹا بوریا مجھ کو دیدو۔ میں نے عرض کیا کہ میں حیض سے ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ يَقْرَبْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَدْنُ مِنْهُ حَتَّى تَطْهُرَ - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی تو بستر سے بوریے پر آجاتی اور نہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُن کے قریب آتے اور نہ وہ قریب جاتیں ان کے جب تک کہ پاک نہ ہوتیں ۔ (ابوداؤد)

اَلْمُسْتَحَاضَةِ

مستحاضہ کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّي امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس کو خون آتا رہتا ہے پاک نہیں ہوتی کیا میں ایسی حالت میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، یہ خون تو ایک رگ کا خون ہے حیض کا خون نہیں ہے جس وقت تجھ کو حیض آئے نماز چھوڑ دے اور جب جاتا رہے تو اپنے خون کو دھو ڈال (یعنی غسل کر) اور پھر نماز پڑھ ۔ (بخاری و مسلم)

اَلصَّلٰوةُ

نماز کا بیان

جلدی نماز پڑھنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوْا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نماز پڑھتے تھے

يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

(آں حضرتؐ اور صحابہؓ) عشاء کی شفق کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک ۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے صبح کی اور (نماز پڑھ کر) عورتیں واپس ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے کوئی ان کو شناخت نہ کر سکتا تھا ۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللهُ تَعَالٰى (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز آخر وقت میں دوبار نہیں پڑھی، آخر عمر تک (ترمذی)

اَلْاَذَانُ

اذان کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا - (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم موذن سے شہادتین سنتے تو فرماتے اور میں بھی شہادت دیتا ہوں اور میں بھی شہادت دیتا ہوں ۔ (ابوداؤد)

اَلْمَسَاجِدُ وَمَوَاضِعُ الصَّلٰوةِ

مسجدوں اور نماز کے مقامات کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

علیہ وسلم نے اپنے مرضِ موت میں فرمایا خدا کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے محلّوں میں مسجدیں بنائیں، پاک و صاف رکھیں اور خوشبو لگائیں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

اَلسَّتْرُ

ستر ڈھانکنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ صَلٰوتِيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر میں نماز پڑھی جس کے کنارے دوسرے رنگ کے تھے یا کناروں پر دوسرا کام کیا ہوا تھا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا اس چادر کو ابی جہم (تاجر) کے حوالے کرکے اس سے انبجانیہ کی چادر لے آؤ۔ اس چادر نے مجھ کو نماز سے باز رکھا یعنی حضورِ قلب نصیب نہیں ہوا، (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے

اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ يَّفْتِنَنِيْ)

فرمایا میں نماز کے اندر اس کے نقش و نگار کو دیکھتا تھا اور اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ نماز کہیں خراب نہ ہو جائے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بالغہ عورت کی نماز بغیر اوڑھنی کے قبول نہیں کی جاتی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اَلسُّتْرَةُ

سُترہ کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان اس طرح لیٹی رہتی تھی جس طرح کہ جنازہ رکھا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت انس رضہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے مکان کے ایک گوشے میں پردہ ڈال رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پردہ کو ہمارے سامنے سے ہٹا لو۔ اس کی تصویریں نماز میں برابر میرے سامنے رہتی ہیں۔ (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ

ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں

بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِہٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُھُمَا قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَّیْسَ فِیْھَا مَصَابِیْحُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس طرح سوتی کہ میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی جانب ہوتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ میرے پاؤں کو دبا دیتے اور میں پاؤں کو سمیٹ لیتی اور جب آپ سجدہ کر کے کھڑے ہو جاتے تو میں پھر پاؤں پھیلا دیتی۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس زمانے میں گھروں میں چراغ نہ جلتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

صِفَۃُ الصَّلٰوۃِ

نماز کے اوصاف اور ارکان وغیرہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَکَانَ اِذَا رَکَعَ لَمْ یُشْخِصْ رَاْسَہٗ وَلَمْ یُصَوِّبْہُ وَلٰکِنْ بَیْنَ ذٰلِکَ وَکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا وَّکَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ السَّجْدَۃِ لَمْ یَسْجُدْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا وَّکَانَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو شروع کرتے تکبیر سے اور قرأت کو شروع کرتے الحمد سے اور جب رکوع کرتے تو سر کو اونچا رکھتے اور نہ پست بلکہ درمیانی حالت میں رکھتے اور جب رکوع سے سر کو اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ میں نہ جاتے جب تک ٹھیک نہ بیٹھ جاتے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھتے اور بیٹھنے کی حالت میں اپنے الٹے پاؤں کو بچھا لیتے اور سیدھے پاؤں کو کھڑا رکھتے۔ اور منع فرماتے آپ دونوں پاؤں پر بیٹھنے کو

یَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ التَّحِیَّۃَ وَکَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی وَکَانَ یَنْھٰی عَنْ عُقْبَۃِ الشَّیْطٰنِ وَیَنْھٰی اَنْ یَّفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَکَانَ یَخْتِمُ الصَّلٰوۃَ بِالتَّسْلِیْمِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

جس کو عقبہ شیطان کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں اس طرح زمین پر پھیلانے سے بھی منع فرماتے جس طرح درندے بچھاتے اور آپ نماز کو سلام پر ختم فرماتے۔ (مسلم)

مَا یُقْرَاُ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ

تکبیر تحریمہ کے بعد جو چیز پڑھی جائے اس کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ حَارِثَۃَ وَقَدْ تُکُلِّمَ فِیْہِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِہٖ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو کہتے، سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ! اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری، تیری تعریف کے ساتھ اور بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے بزرگی تیری اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ نے اس کو حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کیا، ترمذی نے کہا اس حدیث کو حارثہ سے ہم نہیں جانتے ان کے

حافظہ میں کلام کیا گیا ہے۔

الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلٰوةِ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ (رَوَاهُ النَّسَائِيُّ)

نماز میں قرآت کا بیان

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ اعراف کو پڑھا اور دونوں رکعتوں میں اس سورہ کو تقسیم کر دیا۔ (نسائی)

الرُّكُوْعِ

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رکوع کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ کہتے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ (یعنی اے اللہ! تو پاک ہے اے ہمارے رب! تیری پاکی بیان کرتے ہیں اے اللہ تو مجھ کو بخش دے) اور آپ اس عمل کو قرآن کے حکم کے موافق کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں یہ فرمایا کرتے تھے سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ (یعنی بہت پاک ہے نہایت پاک، فرشتوں کا پروردگار ہے اور روح (جبریل) کا۔ (مسلم)

السُّجُوْدِ وَفَضْلِهٖ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

سجدہ کی کیفیت اور فضیلت

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ پس میں نے آپ کو ڈھونڈا اور میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑے جب کہ آپ سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعہ تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کے ذریعہ تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ تیرے غصہ سے میں نہیں شمار کر سکتا تیری تعریف کو تو ایسا ہی ہے جیسا کہ تو نے اپنی تعریف کی ہے۔ (مسلم)

الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تشہد میں دعا پڑھنے کا بیان

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے تھے اور یہ کہتے

يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاءِ وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ (یعنی اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ قبر کے عذاب سے اور مسیح دجّال کے فتنہ سے، اور زندگی اور موت کے فتنہ سے، اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے) ایک شخص نے یہ دُعا سنکر آپ سے کہا۔ بہت تعجب کی بات ہے آپ کا قرض سے پناہ مانگنا۔ آپؐ نے فرمایا جب آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹی باتیں کرتا ہے اور وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

اَلذِّكْرُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

نماز کے بعد دُعا وغیرہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو اس دُعا کے پڑھنے کے بقدر بیٹھتے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (یعنی اے اللہ تو سالم ہے اور تجھ

تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

ہی سے سلامتی ہے، بابرکت ہے تو اے عظمت اور بخشش کے مالک۔ (مسلم)

مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

نماز میں ناجائز امور

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطٰنُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ اُچک لینا ہے کہ شیطان بندے کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے کہ کھانا سامنے ہونے پر نماز کامل نہیں ہوتی اور نہ اس وقت جب کہ دو خبیث دباؤ ڈال رہے ہوں (یعنی پاخانہ اور پیشاب)۔ (مسلم)

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

صفوں کو برابر کرنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ۔ (رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت نازل کرتے ہیں صفوں کی داہنی جانب والے لوگوں پر۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمیشہ ایک قوم پہلی صف سے پیچھے رہے گی یہانتک کہ پیچھے ڈال دے گا اللہ تعالےٰ اس کو دوزخ میں۔ (ابوداؤد)

الْإِمَامَةِ

امامت کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرہ میں نماز پڑھی اور لوگ حجرہ کے باہر آپ کی اقتدا کر رہے تھے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کا مرض سخت ہوگیا تو حضرت بلال رضؓ آپ کی خدمت میں نماز کی خبر دینے آئے آپ نے فرمایا ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکر رضؓ نے نماز پڑھائی (سترہ نمازیں) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور دو آدمیوں کے سہارے مسجد کی طرف چلے۔ آپ کے قدم ضعف سے ڈگمگا رہے تھے۔

الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

مسجد میں پہنچے پر حضرت ابوبکر رضؓ نے جو نماز پڑھا رہے تھے آپ کی آمد کو محسوس کیا اور پیچھے ہٹنے لگے تاکہ آپ مصلّے پر پہنچ کر نماز پڑھائیں آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہیں اور پیچھے نہ ہٹیں۔ پس حضورؐ آگے بڑھے اور ابوبکر رضؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ ابوبکر رضؓ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوبکر رضؓ رسُول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ ابوبکر رضؓ کی اقتدا کر رہے تھے۔ (بخاری ومسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُسْمِعُ أَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ

اور بخاری ومسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابوبکر رضؓ بلند آواز سے لوگوں کو تکبیر سُنا رہے تھے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ

حضرت عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا واقعہ مجھ کو نہ سنائیں گی۔ آپ نے فرمایا ہاں اس کے بعد حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ جب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت بڑھ گئی تو آپ نے پوچھا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی۔ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہؐ! وہ آپ کا

مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ
عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى
النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ
مَآءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ
فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ
فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ
أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ
يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ
فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَفَاقَ
فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ
يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ
يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ
فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُّصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ
إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا اچھا لگن (طشت) میں میرے لئے پانی بھرو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم نے پانی بھر دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ پھر جب آپ نے کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تو بے ہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد آپ کو ہوش آیا تو پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے کہا یا رسول اللہؐ نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا اچھا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے پانی رکھ دیا اور آپ نے غسل فرمایا۔ اور کھڑے ہونے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ آپ بے ہوش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کو ہوش ملا اور آپ نے پوچھا کیا لوگ نماز پڑھ چکے۔ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہؐ۔ آپ نے فرمایا لگن میں پانی رکھو۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ بیٹھے اور غسل فرمایا اور پھر کھڑے ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ بیہوش ہو گئے پھر آپ کو ہوش آیا اور پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کیا نہیں وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں یا رسول اللہؐ۔ اور لوگ اس وقت مسجد میں ٹھہرے ہوئے تھے اور عشاء کی نماز کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ
بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ
رَجُلًا رَّقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ
بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ أَنْتَ
أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ
تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ
فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ
رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ
لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ
بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْ بَكْرٍ
ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ فَقَالَ أَجْلِسَانِيْ
إِلٰى جَنْبِهٖ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ
أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ
فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ أَلَا أَعْرِضُ
عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ
عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

کا انتظار کر رہے تھے۔ بالآخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں جب یہ پیام حضرت ابوبکرؓ کو ملا اور قاصد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے تو حضرت ابوبکرؓ نے جو ایک نہایت رقیق القلب شخص تھے کہا۔ عمرؓ تم لوگوں کو نماز پڑھا دو۔ عمرؓ نے جواب دیا۔ آپ ہی اس کام کے لئے زیادہ موزوں ہو۔ چنانچہ ان ایام میں حضرت ابوبکرؓ نے نماز پڑھائی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض میں کچھ تخفیف محسوس کی اور آپ دو شخصوں کے درمیان گھر سے باہر آئے جن میں سے ایک عباسؓ تھے، (اور دوسرے حضرت علیؓ) اور ظہر کی نماز کا وقت تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے پس جب ابوبکرؓ نے محسوس کیا کہ حضور تشریف لا رہے ہیں تو وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے حکم دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور پیچھے نہ ہٹو۔ پھر ان لوگوں کو جو آپ کو لائے تھے حکم دیا کہ وہ آپ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیں۔ چنانچہ انھوں نے آپ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دیا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

اور آپ بیٹھے رہے۔ اس حدیث کے راوی عبیداللہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ سے اس واقعہ کو سُنکر میں عبداللہ بن عباس رضہ کے پاس گیا اور اُن سے کہا کہ میں تمہارے سامنے وہ حدیث بیان نہ کروں جو مجھ سے حضرت عائشہ رضہ نے بیان کی ہے یعنی حضورؐ کی بیماری کے متعلق۔ ابن عباس رضہ نے کہا اچھا بیان کرو۔ پس میں نے وہ حدیث بیان کی اور انھوں نے بیان کے کسی جزو سے انکار نہیں کیا۔ البتہ انھوں نے یہ کہا کہ حضرت عائشہ رضہ نے اس شخص کا کیا نام بتایا تھا جو عباس رضہ کے ساتھ تھا۔ میں نے کہا انھوں نے نام نہیں بتلایا تھا۔ ابن عباس رضہ نے کہا وہ حضرت علی رضہ تھے[1] (بخاری و مسلم)

اَلسُّنَنُ وَفَضَائِلُهَا
سنتوں کا بیان اور فضائل!

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نوافل یا سب سے زیادہ حفاظت صبح کی دو[2] سنتوں کی فرماتے تھے (یعنی ان کو ہمیشہ پڑھتے تھے)۔ (بخاری و مسلم)

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے اس لئے نام نہیں لیا کہ اُس جانب بالترتیب کئی افراد حضورؐ کو سہارا دینے میں شریک ہوتے تھے۔ یعنی حضرت علی رضہ، حضرت فضل بن عباس رضہ اور حضرت اُسامہ رضہ بن زید۔

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو[2] سنتیں دُنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہیں۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مغرب کے بعد بیس[20] رکعت نماز پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بناتا ہے۔ (ترمذی)

وَعَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز پڑھ کر ہمیشہ میرے ہاں آتے اور چار یا چھ رکعت نماز پڑھتے۔ (ابو داؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَتْ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نہیں ترک کیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد دو[2] رکعتیں کبھی میرے گھر میں (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضہ نے کہا کہ قسم

وَالَّذِیْ ذَھَبَ بِہٖ مَا تَرَکَھُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ۔

ہے اس ذات کی جس نے حضورؐ کی رُوح قبض کی کہ نہیں ترک کیا آپ نے ان دونوں رکعتوں کو جب تک کہ وفات پائی۔

صَلٰوۃِ اللَّیْلِ

رات کی نماز کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ فَیَسْجُدُ السَّجْدَۃَ مِنْ ذٰلِکَ قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَہُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَۃِ فَیَخْرُجُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کے بعد فجر تک کے درمیانی وقت میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے اور ہر دُو رکعتوں پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر کی اسی میں شامل کر لیتے (یعنی گیارھویں رکعت) اور وتر کی اس رکعت میں اتنا لمبا سجدہ کرتے جتنی دیر میں کوئی پچاس آیتیں پڑھے۔ پھر جب مؤذن فجر کی اذان سے فارغ ہوتا اور صبح کی روشنی پھیل جاتی تو آپ کھڑے ہو جاتے اور دُو ہلکی رکعتیں (فجر کی سنتیں) پڑھتے پھر اپنی کروٹ پر لیٹ جاتے۔ یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس نماز کی تکبیر کہنے کی اجازت حاصل کرنے آتا اور آپ نماز کو تشریف لے جاتے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دُو سنتیں پڑھ چکتے تو (میری طرف متوجہ ہوتے) اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے اور میں سوتی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے۔ (مسلم)

وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو سُنتیں پڑھ چکتے تو داہنی کروٹ پر لیٹ جاتے (یعنی قبلہ رُخ)۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ عَشَرَۃَ رَکْعَۃً مِّنْھَا الْوِتْرُ وَرَکْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے جن میں وتر بھی شامل تھے اور دُو رکعتیں فجر کی سُنتیں بھی۔ (مسلم)

وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَّاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً سِوٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضؓ سے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا سوال کیا (یعنی آپ کتنی رکعتیں پڑھتے تھے) حضرت عائشہ نے جواب دیا کبھی سات رکعتیں کبھی نو اور کبھی گیارہ، علاوہ فجر کی سنتوں کے۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ لِیُصَلِّیَ افْتَتَحَ صَلٰوتَہٗ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے اُٹھتے تو پہلے دُو رکعتیں پڑھتے۔ (مُسلم)

بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب (آخری عمر میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ کی اکثر نفل نماز بیٹھ کر پڑھی جاتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یعنی اے اللہ تعالیٰ! اے جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار، اے پیدا کرنے والے آسمان اور زمین کے، اے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو ہی فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اپنے بندوں کے درمیان اس چیز میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں میری رہنمائی کر اس چیز میں جس میں اختلاف کیا گیا ہے امرِ حق

سے، تو ہی ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے راستہ کی طرف۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو یہ کہتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (یعنی اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری تعریف کے ساتھ اور بخشش چاہتا ہوں اپنے گناہوں کی اور تجھ سے تیری رحمت کا خواستگار ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ میرے دل میں کجی پیدا نہ ہونے دے ہدایت عطا فرمانے کے بعد اور اپنے پاس سے میرے لئے رحمت عطا فرما۔ تو ہی بہت بخشنے والا ہے) (ابوداؤد)

وَعَنْ شَرِيْقِ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

شریق الہوزنی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تھے تو

وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ۔

(رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ)

(عبادت کو) کس چیز سے شروع کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ تم نے مجھ سے (وہ) بات پوچھی ہے جو آج تک کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کی) آپ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس مرتبہ اللہ اکبر کہتے، دس مرتبہ الحمد للہ کہتے، دس مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے، دس بار سبحان الملک القدوس کہتے، اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہتے اور دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہتے پھر یہ کہتے اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ دس مرتبہ، اس کے بعد نماز (تہجد) پڑھتے (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَإِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتدائی رات میں سوتے اور آخری رات میں بیدار رہتے۔ پھر اگر آپ کو اپنی بیوی کے پاس رہنے کی ضرورت ہوتی تو اپنی ضرورت کو پورا کرتے اور پھر سو رہتے اور پہلی اذان کے وقت اگر آپ ناپاک ہوتے تو اُٹھتے اور غسل فرماتے اور ناپاک نہ ہوتے تو وضو کرتے اور پھر دو رکعت نماز پڑھتے۔

(بخاری ومسلم)

اَلْقَصْدُ فِي الْعَمَلِ

اعمال میں میانہ روی کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کہ کر سکو (یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو) اس لئے کہ خداوند تعالےٰ (ثواب دینے میں) ملول نہیں ہوتا جب تک کہ تم ملول نہ ہو (یعنی تنگ آکر نہ چھوڑ دو) (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهٗ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نماز میں اونگھنے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ سو رہے یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے اس لئے کہ اونگھتے ہوئے نماز پڑھنے کی حالت میں وہ یہ نہیں سمجھتا کہ کیا کہہ رہا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مغفرت کا طالب ہو اور اس کی زبان سے بددعا نکل جائے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ

مسروق رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضؓ

عَائِشَةَ اَیُّ الْعَمَلِ كَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّآئِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ كَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ كَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل بہت پسند تھا؟ انھوں نے کہا وہ عمل جو ہمیشہ کیا جائے۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو تہجد کے لئے کس وقت اُٹھتے تھے۔ انھوں نے کہا اس وقت جب کہ مُرغ کی آواز سُنتے۔ (بخاری و مُسلم)

اَلْوِتْرُ

وتر کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَۃَ رَكْعَةً یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ[۱۳] رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سے پانچ رکعتوں میں وتر پڑھتے تھے اور ان کے درمیان صرف آخری رکعت پر تشہد کے لئے بیٹھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَ اَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ وَانْتَھٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے ہیں (یعنی ابتدائی رات، درمیان اور آخری شب میں بھی) اور آپ کے وتر کی انتہا رات کا آخری چھٹا حصہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَرَأَیْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

غضیف بن حارث رضہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل جنابت کرتے دیکھا ہے

كَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِہٖ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِہٖ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اٰخِرِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً قُلْتُ كَانَ یَجْھَرُ بِالْقِرَاءَةِ اَمْ یَخْفُتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَھَرَ بِہٖ رُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰہُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَخِیْرَ)

آپ فوراً شروع رات ہی میں غسل فرمالیا کرتے تھے یا رات کے آخر میں حضرت عائشہ رضہ نے جواب دیا اکثر تو آپ شروع رات ہی میں غسل فرمالیا کرتے تھے اور اکثر اوقات رات کے آخر میں بھی نہاتے تھے۔ میں نے کہا اللّٰہُ اَكْبَرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً (یعنی اللہ اکبر ساری تعریفیں خدا ہی کے لئے ہیں جس نے امرِ دین میں کشادگی عطا فرمائی ہے) پھر میں نے پوچھا۔ آپ وتر شروع رات میں پڑھتے تھے یا آخر رات میں۔ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا۔ اکثر شروع رات میں بھی پڑھتے تھے اور اکثر آخر رات میں بھی۔ میں نے کہا اللّٰہُ اَكْبَرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔ پھر میں نے پوچھا۔ تہجد کی نماز میں آپ آہستہ قرأت کرتے تھے یا بلند آواز سے؟ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا اکثر بلند آواز اور اکثر آہستہ۔ میں نے کہا اللّٰہُ اَكْبَرُ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَةً۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ

عبد اللہ ابی قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ رسول اللہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ وَّلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ)

صلے اللہ علیہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے ؟ آپ نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے چار رکعتوں کے اور تین رکعتوں کے (یعنی سات رکعت) اور چھ اور تین کے (نو رکعت) اور آپ نے کبھی سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر نہیں پڑھے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّالْمُعَوَّذَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤدَ. وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْمُعَوَّذَتَيْنِ

عبدالعزیز بن جریج کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وتر میں کونسی سورت پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضہ نے فرمایا آپ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پڑھتے تھے ؛ دوسری میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ (ترمذی، ابوداود، نسائی)

نسائی نے اسے عبدالرحمٰن رضہ بن ابزیٰ سے روایت کیا ہے، احمد نے ابی رضہ بن کعب سے اور دارمی نے ابن عباس رضہ سے لیکن ان دونوں نے معوذتین کا ذکر نہیں کیا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھے بیٹھے قرأت کرتے۔ پس جب قرأت میں تیس چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور آیتوں کو جو رہ گئی تھیں پڑھتے پھر رکوع میں جاتے اور پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَاُ فِيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی ایک رکعت پڑھتے تھے اور اس کے بعد دو رکعتیں اور پڑھتے تھے بیٹھ کر جن میں قرآن مجید پڑھتے تھے۔ پس جب آپ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ (ابن ماجہ)

قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ماہِ رمضان کی عبادت کا بیان!

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز رات کو میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا۔ ناگہاں میں نے دیکھا کہ آپ بقیع میں ہیں۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ تم ڈرتی تھیں کہ خدا اور اس کا رسول تم پر زیادتی کرے گا۔ عائشہ رضہ نے عرض کیا

نسائك فقال ان الله تعالیٰ ینزل لیلة النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب۔ (رواہ الترمذی وابن ماجة۔ وزاد رزین ممن استحق النار وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یضعف هذا الحدیث)

یارسول اللہؐ میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ اپنی بعض بیویوں کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا خداوند تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو آسمانِ دُنیا پر نزول فرما ہوتا اور بخشتا ہے قبیلہ بنو کلب کی بکریوں کے ریوڑ کے بالوں سے زیادہ۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ اور رزین نے اس حدیث میں یہ الفاظ زیادہ کئے ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کے گناہوں کو بخشتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہیں۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے بخاریؒ سے سُنا ہے وہ اس حدیث کو ضعیف فرماتے تھے)

وعن عائشة ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال هل تدرین ما فی هذه اللیلة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت ما فیها یا رسول الله فقال فیها ان یکتب کل مولود من بنی آدم فی هذه السنة و فیها ان یکتب کل هالك من بنی آدم فی هذه السنة وفیها

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس رات میں کیا واقعہ ہوتا ہے یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ اس میں کیا ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس میں یہ ہوتا ہے کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے اور اسی رات میں لکھا جاتا ہے وہ شخص جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے اور اسی رات

ترفع اعمالهم وفیها تنزل ارزاقهم فقالت یا رسول الله ما من احد یدخل الجنة الا برحمة الله تعالیٰ فقال ما من احد یدخل الجنة الا برحمة الله تعالیٰ ثلثا قلت ولا انت یا رسول الله فوضع یده علی هامته فقال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه برحمته یقولها ثلث مرات۔ (رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر)

میں اُٹھائے جاتے ہیں اعمال آسمان پر اور اسی سال میں نازل کئے جاتے ہیں بندوں کے رزق، عائشہؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپ نے فرمایا کوئی شخص خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہؐ کیا آپ بھی نہیں (یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا" اور میں بھی" خدا کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ خدا تم اپنے فضل و کرم کے سایۂ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (بیہقی در دعوات کبیر)

صلوٰة الضحیٰ

اشراق اور چاشت کی نمازوں کا بیان

وعن معاذة قالت سالت عائشة کم کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی صلوٰة الضحیٰ قالت اربع رکعات ویزید ما شاء الله۔ (رواه مسلم)

معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا چار رکعتیں اور اس سے بھی زیادہ جس قدر اللہ چاہتا۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِيْ اَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ وہ چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اگر میرے ماں باپ بھی زندہ ہوجائیں تو میں ان کو ترک نہ کروں۔ (مالک)

صَلٰوةِ السَّفَرِ

نمازِ سفر کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر طرح کیا ہے یعنی نماز میں قصر بھی کیا ہے اور پوری بھی پڑھی ہے۔ (شرح السنۃ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْاُوْلٰى قَالَ الزُّهْرِيُّ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ قَالَ تَاَوَّلَتْ كَمَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ابتدا میں ۲ دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو چار رکعت نماز فرض کی گئی اور سفر میں بدستور دو ہی رکعت رکھی گئی۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہؒ سے کہا۔ عائشہ رضؓ کا کیا حال ہے کہ وہ سفر میں پوری نماز پڑھتی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ بھی حضرت عثمان رضؓ کی طرح قصر اور اتمام دونوں کو جائز سمجھتی ہیں۔ (بخاری ومسلم)

صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

عیدَین کی نماز کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ منٰے کے دنوں میں ان کے پاس آئے (جن ایام میں حجاج منٰے میں قیام کرتے ہیں) اُس وقت ان کے پاس انصار کی ۲ دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی دف بجا رہی تھیں اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بُعاث کی لڑائی کے دن کہے تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس وقت کپڑا ڈھانکے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضؓ نے ان لڑکیوں کو ڈانٹا (یعنی گانے اور بجانے سے منع کیا) یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا ابوبکر رضؓ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو یہ عید کا دن ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ' اے ابوبکر رضؓ! ہر قوم میں عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْاُضْحِيَّةُ

قُربانی کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَاُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ يَا عَائِشَةُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا دُنبہ لانے کا حکم دیا جس کے سر پر سینگ ہوں۔ وہ سیاہی میں چلتا ہو (یعنی پاؤں سیاہ ہوں) اور سیاہی میں بیٹھتا ہو (یعنی پیٹ اور سینہ کالا ہو) اور سیاہی

هٰذِهِ الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ - (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

میں دیکھتا ہو (یعنی آنکھوں کا حلقہ سیاہ ہو) پس ایسا ہی دنبہ آپ کی قربانی کے لئے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے عائشہ رضؓ چھری لے آو۔ پھر آپ نے فرمایا پتھر پر چھری کو تیز کر لو۔ اس کے بعد آپ نے چھری کو ہاتھ میں لیا، دُنبہ کو لٹایا اور پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ کہہ کر اس کو ذبح کر دیا (مسلم)

صَلٰوةُ الْخُسُوْفِ

نمازِ خسوف کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا پس آپ نے ایک اعلان کرنے والے شخص کو روانہ فرمایا جو اِن الفاظ میں اعلان کرتا تھا "نماز تیار ہے" (پھر جب آدمی کافی جمع ہو گئے تو) آپ آگے بڑھے اور ۲ دو رکعتیں پڑھائیں جن میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کوئی رکوع اور سجدہ اتنا طویل نہیں کیا جتنا کہ اس نماز میں کیا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قرارت کی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ نے بھی ابن عباسؓ کی مذکورہ بالا حدیث بیان کی ہے اور پھر یہ بیان کیا ہے کہ اس کے بعد آپ نے سجدہ کیا اور طویل سجدہ کیا پھر نماز کو ختم کر دیا اور سورج روشن ہو گیا پھر آپ نے لوگوں کے سامنے خطبہ دیا۔ اوّل خدا کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا سورج اور چاند خدا کی ۲ دو نشانیاں ہیں نہ تو کسی کی موت سے ان میں گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کے پیدا ہونے سے، پس جب تم گرہن کو دیکھو تو خدا سے دُعا کرو تکبیر کہو نماز پڑھو اور خیرات کرو۔ پھر آپ نے فرمایا اے اُمتِ محمدؐ قسم ہے خدا کی کہ خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں اس امر پر کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے اُمتِ محمدؐ قسم ہے خدا کی اگر معلوم ہو جائے تم کو وہ چیز جو میرے علم میں ہے تو تم بہت کم ہنسو اور روؤ زیادہ۔ (بخاری و مسلم)

صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بارش نہ ہونے

عليه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له في المصلى و وعد الناس يوما يخرجون فيه قالت عائشة فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حين بدا حاجب الشمس فقعد على المنبر فكبر وحمد الله ثم قال انكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنكم وقد امركم الله ان تدعوه وعدكم ان يستجيب لكم ثم قال الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين ثم رفع يديه فلم يترك الرفع حتى بدا بياض ابطيه ثم حول

کی شکایت کی۔ پس آپ نے عیدگاہ میں منبر رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ عیدگاہ میں منبر رکھا گیا اور لوگوں سے وعدہ لیا کہ وہ ایک روز عیدگاہ چلیں۔ عائشہ کا بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز آفتاب کا کنارہ نکلتے ہی عیدگاہ تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ اکبر کہا۔ پھر خدا کی حمد وثنا کی اور اس کے بعد فرمایا۔ تم نے اپنے شہروں میں بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے۔ خدا نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا مانگو اور اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا۔ پھر آپ نے یہ دعا کی: الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين لا اله الا الله يفعل ما يريد اللهم انت الله لا اله الا انت الغني ونحن الفقراء انزل علينا الغيث واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الى حين۔ (یعنی تمام تعریف خدا کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے پروا ہے اور ہم

الى الناس ظهره وقلب او حول رداءه وهو رافع يديه ثم اقبل على الناس و نزل فصلى ركعتين فانشا الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت باذن الله فلم يات مسجده حتى سالت السيول فلما راى سرعتهم الى الكن ضحك حتى بدت نواجذه فقال اشهد ان الله على كل شيء قدير واني عبد الله ورسوله۔

(رواه ابوداود)

فقیر ہیں۔ ہم پر بارش نازل کر اور جو چیز کہ تو نازل کرے اس کو ہماری قوت اور فائدہ کا سبب بنا کہ دیر تک اس سے فائدہ اٹھائیں) اس کے بعد آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دیر تک اٹھاتے رہے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر اپنی پشت کو لوگوں کی طرف پھیرا اور چادر الٹ پھیر کی، آپ کے ہاتھ اب بھی بلند تھے۔ پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نے ابر کو پھر بجلی چمکی اور کڑکی اور اس کے بعد خدا کے حکم سے بارش شروع ہو گئی۔ آپ مسجد تک بھی واپس نہ آئے تھے کہ نالے بہہ نکلے۔ پس آپ نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ دیواروں اور مکانوں کی پناہ ڈھونڈنے میں جلدی کر رہے ہیں تو آپ مسکرائے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں اور پھر فرمایا اشهد ان الله على كل شيء قدير۔ (یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے) اور میں خدا کا بندہ اور رسول ہوں۔

(ابوداؤد)

الرِّیَاح

ہواؤں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَاحِکًا حَتّٰی أَرٰی مِنْہُ لَھَوَاتِہٖ إِنَّمَا کَانَ یَتَبَسَّمُ فَکَانَ إِذَا رَأٰی غَیْمًا أَوْ رِیْحًا عُرِفَ فِیْ وَجْھِہٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی زور سے ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ جب کبھی ہنستے تو مسکرا دیتے تھے اور جب آپ ابر کو دیکھتے یا تیز ہوا کو تو آپ کا چہرہ متغیر ہو جاتا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّیْحُ قَالَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِہٖ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِہٖ وَإِذَا تَخَیَّلَتِ السَّمَآءُ تَغَیَّرَ لَوْنُہٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّیَ عَنْہُ فَعَرَفَتْ ذٰلِکَ عَائِشَۃُ فَسَأَلَتْہُ فَقَالَ لَعَلَّہٗ یَا عَائِشَۃُ کَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا رَأَوْہُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِیَتِھِمْ قَالُوْا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَقُوْلُ إِذَا رَأَی الْمَطَرَ رَحْمَۃً۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ جب سخت تیز ہوا چلتی تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے: اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا أُرْسِلَتْ وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا (الاٰخرۃ) أُرْسِلَتْ بِہٖ۔ (یعنی اے اللہ! میں تجھ سے اس (ہوا) کی بھلائی مانگتا ہوں اور بھلائی اس چیز کی جو اس میں ہے (یعنی ہوا کے جو فائدے ہیں) اور بھلائی اس کی جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے اور اس چیز کی برائی سے جس کے لئے ہوا بھیجی گئی ہے اور جب آسمان پر ابر ہوتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا اور اضطراب کی حالت میں کبھی گھر کے اندر داخل ہوتے اور کبھی باہر نکل آتے۔ کبھی ادھر جاتے اور کبھی اُدھر پس جب بارش ہونے لگتی تو آپ کا اضطراب دُور ہو جاتا۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضہ نے آپ کے اس تغیر کو محسوس کیا اور اس کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا عائشہ! ممکن ہے یہ ابر ایسا ہی ہو جس کی نسبت قومِ عاد نے کہا تھا (یعنی جب انھوں نے ابر کو اپنے نالوں اور وادیوں کے سامنے پایا تو کہا ھٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا (یعنی یہ ابر ہے جو ہم پر برسے گا)

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبْصَرْنَا شَیْئًا مِّنَ السَّمَآءِ تَعْنِی السَّحَابَ تَرَکَ عَمَلَہٗ وَاسْتَقْبَلَہٗ وَقَالَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ فَإِنْ کَشَفَہُ اللّٰہُ حَمِدَ اللّٰہَ وَإِنْ مَطَرَتْ قَالَ اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَافِعًا۔ (رَوَاہُ أَبُوْدَاؤدَ وَالنَّسَائِیُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر ابر دیکھتے تو کام چھوڑ دیتے اور ابر کی جانب متوجہ ہو کر کہتے: اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ (یعنی اے اللہ! میں تیرے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو اس کے اندر ہے) پس اگر اللہ تعالیٰ اس ابر کو صاف کر دیتا تو خدا تعالےٰ کی حمد و ثنا کرتے۔ اور بارش شروع ہو جاتی تو فرماتے اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَّافِعًا۔ (یعنی اے اللہ! نفع پہنچانے والا پانی)

وَابْنُ مَاجَةَ وَالشَّافِعِيُّ وَ لِلَّفْظُ لَهٗ) (ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ شافعی)

عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

بیمار کی مزاج پرسی اور بیماری کے ثواب کا بیانُ!

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ہم میں سے جب کوئی شخص بیمار ہوتا تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنا سیدھا ہاتھ اس پر پھیرتے اور فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا (یعنی اے لوگوں کے پروردگار! بیماری کو دور کردے اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ نہیں ہے شفا مگر شفا (تو صرف) تیری (جانب سے ہے) ایسی شفا جو نہ چھوڑے کسی بیماری کو)۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا شْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بدن کی کسی چیز کی شکایت کرتا (یعنی درد یا بیماری وغیرہ کی یا اس کے جسم میں پھوڑا یا زخم ہوتا) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی اٹھا کر فرماتے بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا۔ یعنی برکت حاصل کرتا ہوں میں خدا کے نام سے۔ ہماری زمین کی یہ مٹی ہمارے بعض آدمیوں کے لعابِ دہن سے آلودہ ہے، شفا دیا جاتے ہمارا بیمار ہمارے پروردگار کے حکم سے (رسول اللہ کا قاعدہ تھا کہ لعابِ دہن سے انگشتِ شہادت کو آلودہ کرکے زمین پر رکھتے اور لعاب میں مٹی کو آمیز کرکے بیمار کے درد، پھوڑے یا زخم پر رکھ دیتے اور یہ دعا کرتے) (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو قل اعوذ برب الناس، قل اعوذ برب الفلق پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور جسم پر ہاتھ پھیرتے جہاں تک آپ کا ہاتھ پہنچتا۔ پس آپ جب اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ نے وفات پائی تو ان دونوں سورتوں کو پڑھ پڑھ کر میں آپ کے ہاتھوں پر دم کرتی پھر آپ کے ہاتھوں کو آپ کے جسم پر پھیرتی۔ (بخاری ومسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَتْ

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ۔

کہ حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ گھر کے آدمیوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ اس پر یہ دونوں سورتیں پڑھ کر دم کرتے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا الْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے کسی کی بیماری کو اتنا سخت نہیں پایا جتنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کو۔
(بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری گود میں وفات پائی۔ اس لئے اب میں کسی کی موت کی سختی کو برا نہیں جانتی (حضرت عائشہ رضہ کا خیال تھا کہ موت کی سختی گناہوں کے سبب سے ہوتی ہے لیکن جب انھوں نے آنحضرتؐ کی موت کی سختی کو دیکھا تو یہ خیال ترک کر دیا۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ۔
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہوسکے تو خدائے تعالیٰ اس کو غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ گناہوں کا کفارہ ہوسکے۔
(احمد)

اَلْمَشْيُ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلٰوةِ عَلَيْهَا

جنازہ کے ساتھ جانے اور نماز پڑھنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت جو سو کی تعداد تک پہنچ جائے نماز پڑھے اور جماعت میت کے لئے خدا سے سفارش کرے تو اس کی سفارش کی جاتی ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردوں کو بُرا نہ کہو اس لئے اس لئے کہ جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کی جزا و سزا کو پہنچ چکے۔ (بخاری)

غُسْلُ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنُهٗ

میّت کو غسل اور کفن دینے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے اور روئی کے تھے ان کپڑوں میں کرتا اور عمامہ نہ تھا۔
(مسلم)

دَفْنُ الْمَيِّتِ

میّت کو دفن کرنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا۔ (رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

علیہ وسلم نے فرمایا کہ مُردے کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیساکہ زندہ انسان کی ہڈی کا توڑنا۔ (مالک۔ ابوداود۔ ابنِ ماجہ)

اَلْبُكَاءُ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر رونے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَاءِرِ الْبَابِ تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهٗ فَقَالَ اِنْهَهُنَّ فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمْتُ اَنَّهٗ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب ابنِ حارثہ رضؓ جعفر رضؓ اور ابنِ رواحہ رضؓ کی شہادت کی خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی (یہ سب حضراتِ کرامؓ سریۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے) تو آپ مسجد میں بیٹھ گئے اور آپ کے چہرۂ مبارک پر غم والم کے آثار نمایاں ہو گئے اور میں دروازہ کے سوراخوں سے گھر کے اندر بیٹھی ہوئی آپ کی حالت دیکھ رہی تھی ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ حضرت جعفر رضؓ کے گھر کی عورتیں ایسا اور ایسا کر رہی ہیں (یعنی ان کے رونے کا ذکر کیا) آپ نے اس کو حکم دیا کہ ان کو رونے سے منع کرے۔ وہ شخص چلا گیا اور پھر دوبارہ حاضر ہو کر کہا۔ وہ باز نہیں آتیں۔ آپ نے فرمایا اُن کو منع کرو۔ وہ چلا گیا اور پھر واپس آکر کہا۔ قسم ہے خدا کی یا رسول اللہؐ وہ ہم پر غالب آگئیں (یعنی انھوں نے ہماری ممانعت

وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کی پرواہ نہ کی) حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میرا خیال ہے اس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ان کے مُنہ میں خاک ڈال دے حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے اپنے دل میں اس شخص کے بارے میں کہا خدا تیری ناک خاک آلودہ کرے۔ تجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اس پر تو نے کیوں عمل نہیں کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں رنج پہنچایا۔ (بخاری ومسلم)

زِيَارَةُ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کرنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جس رات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں قیام فرماتے تو آخر شب میں اُٹھ کر مدینہ کے قبرستان میں تشریف لے جاتے اور فرماتے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ۔ (یعنی سلامتی ہو تم پر اے قومِ مومنین اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا کل کا (یعنی قیامت کے دن کا) اور تم کو ایک مدتِ معین تک مہلت دی

لِأَهْلِ بَقِيعِ الْغَرْقَدِ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

گئی۔ اور ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تمہارے
پاس آنے والے ہیں۔ اے اللہ تعالیٰ بقیع غرقد
والوں کو بخش دے۔) (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ أَقُولُ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَعْنِي فِي زِيَارَةِ
الْقُبُورِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلٰى
أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ
الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ
وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُونَ
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت
کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو
اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ
وَالْمُسْتَأْخِرِينَ وَإِنَّا إِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
لَلَاحِقُونَ۔ (یعنی سلامتی ہو مومن اور مسلمان
گھر والوں پر اور رحم کرے اللہ ہم سے پہلے جانے
والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر اور ہم بھی اگر
اللہ نے چاہا تم سے آکر ملنے وا[illegible] ہیں۔ مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِي فِيهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَإِنِّي وَاضِعٌ ثَوْبِي وَأَقُولُ إِنَّمَا
هُوَ زَوْجِي وَأَبِي فَلَمَّا دُفِنَ
عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ
إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِي
حَيَاءً مِنْ عُمَرَ رض (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں اس حجرے
میں جایا کرتی تھی جس میں رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم مدفون ہیں اور میں اپنے کپڑے (یعنی
چادر وغیرہ) کو اتار کر رکھ دیتی اور دل
میں کہتی کہ یہ میرے شوہر دفن ہیں (یعنی
آں حضرتؐ) اور یہ میرے باپ (حضرت ابوبکر
ہیں ان سے شرم وحجاب کیا) پھر جب حضرت
عمر رضؓ کو اس حجرے میں دفن کیا گیا تو قسم ہے

خدا کی میں کبھی حجرے میں داخل نہیں ہوئی
مگر اس حال میں کہ اپنے جسم پر کپڑے لپیٹے
ہوئے ہوتی حضرت عمرؓ سے حیا کے سبب (احمد)

الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَا خَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا
قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ۔ (رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ وَالْحُمَيْدِيُّ
وَزَادَ قَالَ يَكُونُ قَدْ وَجَبَ
عَلَيْكَ صَدَقَةٌ فَلَا تُخْرِجُهَا
فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ وَقَدِ
احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرٰى تَعَلُّقَ الزَّكٰوةِ
بِالْعَيْنِ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَ
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
عَنْ أَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ بِإِسْنَادِهِ
إِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي
خَالَطَتْ تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ
يَأْخُذُ الزَّكٰوةَ وَهُوَ مُوسِرٌ
أَوْ غَنِيٌّ وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جس مال
میں زکوٰۃ مخلوط ہو جاتی ہے (یعنی زکوٰۃ اس میں
سے نکالی نہیں جاتی بلکہ اسی میں مخلوط رہنے دی
جاتی ہے تو وہ مال ضائع ہو جاتا ہے۔
شافعی۔ بخاری اور حمیدی نے اس روایت
میں یہ اور لکھا ہے کہ واجب ہو جاتی ہے
تجھ پر زکوٰۃ اور تو اس کو نہیں نکالتا بس
حرام، حلال کو ضائع کر دیتا ہے) اور یہ
حدیث دلیل ہے ان لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ
کو عین کے ساتھ متعلق ہونے کے قائل ہیں
اور اسی طرح منتقی میں۔ اور بیہقی نے
شعب الایمان میں احمد بن حنبلؒ سے روایت
کیا۔ جس کی اسناد حضرت عائشہ رضؓ تک
پہنچی ہے اور احمد نے لفظ خالطت کی تفسیر
یہ بیان کی کہ وہ شخص زکوٰۃ لیتا ہو حالانکہ

وہ خود زکوٰۃ ادا کرنے کا اہل ہو یا غنی ہو، حالانکہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدٍ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضہ کو خیبر کے یہود کی طرف بھیجا کرتے تھے اور کھجوروں کی مقدار کا اس وقت اندازہ کرتے تھے جبکہ ان میں شیرینی پیدا ہوجاتی تھی لیکن وہ کھانے کے قابل نہیں ہوتی تھیں (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ بریرہ رضہ (حضرت عائشہ رضہ کی لونڈی) کے متعلق تین شرعی احکام وارد ہوئے۔ ایک تو یہ کہ اس کو آزاد کیا گیا اور اختیار دیا گیا کہ وہ اپنے شوہر کو قائم و باقی رکھے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لونڈی کی میراث اس شخص کے لئے ہے جو اس کو آزاد کرے اور (تیسرا حکم یہ ہے کہ) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے (اور دیکھا کہ) گوشت کی ہانڈی خوب جوش میں ہے۔ پھر آپ کے لئے روٹی اور گھر کا سالن لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کیا ہانڈی نہیں پک رہی تھی جس میں گوشت تھا۔ عرض کیا ہاں لیکن وہ گوشت صدقہ کا ہے جو بریرہ رضہ کو دیا گیا ہے اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہیں۔ حضور صہ نے فرمایا یہ گوشت بریرہ رضہ کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرمالیا کرتے اور اس کا بدلہ دیا کرتے تھے۔ (بخاری)

كَرَاهِيَةُ الْإِمْسَاكِ

بخل کی کراہت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةَ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوْقًا بِهِ زَيْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپ سے عرض کیا کہ ہم میں سے کون آپ سے جلد ملیگا (یعنی آپ کی وفات کے ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ سے ملے گی) آپ نے فرمایا تم میں سے جس کے ہاتھ سب سے بڑے ہوں۔ یہ سُنکر آپ کی بیویوں نے ایک سرکنڈا یا لکڑی لی اور ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ جناب سودہ رضہ کے سب سے بڑے ہاتھ تھے لیکن بعد میں ہم کو معلوم ہوا کہ آپ کی مُراد لمبے ہاتھوں سے صدقہ و خیرات کرنا تھا اور ہم میں پہلے حضرت زینب رضہ کا انتقال ہوا جو بہت خیرات کرتی تھیں۔ (بخاری)

وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُكُنَّ لُحُوقًا بِي أَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ أَطْوَلُنَا يَدًا زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے کہا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں مجھ سے جلد ملنے والی لمبے ہاتھوں والی ہے حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ بیویوں نے ہاتھوں کو ناپنا شروع کیا کہ کون ہے جس کے ہاتھ بڑے ہیں چنانچہ ہم میں سے حضرت زینب کے ہاتھ بڑے تھے اس لئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے سب کام کاج کرتیں اور خیرات کرتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيرَ أَوْ سَبْعَةٌ فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ لَوْ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے زمانہ میں میرے پاس آپ کے چھ یا سات دینار تھے (اشرفیاں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں لیکن آپ کے درد یا بیماری نے مجھ کو مشغول رکھا اور میں ان کو تقسیم نہ کر سکی اس کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ وہ چھ یا سات اشرفیاں کیا ہوئیں؟ میں نے عرض کیا آپ کی بیماری کی مشغولیت کے سبب میں ان کو تقسیم نہ کر سکی۔ پھر آپ نے ان اشرفیوں کو طلب فرمایا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا۔

عِنْدَهُ۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کیا اللہ تعالیٰ کے نبی کا یہ خیال ہے کہ وہ خدائے عزوجل سے ملاقات کرے اس حال میں کہ یہ اشرفیاں اس کے پاس ہوں۔ (احمد)

فَضْلُ الصَّدَقَةِ

خیرات اور صدقہ کی فضیلت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلٰثِمِائَةِ مَفْصِلٍ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ شَوْكَةً أَوْ عَظْمًا أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلٰثِ مِائَةِ فَإِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیدا کیا گیا ہے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر (یعنی اس کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں)، پس جو شخص اللہ اکبر کہے اللہ کی حمد کرے لا الٰہ الا اللہ کہے سبحان اللہ کہے اور اللہ سے استغفار کرے اور دور کرے پتھر کو لوگوں کے راستہ سے یا ہڈی اور کانٹے کو راستے سے ہٹائے یا نیک بات کسی بتلائے اور بری بات سے روکے اور یہ سب باتیں تین سو ساٹھ تک ہو جائیں تو وہ شخص اس روز اس طرح چلتا ہے گویا اس نے اپنے آپ کو آگ سے دور رکھا ہے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ صحابہ رض نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا اس بکری میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہ رض

مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ)

نے کہا صرف ایک شانہ باقی بچا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ساری بکری باقی ہے (یعنی اس کا ثواب) بجز شانہ کے۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسائے ہیں میں ان میں سے کس کے ہدیہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تمہارے دروازے سے قریب ہو اس کو۔ (بخاری)

مَا تُنْفِقُهُ الْمَرْأَةُ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا

شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خرچ کرے (یعنی صدقہ کرے) عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے اور اسراف نہ کرے تو اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور شوہر کو اس کی کمائی کا ثواب ملے گا اور خازن (یعنی داروغہ مطبخ) کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کسی کا ثواب کوئی کمی نہیں کریگا۔ (یعنی ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب کو کم نہیں کریگا۔) (بخاری ومسلم)

الصَّوْمُ

روزہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے (یعنی بدن کو بدن سے ملاتے تھے) اور بہت زیادہ قادر تھے اپنی شہوت پر قابو رکھنے میں تم لوگوں سے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان میں کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ حالت جنابت میں صبح ہو جاتی اور یہ جنابت (ناپاکی) احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ مجامعت کے سبب سے ہوتی تھی، پس آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے تھے ان کا، اور زبان چوستے تھے ان کی (یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضہ کی)۔ (ابو داود)

صَوْمُ الْمُسَافِرِ

مسافر کے روزے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو

بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم أصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال إن شئت فصم وإن شئت فافطر۔ (متفق علیہ)

اسلمی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حمزہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے. آپ نے فرمایا جی چاہے رکھ اور چاہے تو نہ رکھ۔ (بخاری ومسلم)

القضاء

قضا روزہ کا بیان

عن عائشة قالت کان یکون علی الصوم من رمضان فما استطیع أن أقضی إلا فی شعبان قال یحیی ابن سعید تعنی الشغل من النبی صلی اللہ علیہ وسلم او بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میرے ذمہ قضا روزے ہوتے تھے لیکن میں ان کو شعبان کے مہینے کے سوا کسی مہینے قضا کرنے کی قوت نہ تھی۔ یحیٰی بن سعید رض راوی کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت عائشہ رض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زیادہ مشغول رہتی تھیں اس لئے رمضان کے وہ روزے جو حیض کے سبب سے قضا ہوجاتے تھے وہ دس مہینے تک نہیں رکھ سکتی تھیں اور شعبان میں ان کو رکھنے کا موقع ملتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وعلیہ صوم صام عنہ ولیہ۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فوت ہوجائے اور اس کے ذمہ قضا روزے ہوں (تو اس کا وارث) روزے رکھے یا اس کی طرف

سے فدیہ دے) (بخاری ومسلم)

صیام التطوع

نفل روزہ کا بیان

عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر ویفطر حتی نقول لا یصوم وما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استکمل صیام شهر قط إلا رمضان وما رأیتہ فی شهر أکثر منہ صیاما فی شعبان وفی روایة قالت کان یصوم شعبان کلہ وکان یصوم شعبان إلا قلیلا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب روزہ رکھتے تو) برابر روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزے نہ چھوڑیں گے اور جب روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے روزے پورے کئے ہوں بجز رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے کہ زیادہ رکھے ہوں روزے آپ نے کسی مہینہ کے مگر شعبان کے. اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ آپ ماہ شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی شعبان میں تھوڑے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

وعن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشة أکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شهرا کلہ قالت ما علمتہ صام شهرا کلہ إلا رمضان ولا

عبداللہ بن شقیق رض کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رض سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے حضرت عائشہ رض نے کہا. میں نہیں جانتی کہ آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں

أَفْطَرَ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى بِسَبِيْلِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

مگر رمضان کے اور کوئی مہینہ ایسا بھی نہیں گزرا کہ آپ نے اس میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔ (رواهُ مُسلم)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کبھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو (بقرعید کے پہلے) عشرہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ (مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (ترمذی، نسائی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت واطاعت میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے اور کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے تہبند کو مضبوط باندھ لیتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب (روزہ رکھتے تو) برابر روزے

يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهٗ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِيْ شَعْبَانَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِيْلًا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب آپ روزے نہ چھوڑیں گے اور جب روزے چھوڑ دیتے تو ہم یہ کہتے کہ اب آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے روزے پورے کئے ہوں بجز رمضان کے اور نہیں دیکھا میں نے کہ زیادہ رکھے ہوں روزے آپ نے کسی مہینے کے مگر شعبان کے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ آپ ماہ شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے اور کبھی شعبان میں تھوڑے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

زوال سے پہلے روزہ کی نیت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ اِذًا صَائِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی (کھانے کی) چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا میں اس وقت روزہ دار ہوں (یعنی چونکہ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے اس لئے میں نے اس وقت نیت کرلی ہے)، پھر آپ اسی طرح ایک روز اور

اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

تشریف لائے اور اسی طرح پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہمارے پاس ہدیہ میں حَیس آیا ہے۔ آپ نے فرمایا مجھ کو دکھاؤ۔ صبح کو میں نے روزہ کا ارادہ کرلیا تھا۔ پھر آپ نے (حَیس[1]) کھالیا۔ (مسلم)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِى الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (یعنی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷ اور ۲۹ میں) (بخاری)

عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَىُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِى اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو بتلایئے میں اس میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا یہ کہو: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ (یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے پسند

---

[1] "حَیس" ایک قسم کا کھانا جو مالیدہ جیسا ہوتا ہے اور کھجور، گھی اور قروت سے تیار کیا جاتا ہے
قُرُوت: پانی نکلے ہوئے دہی یا چھاچھ یہاں پر مراد ہے، ویسے قروت کا لفظ خشک کئے ہوئے دودھیا دہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

وَالتِّرْمِذِىُّ وَصَحَّحَهُ)

فرماتا ہے معاف کرنے کو پس مجھ کو معاف کر) (احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی)۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض فرمایا پھر آپ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰى اِلَىَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهٗ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو مسجد کے اندر سے سر کو میری طرف کر دیتے اور میں آپ کے سر میں کنگھی کر دیتی اور اعتکاف کی مدت میں آپ گھر کے اندر نہ آتے مگر انسانی حاجت کو پورا کرنے کے لئے (یعنی پیشاب پاخانے اور غسل وغیرہ کے لئے) (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِىْ مُعْتَكَفِهٖ۔
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے اور پھر اپنے اعتکاف کی جگہ میں چلے جاتے۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت کرتے پس آپ مسجد سے سیدھے جاتے اور مریض کے پاس زیادہ دیر نہ ٹھہرتے اور اس کی پرسش کرکے چلے آتے۔ (ابوداؤد)

وَعَنْهَا قَالَتِ السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْاَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَّلَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُد)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ اعتکاف کرنے والے کے لئے طریقہ سنت یہ ہے کہ وہ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے نماز جنازہ کے لئے نہ جائے عورت کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ مباشرت کرے اور نہ کسی ضرورت سے باہر نکلے مگر ایسی ضرورت سے باہر جا سکتا ہے جس سے مجبوری ہو اور نہیں درست ہوتا اعتکاف بڑی مسجد میں (یعنی اس مسجد میں جہاں باقاعدہ جماعت سے نماز ہوتی ہو) (ابوداؤد)

فَضَائِلُ الْقُرْاٰنِ

قرآن کے فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا ماہر ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو اعمال کے اعتبار سے بزرگ اور نیکوکار ہیں (یعنی وہ فرشتے جو لوح محفوظ سے اللہ اکبر کی کتابیں لکھتے ہیں) اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنا مشکل ہوتا ہے اس کو دو ثواب ملتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ وَّكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِيْ صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لشکر کا سردار بناکر بھیجا اور وہ اپنے ساتھیوں کی امامت بھی کرتا تھا (یعنی نماز پڑھاتا تھا) پس وہ نماز میں قرأت کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پر ختم کر دیتا۔ جب لوگ واپس آتے تو اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا اس سے پوچھو وہ ایسا کیوں کرتا ہے اُس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں خدا کی صفت (مذکور) ہے اور میں اس کا پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس شخص کو آگاہ کردو کہ خدا بھی اس کو پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کو ملاتے پھر اُن پر دم کرتے اور پھر اُن پر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر پھونکتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو سارے جسم پر جہاں تک ہاتھ

يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَابِ الْمِعْرَاجِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

پہنچا پھیرتے اور سر اور چہرے سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع کرتے اور بدن کے اگلے حصّہ پر پھیرتے ہوئے سارے جسم پر پھیرتے اور تین مرتبہ اس طرح کرتے (یعنی تین مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرتے اور جسم پر ہاتھوں کو پھیرتے) اور عنقریب ابن مسعودؓ کی حدیث باب معراج میں انشاء اللہ بیان کریں گے جبکہ حضورؐ کو معراج ہوئی ۔

(بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ .

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن کا نماز میں پڑھنا بہتر ہے اس قرآن کے پڑھنے سے کہ جو نماز میں نہ پڑھا جائے اور بغیر نماز کے قرآن کا پڑھنا تسبیح و تکبیر سے بہتر ہے اور تسبیح بہتر ہے صدقہ سے اور صدقہ بہتر ہے روزے سے ، اور روزہ ڈھال ہے دوزخ کی ۔ (بیہقی)

الدَّعَوَاتُ

دُعاؤں کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کو پسند فرماتے جو جامع ہوں (یعنی جن کے الفاظ مختصر اور معنی زیادہ) اور ان دُعاؤں کو (آپ پسند نہ فرماتے اور) چھوڑ دیتے تھے جو ایسی نہ ہوں ۔ (ابوداؤد)

الْاِسْتِغْفَارُ وَالتَّوْبَةُ

استغفار اور توبہ کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا (یعنی اے اللہ! مجھ کو ان لوگوں میں سے بنا کہ جب وہ نیکی کریں تو خوش ہوں اور جب برائی کریں تو معافی چاہیں) اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا اور بیہقی نے دعوات کبیر میں روایت کیا ۔

الدَّعَوَاتُ فِي الْأَوْقَاتِ

مختلف اوقات کی دُعاؤں کا بیانُ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ بیٹھتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات زبان سے ادا فرماتے ۔ میں نے آپ سے ان کلمات کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اگر ان کلمات سے (جو آگے بیان گئے جائیں گے)

طابعًا علیھن الٰی یوم القیامۃ وان تکلم بشر کان کفارۃ لہ سبحانک اللّٰھم وبحمدک لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک۔ (رواہ النسائی)

پہلے نیک باتیں کی جائیں تو یہ کلمات ان پر مہر ہو جائے گی قیامت کے دن تک۔ اور اگر بُری باتیں کی جائیں تو یہ کلمات ان کا کفارہ ہونگے (اور وہ کلمات یہ ہیں) سبحٰنک اللّٰھم وبحمدک لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک (یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم تیری نہیں کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں طرف تیری)۔ (نسائی)

الاستعاذۃ

پناہ مانگنے کا بیان

وعن عائشۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم نظر الی القمر فقال یا عائشۃ استعیذی باللّٰہ من شر ھذا فان ھذا ھو الغاسق اذا وقب۔ (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ عائشہ رضہ خدا کے ذریعہ اس کے شر سے پناہ مانگ اس لئے کہ یہ تاریکی پھیلا دینے والا ہے جب کہ بے نور ہو جائے۔ (ترمذی)

باب الاحرام والتلبیۃ

احرام باندھنے اور لبیک کہنے کا بیان

فصل اوّل

عن عائشۃ قالت کنت

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ

اطیب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت بطیب فیہ مسک کانی انظر الی وبیص الطیب فی مفارق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وھو محرم۔ (متفق علیہ)

صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کے احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی اور احرام باندھنے سے پہلے جب آپ بیت اللہ کے طواف کو جاتے اس وقت بھی خوشبو لگاتی اور اس خوشبو میں مشک بھی ہوتا تھا گویا میں اب بھی آپ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ آپ احرام باندھے ہوئے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

وعن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عام حجۃ الوداع فمنا من اھل بعمرۃ ومنا من اھل بحج وعمرۃ ومنا من اھل بالحج واھل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالحج فاما من اھل بعمرۃ فحل واما من اھل بالحج او جمع الحج والعمرۃ فلم یحلوا حتی کان یوم النحر۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ہم حجۃ الوداع (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حج) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے پس ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا تھا پھر جس نے ہم میں سے صرف عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ تو حلال ہو گیا اور جس نے صرف حج کا یا حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا وہ حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ قربانی کا دن آگیا۔ (بخاری ومسلم)

وعن عائشۃ قالت خرجنا مع النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ حجۃ الوداع میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔

فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلَمَّا قَدِمْنَا بِمَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَّأَهْدٰى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ مِنْهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهٖ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهٗ قَالَتْ فَحِضْتُ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِيْ وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ حَتّٰى قَضَيْتُ حَجِّيْ بَعَثَ مَعِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِيْ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَتْ

ہم میں سے بعض نے عمرہ کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدٰی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے اسے چاہیے کہ وہ حلال ہوجائے اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور ہدٰی کا جانور ساتھ لایا ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لے اور حلال نہ ہو اس وقت جب تک کہ عمرہ اور حج دونوں سے فارغ نہ ہوجائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ حلال نہ ہوں جب تک اپنے قربانی کے جانور کو ذبح نہ کرلے۔ اور جس شخص نے صرف حج کا احرام باندھا ہے، وہ اپنا حج پورا کرلے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو حیض آنے لگا اور میں نے ابھی تک نہ تو بیت اللہ کا طواف کیا تھا اور نہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی۔ عرفہ تک مجھ کو خون آتا رہا اور میں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا کہ میں اپنے سر کو کھول ڈالوں اور سر میں کنگھی کروں (یعنی عمرہ کے احرام

فَطَافَ الَّذِيْنَ كَانُوْا أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِّنًى وَّأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کو کھول دوں اور حلال ہوجاؤں) اور عمرہ کو چھوڑ کر صرف حج کا احرام باندھوں۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اپنے حج کو پورا کرلیا۔ پھر آپؐ نے میرے ساتھ (میرے بھائی) عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھ کو حکم دیا کہ اپنے عمرے کی جگہ (یعنی بدلے میں) عمرہ کروں مقامِ تنعیمؔ سے۔ حضرت عائشہ رضؓ کا بیان ہے کہ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور پھر حلال ہوگئے اس کے بعد انھوں نے ایک طواف اور کیا کہ جب منٰی سے واپس آئے اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا تھا۔ انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔ (بخاری ومسلم)

قِصَّةُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَّضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ أَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ أَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حجۃ الوداع کے واقعہ کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ چوتھی یا پانچویں تاریخ ذی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت آپ سخت غصہ کی حالت میں تھے۔ میں نے آپ کو غضب ناک پا کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَ مَا شَعَرْتَ اِنِّیْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ وَلَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْیَ مَعِیَ حَتّٰی اَشْتَرِيَهٗ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا۔
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

جس نے آپ کو غضبناک بنایا خدا تعالےٰ اس کو دوزخ میں ڈالے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم کو معلوم نہیں، میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا وہ اس حکم سے تردّد میں ہیں (یعنی احرام سے حلال ہوجانے کا حکم) اگر مجھ کو اس امر کا حال پہلے سے معلوم ہوتا تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا، اور نہ ہی ان کی خریداری کرتا، اور پھر اسی طرح حلال ہوجاتا جس طرح اور لوگ حلال ہوئے۔ (مسلم)

دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافِ

شہر مکہ میں داخل ہونے اور طواف کرنے کا بیان!

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ اِلٰی مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں تشریف لاتے (یعنی حجۃ الوداع میں) تو مکہ میں بلندی کی طرف سے داخل ہوئے (یعنی مقام ذی طوٰی کی جانب سے) اور واپسی میں مکہ سے نشیب کی جانب سے نکلے۔ (بخاری ومسلم)

اَلْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ

میدانِ عرفات میں ٹھہرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَّمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ اَنْ يَّاْتِیَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفُ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضُ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ (ایام جاہلیت میں حج کے دنوں میں مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور ان کو شجاع وبہادر کہا جاتا تھا اور عرب کے باقی قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر اسلام آنے کے بعد خداوند تعالےٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ (سب لوگ) عرفات میں آئیں اور قیام کریں اور پھر وہاں سے لوٹیں اور خدا تعالےٰ کے اس ارشاد کا بھی یہی مطلب ہے ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ۔ (بخاری ومسلم)

رَمْیُ الْجِمَارِ

جمروں پر کنکریاں مارنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ)
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمروں پر کنکریاں مارنا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا صرف ذکرِ الٰہی کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔
(ترمذی دارمی)
ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

وَعَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِیْ لَكَ بِنَاءً يُّظِلُّكَ بِمِنًی

حضرت عائشہ رضؓ نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ!

قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

کیا آپ کے لئے منٰی میں کوئی سایہ دار عمارت بنا دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ منٰی اس شخص کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچے۔
(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی)

اَلْهَدْيُ

قربانی کے جانوروں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَهْدَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کو قربانی کے لئے بیت اللہ کی طرف بھیجا اور ان کے گلے میں ہار ڈالا۔ بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہاروں کی رسی میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹی۔ پھر اپنے ہاروں کو ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کے کوہان کو زخمی کیا اور قربانی کے جانور تیار کر کے ان کو مکہ روانہ کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان جانوروں کے بھیجنے سے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہوئی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے ہاروں کی رسی بٹی اس رنگین اون سے جو میرے پاس تھا پھر آپ نے میرے والد کے ساتھ بھیجا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ.
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے بھی خوشبو لگاتی جس میں مشک بھی ہوتا تھا۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت علیؓ اور (اُمّ المومنین) حضرت عائشہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے عورتوں کو سر منڈوانے سے۔
(ترمذی)

خُطْبَةُ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ

قربانی کے خطبہ، کنکریوں کے مارنے اور طوافِ رخصت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ إِذَا خَرَجَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ مقام ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں صرف اس لئے اُترے تھے کہ وہاں سے واپسی میں آسانی ہو (یعنی وہاں اپنا سامان رکھ دیں اور مدینہ کو واپس جاتے ہوئے لے لیں اور واپس جانے میں دقت نہ ہو۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ أَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِالْأَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ فَأَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُّهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ بَلْ بِرِوَايَةِ أَبِيْ دَاؤُدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَّسِيْرٍ فِيْ آخِرِهٖ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے تنعیم (کے مقام) سے عمرہ کا احرام باندھا پھر میں داخل ہوئی اور میں نے اپنے عمرہ کو پورا کیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے انتظار میں ابطح کے اندر قیام پذیر رہے۔ جب میں عمرہ سے فارغ ہوگئی تو آپ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا اور بیت اللہ پہنچ کر صبح کی نماز سے پہلے طواف کیا۔ پھر مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ (ابوداؤد) اس حدیث کو میں نے شیخین کی روایت میں نہیں پایا بلکہ آخر میں قدرے اختلاف کے ساتھ ابوداؤد میں پایا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَمٰى أَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ۔ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ إِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهٗ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار چکے تو اس کے لئے ہر چیز حلال ہوجاتی ہے مگر عورت حلال نہیں ہوتی۔ (شرح السنۃ۔ اور صاحب شرح السنۃ فرماتے ہیں کہ اس کی سند ضعیف ہے اور احمد ونسائی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی جمرۂ (عقبہ) پر کنکریاں مارلے تو حلال ہوجاتی ہے اس پر ہر چیز مگر عورت (حلال نہیں ہوتی)

وَعَنْهَا قَالَتْ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهٖ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مِنًى فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن آخری وقت میں ظہر کی نماز پڑھ کر فرض طواف کیا۔ اس کے بعد منیٰ میں واپس آگئے اور منیٰ میں تشریق کے دن (یعنی گیارھویں بارھویں اور تیرھویں تاریخیں) بسر کیے۔ ان دنوں میں آپ جمروں پر دن ڈھلے کنکریاں مارتے تھے ہر جمرہ پر سات کنکریاں اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے اور پہلے دوسرے جمرے دیر تک ٹھہرتے اور عجز وزاری کے ساتھ دعا مانگتے اور تیسرے جمرہ (عقبہ) پر کنکریاں مار کر چلے آتے

رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ) اس کے قریب نہ ٹھہرتے۔ (ابوداود)

اَلْمُحْرِمُ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

مُحرم کو شکار کھیلنے کی مُمانعت کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَ الْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَ الْحُدَيَّا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ موذی جانور ہیں جن کو احرام میں بھی مارا جائے اور حلال ہونے کے بعد بھی: سانپ۔ ابلق کوّا۔ چوہا۔ باؤلا کتا اور چیل۔ (بخاری ومسلم)

حَرَمُ مَكَّةَ حَرَّسَهَا

حرم مکہ کی حُرمت کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا جَيْشٌ نِالْكَعْبَةِ فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ آخری زمانہ میں) ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کا ارادہ کرے گا اور کعبہ کو خراب کرنے کی (اس کی نیت ہوگی) پس جب وہ ایک میدانی زمین پر پہنچے گا تو وہ از اول تا آخر زمین میں دھنسا دیا جائے گا

يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں نے یہ سُنکر عرض کیا یا رسول اللہ ان کو اوّل سے آخر تک (یعنی سب کو) کیونکر دھنسا دیا جائے گا۔ ان میں تو بازاری (یعنی سودا بیچنے والے) بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جو ان میں سے نہیں ہیں (یعنی ان کے ہم خیال وہم عقیدہ) آپ نے فرمایا (ہاں) ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اور ان کو ان کی نیتوں کے موافق اٹھایا جائے گا (بخاری ومسلم)

حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى

حرمِ مدینہ کا بیانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ بِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَ مُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضہ اور حضرت بلال رضہ کو بخار آنے لگا۔ میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کی بیماری کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ تو دوست بنا مدینہ کو ہمارا جس طرح کہ دوست بنایا تھا تو نے مکہ کو ہمارا بلکہ اس سے زیادہ عزیز اور دوست کر تو مدینہ کی آب وہوا کو اور برکت دے ہمارے لئے مدینہ کے صاع اور مُد میں اور دو

فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کردے اس کے بخار کو اور اس کی بیماری کو
جُحفہ میں بھیجدے (جحفہ میں یہود آباد تھے۔)
(بخاری و مسلم)

اَلْكَسْبُ الْحَلَالُ

حلال روزی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي دَاوُدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو چیز تم کھاتے ہو اس میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاؤ اور تمہاری اولاد بھی تمہارے کسب میں سے ہے (یعنی اولاد کی کمائی کھانا بھی تمہارے لئے جائز ہے)۔ (ترمذی نسائی، ابن ماجہ، ابوداود اور دارمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو چیز آدمی نے کھائی اس میں سب سے بہتر و پاک وہ ہے جو اپنی کمائی میں سے ہو، اور اس کی اولاد اس کے کسب میں سے ہے۔

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ وَاِلَى مِصْرَ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَاَتَيْتُ اِلَى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كُنْتُ اُجَهِّزُ اِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ اِلَى الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَالَكَ وَلِمَتْجَرِكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ

نافعؒ کہتے ہیں کہ میں ملک شام اور مصر کی طرف تجارتی سامان بھیجا کرتا تھا۔ پھر میں نے عراق کی جانب تجارتی مال بھیجنے کا ارادہ کیا اور حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں مشورے کے لئے حاضر ہو کر عرض کیا۔ ام المومنین رضؓ! میں شام کی طرف تجارتی مال بھیجا کرتا تھا اور اب ارادہ ہے کہ عراق کی طرف مال بھیجوں۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰهُ لِاَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهٗ اَوْ يَتَنَكَّرَ لَهٗ ۔
(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

انھوں نے فرمایا ایسا نہ کر۔ تجھ کو اور تیری تجارت کو کیا ہوا (یعنی شام کے سلسلۂ تجارت کو کیوں ترک کرتا ہے؟) میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ تمہارے رزق کا کہیں سامان کردے تو اس کو نہ چھوڑو جب تک اس میں انقلاب واقع نہ ہو، یا اس سے اس کو نقصان پہنچے۔ (احمد - ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ تَدْرِيْ مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهٗ فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهٗ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضؓ کا ایک غلام تھا جو اپنی کمائی میں سے کچھ اپنے مالک کو دیا کرتا تھا اور حضرت ابو بکر اس کی کمائی کو کھا لیا کرتے تھے۔ ایک روز یہ غلام کوئی چیز لایا اس میں سے ابو بکر رضؓ نے بھی کھایا غلام نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے یہ کیا چیز ہے؟ ابو بکر نے پوچھا یہ کیا چیز ہے غلام نے عرض کیا میں ایام جاہلیت میں ایک شخص کو غیب کی باتیں بتایا کرتا تھا حالانکہ میں اس فن سے اچھی طرح واقف نہ تھا لیکن میں اس کو فریب دیتا تھا آج اس شخص سے میری ملاقات ہوئی اور اس نے مجھ کو یہ چیز دی۔ یہ وہی چیز ہے جو آپ نے کھائی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ (یہ سُن کر) حضرت ابو بکر رضؓ نے اپنے منہ میں ہاتھ

ڈالا اور جو کچھ پیٹ میں تھا قے کر کے نکال دیا۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ إِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلَىٰ تِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاءُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ إِلَىٰ أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللهِ مَا كَانَ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةُ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ بریرہ لونڈی آئی اور مجھ سے کہا، کہ میں نے مکاتبت کی تھی نو اوقیہ پر اس شرط کے ساتھ کہ ہر سال ایک اوقیہ دیا کروں گی پس آپ میری مدد کریں۔ عائشہ رضہ نے کہا کہ اگر تیرا مالک اس کو پسند کرے کہ میں اس کو نو اوقیہ ایک ساتھ دیدوں اور تجھ کو خرید کر آزاد کر دوں تو میں ایسا کروں گی بشرطیکہ حقِ ولاء مجھ کو حاصل ہو۔ بریرہ کو اپنے مالک کے پاس گئی۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم اس شرط پر بریرہ کو دیدیں گے کہ حقِ ولاء ہم کو حاصل ہوگا۔ رسول اللہ صلعم کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اس کو خرید لو اور آزاد کر دو۔ پھر لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر آپ نے اول خداتعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں کرتے ہیں جو کتاب میں نہیں وہ شرط باطل ہے اور خدا کا حکم ہی عمل کرنے کے لائق ہے اور خدا ہی کی شرط مضبوط ہے جاننا چاہیے کہ حقِ ولاء اس کو حاصل ہوتا ہے جو غلام یا لونڈی کو آزاد کرے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ إِلَىٰ أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ۔ مُتَّفَقٌ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے ایک یہودی سے کچھ غلہ ایک مدتِ معینہ کے وعدہ پر خرید کیا اور اس کے پاس اپنے لوہے کی زرہ رہن رکھ دی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلٰثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے انتقال فرمایا اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس ۳۰ صاع جو کے عوض رہن تھی۔ (بخاری)

إِحْيَاءُ الْمَوَاتِ

بنجر زمین کو آباد کرنا

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضٰى بِهِ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهِ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کسی ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو، وہ اس زمین کا حق دار ہے۔ عُروہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضہ نے اپنی خلافت میں اسی حدیث کے مطابق حکم جاری کر دیا تھا۔ (بخاری)

الْعَطَايَا

عطایا کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں۔ میں نے پوچھا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ
لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَاءُ وَالْمِلْحُ
وَالنَّارُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ
الْمِلْحِ وَالنَّارِ۔ قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ
مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ
بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ
وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا
تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ
الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً
مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ
فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَّسَقٰى
مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ
لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا
اَحْيَاهَا۔
(رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

یارسول اللہؐ وہ کونسی چیز ہے جس سے منع کرنا
جائز نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا پانی نمک اور
آگ۔ پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ پانی
کے معاملہ کو تو میں نے سمجھ لیا (یعنی اس کے نہ دینے
سے لوگوں کو اور جانوروں کو کس قدر تکلیف
پہنچے گی لیکن) نمک اور آگ کی بات سمجھ میں
نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا حمیرا (گلاب کے پھول
کی مانند سرخ رنگ) جو شخص کسی کو آگ دے
اس کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اس نے وہ تمام چیزیں
جو اس آگ پر پکائی گئی ہیں صدقہ کیں اور جس
شخص نے کسی کو نمک دیا گویا اس نے اس تمام
چیز کا صدقہ دیا جس کو اس نمک نے ذائقہ دار
بنایا اور جس نے مسلمان کو ایک بار پانی پلایا اس
جگہ جہاں پانی ملتا ہے تو گویا اس نے ایک غلام
آزاد کیا اور جس نے ایسی جگہ مسلمان کو پانی پلایا
جہاں پانی دستیاب نہیں ہوتا اس نے گویا اس
کو زندہ کر دیا۔ (ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ
الضَّغَائِنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں نبی صلعم نے
فرمایا ہے آپس میں ہدیہ اور تحفہ بھیجا کرو
اس سے بغض و کینہ دُور ہوتا ہے۔ ر اور
محبت بڑھتی ہے (ترمذی)

اَلنَّظَرُ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ الْعَوْرَاتُ

جن اعضا کو چھپانا واجب ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا نَظَرْتُ
اَوْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ۔ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کو
کبھی نہیں دیکھا۔ (ابن ماجہ)

اَلنِّكَاحُ

نکاح کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
زُفَّتِ امْرَأَةٌ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ
الْاَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ
فَاِنَّ الْاَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ۔
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک عورت
انصار سے ایک شخص نکاح کر کے لایا۔ نبی
صلعم نے فرمایا۔ کیا تمہارے ساتھ کھیل (دف
یعنی گانا بجانا) نہیں ہے، انصار کو گانا بہت
پسند ہے۔ (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ شَوَّالٍ وَبَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ
فَاَيُّ نِسَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهٗ
مِنِّيْ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح
کیا اور (تین برس بعد) شوال ہی میں مجھ کو
اپنے گھر لائے۔ پھر رسول اللہ صلعم کی بیویوں
میں مجھ سے زیادہ کون خوش نصیب ہے
(شوال میں نکاح کرنا اور دلہن کو گھر میں لانا
بُرا سمجھا جاتا تھا) (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ)

علیہ وسلم نے فرمایا ہے نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجدوں میں پڑھایا کرو اور نکاح کے بعد دف بجایا کرو۔
(ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے)

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ عِنْدِیْ جَارِیَۃٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ زَوَّجْتُھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَائِشَۃُ اَلَا تُغَنِّیْنَ فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَاءَ (رَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ عائشہ تم گانا نہیں کراتیں ؟ قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان)

اَلْمُحَرَّمَاتُ

جن سے نکاح حرام ہے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یُحَرَّمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ نسب سے جو اشخاص حرام ہیں وہی رضاعت سے حرام ہیں (یعنی جن مردوں یا عورتوں سے نکاح نسب کے سبب حرام ہے۔ اسی طرح دودھ پینے سے اس عورت کے وہی عزیز حرام ہیں۔ (بخاری)

وَعَنْھَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّیْ مِنَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میرا دودھ کے

الرَّضَاعَۃِ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیَّ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَہٗ حَتّٰی اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ عَمُّکِ فَاْذَنِیْ لَہٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِی الْمَرْاَۃُ وَلَمْ یُرْضِعْنِی الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ عَمُّکِ فَلْیَلِجْ عَلَیْکِ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَیْنَا الْحِجَابُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

رشتہ کا چچا میرے پاس آیا میں نے کہلا بھیجا کہ جب تک رسول اللہ صلعم سے نہ پوچھ لوں تم کو اندر نہ بلاؤں گی۔ رسول اللہ صلعم تشریف لائے تو میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے۔ اس کو اندر بلا لیا ہوتا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم مجھ کو تو ایک عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے دودھ نہیں پلایا آپ نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے اس کو اندر بلا لیا ہوتا تو یہ واقعہ جب کا ہے کہ پردہ مقرر کر دیا گیا تھا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَۃُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِیْ رِوَایَۃِ عَائِشَۃَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِیْ اُخْرٰی لِاُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَۃُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ ھٰذِہٖ رِوَایَاتُ (مُسْلِمٍ)

حضرت ام فضل رض کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک یا دو گھونٹ دودھ پی لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا حضرت عائشہ رض کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک بار یا دو بار دودھ کی چسکی بھر لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ

(حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ قرآن مجید میں یہ حکم) نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پینا جب کہ اس کے پینے کا یقین کامل ہو نکاح کو حرام

ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ) رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کرتا ہے پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور پانچ بار دودھ پینے کا حکم نازل ہوا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے وفات پائی اور یہ آیت قرآن میں تلاوت کی جارہی ہے (مسلم)

وَعَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّهُ اَخِيْ فَقَالَ اُنْظُرْنَ مِنْ اِخْوَانِكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک (دن) رسول اللہ صلعم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے ہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا آپ کو یہ ناگوار ہوا۔ میں نے (آپ کی ناگواری کو محسوس کرکے) عرض کیا۔ یہ میرا دودھ شریک بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا غور کرو اور سوچو تمہارا بھائی کون ہوسکتا ہے۔ دودھ پینے کا اعتبار بھوک کے وقت ہے (یعنی دودھ پینے کے احکام اس وقت جاری ہوسکتے ہیں جب کہ بھوک یعنی غذا کی حالت میں دودھ پیا ہو اور دودھ غذا ہو۔ (بخاری ومسلم)

لونڈی کو آزادی کے بعد اختیارات دینے کا بیان

العتق

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عروہ رضہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے بریرہ رضہ کے معاملہ

قَالَ لَهَا فِيْ بَرِيْرَةَ خُذِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

میں ان سے فرمایا تم اس کو خرید کر آزاد کردو بریرہ رضہ کا شوہر غلام تھا۔ جب وہ آزاد ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا اختیار دے دیا (یعنی وہ اپنے شوہر کے نکاح میں رہے یا اس سے آزاد ہوجائے) بریرہ رضہ نے آزادی کو پسند کیا اور شوہر سے جدا ہوگئی۔ اگر اس کا شوہر آزاد ہوتا تو آپ اس کو اختیار عطا نہ فرماتے۔ (بخاری ومسلم)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تُعْتِقَ مَمْلُوْكَيْنِ لَهَا زَوْجٌ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَبْدَاَ بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْاَةِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ انھوں نے دو غلاموں کو جو میاں بیوی تھے آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ نے فرمایا پہلے مرد کو آزاد کرو پھر عورت کو (تاکہ عورت کو فسخ نکاح کا اختیار نہ رہے) (ابوداود۔ نسائی)

وَعَنْهَا اَنَّ بَرِيْرَةَ عَتَقَتْ وَهِيَ عِنْدَ مُغِيْثٍ فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهَا اِنْ قَرَّبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ بریرہ رضہ اس حال میں آزاد ہوئی کہ وہ مغیث کے نکاح میں تھی۔ نبی صلعم نے اس کو نکاح رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار دیدیا اور فرمایا اگر تیرا شوہر تجھ سے جماع کرے گا تو پھر تجھ کو فسخ نکاح کا اختیار نہ ہوگا۔ (ابوداود)

وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ

حضرت ابوسلمہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت

عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صُدَاقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صُدَاقُهُ لِأَزْوَاجِهِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوْقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ أَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ أُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ جَمِيْعِ الْأُصُوْلِ)

عائشہ رضہ سے پوچھا، نبی صلعم کا مہر کتنا تھا؟ انھوں نے فرمایا حضورؐ کا مہر آپؐ کی بیویوں کے لئے بارہ اوقیہ اور ایک نش تھا۔ پھر حضرت عائشہ رضہ نے کہا نش کو جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انھوں نے کہا نصف اوقیہ اور سب ملاکر پانچ سو درہم ہوئے۔ (مسلم)

الْقَسْم

بیویوں کے پاس رہنے کا وقت مقرر کرنیکا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ حضرت سودہ رضہ کی عمر جب زیادہ ہوگئی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی باری کا دن عائشہ کو دے دیا۔ اس کے بعد آپ دو دن حضرت عائشہ رضہ کے ہاں رہنے لگے۔ ایک دن حضرت سودہ رضہ کا اور ایک دن حضرت عائشہ رضہ رضی اللہ عنہا کا۔ بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی اس بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی ہے پوچھا کرتے تھے کل کو میں کس کے گھر رہوں گا، کل کو میں کس بیوی کے ہاں رہوں گا؟

فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ وَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

اور آپ کا منشا یہ تھا کہ حضرت عائشہ رضہ کی باری کا معلوم ہوجائے۔ آپ کی بیویوں نے آپ کی خواہش و رغبت کو محسوس کر کے اجازت دیدی کہ جہاں آپ کا جی چاہے وہاں قیام فرمائیے۔ چنانچہ آپ وفات کے وقت تک حضرت عائشہ رضہ کے یہاں رہے (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے جس کا نام نکل آتا آپ اسی کو سفر میں لے جاتے۔ (بخاری و مسلم)

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کی باری مقرر فرماتے اور عدل سے کام لیتے اور فرمایا کرتے تھے اے اللہ! میں نے یہ باریاں مقرر کی ہیں یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں مالک ہوں اور جس چیز کا تو مالک ہے میں مالک نہیں، اس چیز پر تو مجھ کو ملامت نہ کر۔ (ترمذی ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔)

عِشْرَةُ النِّسَاءِ وَمَالِكُلٍّ وَّاحِدَةٍ مِّنَ الْحُقُوْقِ

صحبت و اختلاط اور عورتوں کے حقوق کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ
يَلْعَبْنَ مَعِيْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ
يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ
فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (گڑیوں سے) کھیلا
کرتی تھیں اور میری سہیلیاں بھی میرے ساتھ
کھیلا کرتی تھیں۔ پھر جب آپ تشریف لاتے
تو میری سہیلیاں آپ کے شرم کے سبب چھپ
جاتیں۔ آپ ان کو میرے پاس بھیجدیتے اور وہ
میرے ساتھ کھیلتیں۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ
رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْمُ عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ وَالْحَبَشَةُ
يَلْعَبُوْنَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهٖ لِاَنْظُرَ اِلٰى
لَعِبِهِمْ بَيْنَ اُذُنِهٖ وَعَاتِقِهٖ
ثُمَّ يَقُوْمُ مِنْ اَجْلِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ
اَنَا الَّتِيْ اَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوْا
قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی
صلعم کو دیکھا کہ آپ میرے گھر کے دروازے
پر کھڑے ہیں اور حبشی لوگ مسجد میں نیزوں
سے کھیل رہے ہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی چادر سے پردہ کرلیا تاکہ میں بھی ان
کا کھیل دیکھوں۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے
کھڑی ہوگئی۔ اور آپ کے کان اور مونڈھے
کے درمیان سے کھیل کو دیکھنے لگی اور آپ اس
وقت تک میری خاطر سے کھڑے رہے جب تک
کہ میں کھڑی رہی، اس سے تم اندازہ کرلو کہ

الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ایک نوجوان لڑکی جو کھیل تماشہ کی شائق ہو
کتنی دیر کھڑی رہ سکتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ
رَاضِيَةً وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ
غَضْبٰى، فَقُلْتُ مِنْ اَيْنَ تَعْرِفُ
ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا كُنْتِ عَنِّيْ
رَاضِيَةً فَاِنَّكِ تَقُوْلِيْنَ لَا
وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَاِذَا كُنْتِ عَلَيَّ
غَضْبٰى قُلْتِ لَا وَرَبِّ اِبْرَاهِيْمَ
قَالَتْ قُلْتُ اَجَلْ وَاللهِ يَا
رَسُوْلَ اللهِ مَا اَهْجُرُ اِلَّا
اسْمَكَ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز
رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا میں جانتا
ہوں کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کب
ناراض میں نے عرض کیا آپ کیوں کر پہچان
لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب تم مجھ سے
خوش ہو اور راضی ہوتی تو اس طرح کہا کرتی
ہو یہ بات نہیں ہے محمد کے پروردگار کی
قسم اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو اس طرح
کہا کرتی ہو، یہ بات اس طرح نہیں ہے
ابراہیم کے پروردگار کی قسم۔ حضرت عائشہ رضؓ
کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم
یہ بات ٹھیک ہے میں صرف آپ کا نام
چھوڑ دیتی ہوں۔ لیکن دل میں آپ کی
وہی محبت رہتی ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّ
اَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے مومن کامل وہ مسلمان
ہے جس کا خلق اچھا ہو اور جو اپنے اہل و
عیال پر بہت مہربان ہو۔
(ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيْرٌ فَسَجَدَ لَهٗ فَقَالَ أَصْحَابُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَّسْجُدَ لَكَ فَقَالَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَّأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلٰى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلٰى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تَفْعَلَهٗ

(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور اس نے نبی صلعم کو سجدہ کیا۔ صحابہ رض نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کو بہائم (چارپایہ جانور) اور درخت سجدہ کرتے ہیں ہم کو تو بدرجہ اولیٰ ایک سجدہ کرنا چاہیے آپ نے فرمایا اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ اور عورت کا شوہر یہ حکم دے کہ وہ زرد رنگ کے پہاڑ سے پتھر اٹھا اٹھا کر سیاہ پہاڑ پر لے جائے اور سیاہ پہاڑ سے اٹھا کر سفید پہاڑ کی طرف لے جائے تو اس کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ (دارمی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں ان عورتوں کو ذلیل کیا کرتی تھی جو اپنے نفس کو رسول اللہ صلعم کے لئے ہبہ کر دیتی تھیں یعنی اپنے آپ کو رسول اللہ صلعم کی مرضی پر چھوڑ دیتی تھیں چنانچہ ایک روز میں نے عرض کیا کیا کوئی عورت اپنے آپ کو ہبہ کر سکتی ہے (یعنی اتنی ذلیل

وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرٰى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِيْ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

بن سکتی ہے) پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ یعنی ان عورتوں میں سے جس کو (اے محمدؐ) تو چاہے علیحدہ کر دے اور جس کو چاہے اپنے ہاں رکھ لے اور جن عورتوں کو تو نے علیحدہ کر دیا ہے اگر ان میں سے بھی کسی کو تو بلا لے تو تجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ تو میں نے آپ سے عرض کیا۔ میں دیکھتی ہوں کہ آپؐ کا پروردگار آپؐ کی رضامندی و خواہش کو جلد پورا کرتا ہے (بعد کو اس آیت کا حکم منسوخ ہو گیا) (بخاری و مسلم) اور جابر کی یہ حدیث کہ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، حجۃ الوداع کے واقعہ میں بیان کی جا چکی۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهٗ فَسَبَقْتُهٗ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهٗ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ (ایک سفر میں) میں رسول اللہ صلعم کے ساتھ تھی (ایک موقع پر) میں اور رسول اللہ صلعم دونوں دوڑے (یعنی دوڑ میں باہم مقابلہ کیا) میں نبی صلعم سے آگے نکل گئی۔ پھر جب میں فربہ ہو گئی (یعنی عرصہ دراز کے بعد) تو پھر دوڑ ہوئی اور اس دفعہ رسول اللہ صلعم مجھ سے آگے نکل گئے اور آپ نے فرمایا یہ اس دوڑ کے بدلے میں ہے (جس میں تم مجھ سے آگے نکل گئی تھیں) (ابوداؤد)

وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ۔)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو اپنے اہل وعیال اعزا وا قربا۔ اور خدام کے ساتھ بہترین سلوک کرے اور اخلاق سے پیش آئے اور میں اپنے اہل وعیال میں تم سب سے بہترین ہوں اور تم میں سے جب کوئی شخص مر جائے تو پھر اس کو چھوڑ دو (یعنی اس کا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرو۔) (ترمذی۔ دارمی۔ ابن ماجہ نے اسے ابن عباس رض سے لِاَهْلِيْ تک روایت کیاہے)

اَلْخُلْعِ وَالطَّلَاقِ

خلع اور طلاق کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدٰىهُمَا فَقَالَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهٖ فَنَزَلَتْ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم زینب بنت جحش رض (اپنی بیوی) کے پاس جلتے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے۔ میں نے اور حفصہ رض نے باہم مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلعم تشریف لائیں وہ آپ کہے کہ آپکے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ (مغافیر ایک بودار پھل ہوتا ہے جس کی بو شہد کے مشابہ ہوتی ہے) کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ حسب معمول ان میں سے ایک کے پاس آپ تشریف لائے اور اس نے آپ یہی عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں، زینب بنت جحش رض کے ہاں شہد پیاہے اور اب میں کبھی شہد نہ پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے لیکن تم کسی کو اس کی خبر نہ دینا کہ میں نے شہد نہ کھانے کی قسم کھالی ہے تاکہ بیویوں میں سے کسی کو اس سے رنج نہ پہنچے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَاَیُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الخ یعنی اے نبی! تو کیوں حرام کرتا ہے اس چیز کو اپنی بیویوں کو خوشنودی کے لئے جس کو خدا نے تیرے لئے حلال کیاہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِيْ اِغْلَاقٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ قِيْلَ مَعْنَى الْاِغْلَاقِ الْاِكْرَاهُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ زبردستی کی حالت میں نہ تو طلاق واقع ہوتی ہے اور نہ آزادی (اگر زبردستی کسی سے طلاق دلوائی جائے یا کسی غلام ولونڈی کو آزاد کرالیا جائے تو یہ طلاق اور آزادی درست نہیں۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيْقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایاہے لونڈی کے لئے دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدۃ دو حیض۔ (یعنی لونڈی کو دو طلاقیں ہیں) تیسری طلاق کی

وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ الدَّارِمِيُّ).

ضرورت نہیں ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی)

اَللِّعَانِ

لِعَانُ کا بَیَانُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰى اَخِيْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ فَاقْبِضْهُ اِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهٗ ابْنُ اَخِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِيْ كَانَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاصؓ نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفہ سے ہے تم اس کو اس سے لے لینا۔ فتح مکہ کے سال میں سعدؓ نے اس بچہ کو لے لیا اور ظاہر کیا کہ وہ میرے بھائی کا بچہ ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ بچہ میرا بھائی ہے۔ دونوں اپنا معاملہ رسول اللہ صلعم کے پاس لے گئے۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی نے مجھ کو یہ وصیت کی تھی کہ یہ میرا بچہ ہے اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ بچہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن زمعہ تو ہی اس بچہ کا وارث ہے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ یعنی بچہ اس کا ہے جس کے فرش پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں یعنی وہ بچہ سے محروم ہے پھر آپ نے اپنی بیوی سودہ رضؓ سے کہا جو زمعہ کی بیٹی تھیں

رَاٰى مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ فَمَا رَاٰهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ اَخُوْكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْهِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کر تو اس بچہ سے پردہ کر کیونکہ اس میں عتبہ کی مشابہت پائی جاتی ہے۔ سودہ رضؓ نے لڑکے سے آخر عمر تک پردہ کیا اور کبھی اس کو نہ دیکھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا۔ عبد بن زمعہ! یہ تیرا بھائی ہے اس لئے کہ تیرے باپ کے فرش پر پیدا ہوا ہے (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ فَقَالَ اَيْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَيْ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَاٰى اُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُؤُوْسَهُمَا وَبَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز نبی صلعم خوش خوش ان کے پاس آئے اور فرمایا عائشہ! مجزز مدلجی (قیافہ شناس) نے اسامہ وزید کو دیکھ کر جو چادر اوڑھے سو رہے تھے اور ان کے پاؤں کھلے ہوئے تھے کہا کہ یہ پاؤں بعض ان کے بعض میں سے ہیں یعنی ان پاؤں میں نسلی شرکت ہے (عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ اسامہ رضؓ کا رنگ چونکہ زید کے رنگ سے مختلف ہے اس لئے وہ زید رضؓ کا بیٹا نہیں ہے۔ اس قیافہ شناس کے کہنے سے اس کی تردید ہوگئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوئے۔ زید بن حارثہ رضؓ یعنی اسامہ رضؓ کے باپ آنحضرت صلعم کے متبنٰی تھے۔)

(بخاری ومسلم)

اَلنَّفَقَاتِ وَحَقِّ الْمَمْلُوْكِ

غلاموں اور لونڈیوں کے حقوق اور نفقات کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ هِنْدَ ابْنَتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبُوْ سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَّلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ عتبہ کی بیٹی ہندہ نے نبی صلعم سے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوسفیان (میرا شوہر) نہایت بخیل آدمی ہے مجھ کو اس قدر نہیں دیتا کہ جو میرے اور میری اولاد کے مصارف کے لئے کافی ہو۔ البتہ اگر میں اس کے مال میں سے بقدر ضرورت نکال لوں اس طرح کہ اس کو خبر نہ ہو تو مصارف پورے ہو جاتے ہیں (تو کیا یہ صورت جائز ہے؟) آپ نے فرمایا بقدر ضرورت اس کے مال میں سے لے لیا کر اپنے اور اس کی اولاد کے شرعی حق کے برابر خرچ کر لیا کر۔ (بخاری و مسلم)

اَلنُّذُوْرِ

نذروں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی نافرمانی یا گناہ کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں اور نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ (ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی)

اَلْحُدُوْدِ

شرعی سزاؤں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّهُ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّهُ يُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ اَوْ يَقْتُلُ نَفْسًا فَيُقْتَلُ بِهَا۔
(رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی مسلمان کا جو اس امر کی شہادت دیتا ہو کہ خدا کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمدؐ خدا تعالیٰ کے رسول ہیں خون حلال نہیں ہے مگر ان تین باتوں میں سے ایک بات وقوع میں آنے پر اس کا خون حلال ہو جاتا ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ نکاح کے بعد زنا کرنا اس صورت میں اس کو سنگسار کیا جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے لڑنے کے لیے نکلے یعنی قتل و غارت گری کرے اور خدا اور رسول کے خلاف بغاوت کرے اس صورت میں اس کو قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے یا قید کیا جائے (یعنی جرم کی جیسی نوعیت ہو) تیسرے یہ کہ کوئی شخص کسی کو مار ڈالے اس کے بدلہ میں اس کو بھی قتل کیا جائے۔ (ابوداود)

قَطْعِ السَّرِقَةِ

چور کے ہاتھ کاٹنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم قال لا تقطع يد السارق الا بربع دينار فصاعدا۔ (متفق عليه)

عن عائشة ان قريشا اهمهم شان المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ومن يجترئ عليه الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب ثم قال انما اهلك الذين قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها (متفق عليه) وفي رواية لمسلم قالت كانت

وسلم نے فرمایا ہے چوتھائی دینار یا زیادہ کی چوری پر چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔ بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ قریش ایک مخزومی عورت کے معاملہ میں بہت فکر مند تھے جس نے چوری کی تھی۔ اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، قریش نے کہا کون اس کی بابت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بات چیت کرے۔ بعض لوگوں نے کہا اسامہ بن زید رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب ہیں اگر کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی کہہ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اسامہ رض نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تو خدا کی حدود میں سفارش کرتا ہے یہ کر آپ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا پھر فرمایا تم سے پہلی امتیں اس لئے ہلاک ہوئی ہیں کہ ان میں سے جب کوئی شریف آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو اس کو سزا دیتے تھے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ رض محمد کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا۔ (بخاری) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ

امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها فاتى اهلها اسامة فكلموه فكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها ثم ذكر الحديث بنحو ما تقدم۔

ہیں کہ حضرت عائشہ رض نے بیان کیا ہے کہ ایک مخزومی عورت عاریتاً کسی سے کوئی چیز لیتی اور پھر انکار کر دیتی تھی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنے کا حکم دیدیا۔ عورت کے اعزا اسامہ رض کے پاس آئے اور اسامہ رض سے اس کی بابت گفتگو کی۔ اسامہ رض نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اس کے بعد وہی حدیث ہے جو مذکور ہوئی۔

عن عائشة قالت اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسارق فقطعه فقالوا ما كنا نراك تبلغ به هذا قال لو كانت فاطمة لقطعتها۔ (رواه النسائي)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور لایا گیا آپ نے اس کے ہاتھ کا حکم دیدیا۔ صحابہ رض نے عرض کیا ہمارا یہ خیال نہ تھا کہ آپ اس کا ہاتھ کٹوا دیں گے۔ آپ نے فرمایا اگر فاطمہ رض بھی ہوتیں تو ان کا ہاتھ کٹوا دیتا۔ (نسائی)

الخمر

شراب پینے کا بیان

وعن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اسكر منه الفرق فملء الكف منه حرام۔ (رواه احمد والترمذي وابو داود)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز بقدر آٹھ سیر کے نشہ لائے اس کا ایک چلو بھی پینا حرام ہے۔

(احمد۔ ترمذی۔ ابوداود)

الامارۃ والقضاء

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِالْاَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ صِدْقٍ اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ وَاِذَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرَ سُوْءٍ اِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَاِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ۔

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

حکومت کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند تعالیٰ کسی امیر یا حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لئے ایک ایسا وزیر مقرر کرتاہے کہ امیر کسی بات کو بھول جاتاہے تو وزیر اس بات کو یاد دلاتا ہے اور بات کو یاد رکھتا ہے تو وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب خداوند تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتاہے تو اس کو بُرا وزیر دیتاہے کہ اگر امیر کسی بات کو بھول جاتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور بات کو یاد رکھتا ہے تو اس کی مدد نہیں کرتا۔ (ابوداؤد نسائی)

عَنْ عَائِشَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَنِ السَّابِقُوْنَ اِلٰى ظِلِّ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ الَّذِيْنَ اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ وَاِذَا سُئِلُوْهُ بَذَلُوْهُ وَحَكَمُوْا لِلنَّاسِ كَحُكْمِهِمْ لِاَنْفُسِهِمْ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم جانتے ہو قیامت کے دن خدا کے سایہ میں سب سے پہلے کون لوگ جائیں گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اللہ تعالےٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ فرمایا وہ لوگ عرشِ الٰہی کے سائے میں سب سے پہلے جائیں گے جن سے حق بات کہی جائے تو وہ اس کو قبول کرلیں (یعنی وہ امیر اور حاکم جو حق بات کو سنیں اور قبول کریں) اور جب ان سے حق کا مطالبہ کیا جائے تو وہ خرچ کریں اور لوگوں پر اس طرح حکومت کریں جس طرح اپنے اوپر حکومت کی جاتی ہے (یعنی لوگوں پر اس طرح حکم کریں جس طرح اپنی ذات پر حکم کرتے ہیں۔ (احمد)

الشَّهَادَات

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادِ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ

شہادتوں کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ان لوگوں کی گواہی معتبر و جائز نہیں ہے: خیانت کرنے[1] والا مرد اور خیانت کرنے والی عورت[2] جس شخص پر تہمت کی حد لگائی گئی ہو۔ دشمن[3] کی اگرچہ وہ بھائی ہو۔ اس[4] غلام کی جس کو کسی نے آزاد کر دیا ہو اور وہ بتلائے کہ دوسرے شخص نے اس کو آزاد کیا ہے۔ اس[5] شخص کی جو اپنے نسب کو دوسرے سے ملائے۔ اس[6] شخص کی جو گھر والوں کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہو۔ (ترمذی اور وہ کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیادہ مشقی منکر الحدیث ہے)

حُكْمُ الْاُسَرَاءِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا

قیدیوں کے احکام کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ بدر کی لڑائی

بَعَثَ اَهْلُ مَكَّةَ فِيْ فِدَاءِ اُسَرَائِهِمْ بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِدَاءِ اَبِي الْعَاصِ بِمَالٍ وَّبَعَثَتْ فِيْهِ بِقِلَادَةٍ لَّهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيْجَةَ اَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلٰى اَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيْدَةً وَّقَالَ اِنْ رَاَيْتُمْ اَنْ تُطْلِقُوْا لَهَا اَسِيْرَهَا وَتَرُدُّوْا عَلَيْهَا الَّذِيْ لَهَا فَقَالُوْا نَعَمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ عَلَيْهِ اَنْ يُّخَلِّيَ سَبِيْلَ زَيْنَبَ اِلَيْهِ وَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَرَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَالَ كُوْنَا بِبَطْنِ نَاجِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ بِكُمَا زَيْنَبُ فَتَصْحَبَاهَا حَتّٰى تَاْتِيَا بِهَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ)

کے بعد جب کفارِ مکہ نے اپنے قیدیوں کی رہائی کا معاوضہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو زینبؓ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی) نے اپنے شوہر ابوالعاص کی رہائی کے لئے بھی مال بھیجا جس میں وہ ہار تھا جو حضرت خدیجہ کے پاس تھا اور اس کو انھوں نے زینبؓ کا نکاح کرتے وقت جہیز میں دیدیا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ہار کو دیکھا تو آپ پر رقت طاری ہو گئی (یعنی آپ کو حضرت خدیجہ رضؓ یاد آ گئیں جن کے گلے میں یہ ہار رہتا تھا) اور آپ نے صحابہ رضؓ سے فرمایا اگر تم پسند کرو تو زینبؓ کے قیدی کو بلامعاوضہ چھوڑ دو اور زینبؓ نے جو مال بھیجا ہے اس کو واپس کرو۔ صحابہ رضؓ نے عرض کیا بہتر ہے چنانچہ ابوالعاص کو رہا کر دیا گیا اور جب وہ مکہ کو جانے لگا تو اس سے عہد لیا کہ وہ زینب کو مدینہ بھیجدے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زید بن حارثہ رضؓ اور ایک انصاری شخص کو ابوالعاص کے ساتھ کر دیا اور ان کو یہ ہدایت کر دی کہ تم بطن ناجح میں (جو مکہ سے آٹھ کوس کے فاصلہ پر ہے) ٹھہرے رہنا جب زینبؓ وہاں پہنچ جائے تو تم اس کے ساتھ رہنا اور مدینے لے آنا۔

(احمد۔ ابوداؤد)

وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَّالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بدر کے لوگوں کو قید کیا تو عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کرا دیا اور ابی غرہ جمحی کو بلامعاوضہ چھوڑ دیا۔ (شرح السنۃ)

اَلصُّلْحِ

صلح کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِيْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُّكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کے لئے آتی تھیں اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے یَاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَاءَکَ الْمُؤْمِنَاتُ یُبَایِعْنَکَ الخ یعنی اے نبیؐ! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کیلئے حاضر ہوں الخ پس ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کا جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتیں تو آپ ان سے فرماتے میں نے تجھ سے بیعت لی اور آپ زبانی کلام فرماتے اور قسم ہے خدا کی آپ کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو بیعت میں نہیں چھوا۔ (بخاری و مسلم)

اَلْفَيْءُ

جو مال کفار سے بغیر جنگ ہاتھ آئے اسکا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا خَرَزٌ فَقَسَمَهَا لِلْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ۔ (رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ)

وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں نگینے بھرے ہوئے تھے آپ نے ان نگینوں کو بیویوں اور لونڈیوں پر تقسیم کر دیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کا بیان ہے کہ میرے والد (ابوبکر رضؓ) آزاد اور غلام دونوں کو تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ (ابوداود)

اَلْأَطْعِمَةِ

کھانوں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز کو بہت پسند کرتے تھے اور شہد کو بھی۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوعُ أَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ (مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ اگر اس گھر کے آدمی بھوکے نہیں رہتے جن کے پاس کھجوریں ہوں اور ایک روایت میں یہ یوں ہے کہ عائشہ رضؓ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس کے آدمی بھوکے ہیں آپ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہ الفاظ فرمائے۔ (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے، تلبینہ (آٹے اور دودھ سے تیار کیا ہوا حریرہ جس میں شہد کو بھی بعض وقت شامل کر لیا جاتا ہے) بیمار کے دل کو سکون اور راحت بخشتا ہے اور بعض غموں کو دور کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عالیہ (مقام) کی عجوہ کھجوریں شفا ہے اور اس کا صبح کے وقت کھانا (نہار منہ) زہر کا تریاق ہے۔ (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں بعض مہینہ ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر جبکہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَاحِدُهُمَا تَمْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے آدمیوں نے کبھی دو دن تک برابر گیہوں کی روٹی نہیں کھائی ان دونوں میں سے ایک دن کی غذا کھجور ہوتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور ہم نے کبھی دو سیاہ چیزوں سے پیٹ نہیں بھرا (یعنی کبھی پیٹ بھر کھجوریں نہ کھائیں اور نہ پانی پیا)۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص کھانا کھانے لگے اور خدا کا نام بھول جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ الفاظ کہے بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ۔ (ترمذی و ابوداود)

اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَاِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَاِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گوشت کو چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ عجمی لوگوں کا ہے (بلکہ دانتوں سے) نوچ کر کھاؤ۔ اس لئے کہ دانتوں سے کھانا لذت بخش اور ہاضم ہے۔
(ابوداود۔ بیہقی)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْكُلُ الْبِطِّيْخَ بِالرُّطَبِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَيَقُوْلُ يُكْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم خربوزہ تازہ کھجوروں کے ساتھ کھاتے تھے (ترمذی) ابوداود نے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ، اور آپ یہ فرماتے کہ اس کی سردی اس کی گرمی سے توڑی جاتی ہے۔ اور اس کی گرمی اس کی سردی سے۔
ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (اس حدیث میں خربوزہ سے مراد تربوز ہے)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَ غُلَامًا فَاَلْقٰى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا فَاَكَلَ الْغُلَامُ فَاَكْثَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كَثْرَةَ الْاَكْلِ شُؤْمٌ وَاَمَرَ بِرَدِّهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ نے اس غلام کے آگے کھجوریں ڈال دیں۔ غلام بہت سی کھجوریں کھا گیا۔ رسول اللہ

علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا زیادہ کھانا بے برکتی کا سبب ہے۔ پھر اس غلام کو واپس کر دینے کا حکم دیا۔
(بیہقی)

اَللِّبَاسِ

لباس کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ کا بستر جس پر آپ استراحت فرماتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ جس پر آپ تکیہ کرتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے تھے، چمڑہ کا تھا اور اس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِيْ بَيْتِنَا فِيْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا مُتَقَنِّعًا۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ دوپہر کی گرمی میں ہم اپنے گھر کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے میرے والد حضرت ابوبکر رضؓ سے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے سر کو ڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر تو دنیا

يَا عَائِشَةُ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِيْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانٍ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

اور آخرت میں مجھ سے پیوستگی چاہتی ہے تو دُنیا سے صرف اتنا لے جتنا کہ ایک سوار کو کافی ہوتا ہے اور دولت مندوں کی صحبت سے دُور رہ۔ اور اس وقت تک کپڑے کو پُرانا سمجھ کر نہ پھینک جب تک وہ پیوند کے قابل رہے (ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صالح بن حسّان سے جانتے ہیں۔ محمد بن اسمٰعیل نے کہا صالح بن حسّان منکرالحدیث ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ وَكَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا تُرِيْدُ اِنَّمَا تُرِيْدُ اَنْ تَذْهَبَ بِمَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم مقام قِطر کے ۲ دو موٹے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ جب آپ زیادہ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ کپڑے بھاری ہوجاتے کہ (انھیں ایام میں) کسی یہودی کے ہاں ملک شام سے کپڑا آیا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کسی کو بھیجکر وعدہ فراغت پر (یعنی مال آنے پر یا زرِ نقد بہم پہنچنے کے وعدہ پر) ۲ دو کپڑے منگالیتے (تو بہتر ہوتا) چنانچہ آپ نے ایک شخص کو بھیجا۔ یہودی نے اس سے کہا تمہارا ارادہ مجھ کو معلوم ہے تم چاہتے ہو کہ میرا مال (ادھار) لے جاؤ۔ بظاہر ان الفاظ

اِنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ وَاَدَّاهُمْ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ)

کا مخاطب وہ شخص تھا لیکن حقیقت میں اس سے مُراد حضور صلعم تھے) اس شخص نے واپس آکر یہودی کے الفاظ بیان کئے تو آپ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے اور اپنے جھوٹ کو جانتا ہے اور اس سے واقف ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ خدا تعالےٰ سے ڈرنے والا ہوں اور امانتوں کو خوبی کے ساتھ ادا کرنیوالا ہوں (ترمذی نسائی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صُنِعَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَةٌ سَوْدَاءُ فَلَبِسَهَا فَلَمَّا عَرِقَ فِيْهَا وَجَدَ رِيْحَ الصُّوْفِ فَقَذَفَهَا۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیاہ چادر تیار کی گئی۔ آپ نے اس کو استعمال کیا جب پسینہ آیا اور اس کی بُو پھیلی تو اس کو اُتار دیا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَقَالَ يَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْحَيْضَ لَنْ يُصْلِحَ اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ اسمار بنت ابی بکر رضہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُس وقت ان کے جسم پر باریک کپڑے تھے۔ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا اسمار! عورت جب بالغ ہوجائے تو مناسب نہیں ہے کہ اس کا کوئی عضو دیکھا جائے مگر یہ، اور اشارہ اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف۔ (ابوداؤد)

وعن علقمة بن ابي علقمة عن امه قالت دخلت حفصة بنت عبد الرحمن على عائشة وعليها خمار رقيق فشقته وكستها خمارا كثيفا (رواه مالك)

حضرت علقمہ بن ابی علقمہ رض اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن کی بیٹی حفصہ حضرت عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوئی وہ اس وقت باریک اوڑھنی (دوپٹہ) اوڑھے ہوئے تھیں حضرت عائشہ رض نے وہ باریک دوپٹہ پھاڑ ڈالا اور موٹی اوڑھنی اڑھا دی۔ (مالک)

وعن عبد الواحد بن ايمن عن ابيه قال دخلت على عائشة وعليها درع قطري ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتي انظر اليها فانها تزهي ان تلبسه بالبيت وقد كان لي منها درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما كانت امرأة تقين بالمدينة الا ارسلت الي تستعيره (رواه البخاري)

حضرت عبدالواحد رض بن ایمن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت وہ مصری کرتا پہنے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔ حضرت عائشہ رض نے ان سے کہا تو میری تو میری لونڈی کی طرف دیکھ وہ کس قدر غرور کرتی ہے اور اس کپڑے کو گھر اندر بھی راضی نہیں ہوتی (باہر جانا تو کجا) اس کے بعد حضرت عائشہ رض نے فرمایا میرے پاس رسول اللہ ؐ کے زمانہ کا اسی قسم کا ایک کرتا تھا مدینہ میں جس کی شادی ہوتی وہ اس کو دلہن کے لئے عاریتاً مانگ کر لے جاتا (یعنی برکت حاصل کرنے کے لئے) (بخاری)

النعال

پاپوش کا بیان

وعن القاسم بن محمد عن

قاسم بن محمد رض حضرت عائشہ رض سے ناقل

عائشة قالت ربما مشى النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة وفي رواية انها مشت بنعل واحدة۔ (رواه الترمذي وقال هذا اصح)

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ایک جوتی پہن کر چلتے تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت عائشہ رض ایک جوتی پہن کر چلیں (ترمذی۔ یہ حدیث نہایت صحیح ہے)

الترجل

کنگھی کرنے کا بیان

عن عائشة قالت كنت ارجل رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا حائض (متفق عليه)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں ایام حیض میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کرتی تھی۔ (بخاری ومسلم)

وعن عائشة قالت كنت اطيب النبي صلى الله عليه وسلم باطيب ما نجد حتى اجد وبيص الطيب في رأسه ولحيته۔ (متفق عليه)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدن میں خوشبو لگاتی جو بہترین (میرے) پاس ہوتی یہاں تک کہ اس کی خوشبو کی چمک آپ کے سر اور داڑھی میں مجھ کو نظر آتی۔ (بخاری ومسلم)

وعن عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد كان له شعر فوق الجمعة ودون الوفرة۔ (رواه الترمذي)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک برتن کے پانی سے غسل کرتے تھے (یعنی پانی کا برتن دونوں کے درمیان رکھا ہوتا تھا) اور حضور ؐ کے سر کے بال کاندھوں سے اوپر اور کان کی لو سے نیچے ہوتے تھے۔ (ترمذی)

وَعَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ اَنَّ امْرَأَةً سَالَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلٰكِنِّىْ اَكْرَهُهٗ كَانَ حَبِيْبِىْ يَكْرَهُ رِيْحَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِىُّ

حضرت کریمہ بن ہمام رض کہتے ہیں کہ ایک عورت نے مہندی کی خضاب کی بابت حضرت عائشہ رض سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا کوئی ہرج نہیں لیکن میں اس کو پسند نہیں کرتی اس لئے کہ میرے محبوب (رسول خدا) اس کی بو کو پسند نہ فرماتے تھے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ بَايِعْنِىْ فَقَالَ لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِىْ كَفَّيْكِ فَكَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ اے خدا کے نبی مجھ سے بیعت لو آپ نے فرمایا نہیں میں تجھ سے اس وقت تک بیعت نہ لوں گا جب تک کہ تو اپنے ہاتھوں کو ہتھیلیوں کو نہ بدل دے گی گویا کہ تیرے ہاتھ درندوں کے ہاتھ ہیں (ہند کے ہاتھ سادہ تھے مہندی لگی ہوئی نہ تھی آپ نے مردوں کے مشابہ ہاتھ پاکران کو برا سمجھا (ابوداؤد)

وَعَنْهَا قَالَتْ اَوْمَتْ امْرَأَةٌ مِنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ مَا اَدْرِىْ اَيَدُ رَجُلٍ اَوْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلِ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ نکال کر یہ اشارہ کیا کہ اس کے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط ہے۔ آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا۔ اس عورت نے کہا یہ ہاتھ عورت کا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر

اَظْفَارَكِ يَعْنِىْ بِالْحِنَّاءِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِىُّ)

تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کے رنگ کو بدل دیتی یعنی ان پر مہندی لگاتی۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَّدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور مردوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا ہے پھر اس شرط کے ساتھ آپ نے مردوں کو حمام میں جانے کی اجازت دے دی کہ وہ تہبند باندھ لیا کریں۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

وَعَنْ اَبِى الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ مِنَ الشَّامِ قَالَ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِىْ تَدْخُلُ نِسَاءُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَأَةٌ ثِيَابَهَا فِىْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِىْ رِوَايَةٍ فِىْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ

حضرت ابی الملیح رض کہتے ہیں کہ شہر حمص کی چند عورتیں حضرت عائشہ رض کی خدمت میں حاضر ہوئیں عائشہ رض نے ان سے پوچھا تم کہاں کی رہنے والی ہو انہوں نے کہا ملک شام کی عائشہ رض نے فرمایا شاید تم اس علاقہ میں رہتی ہو جہاں عورتیں حمام میں جاتی ہیں انہوں نے کہا ہاں۔ عائشہ رض نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلعم کو یہ فرماتے سنا ہے جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے سوا کسی دوسر گھر میں اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ گویا اس پردہ کو پھاڑ دیتی ہے جو اس کے اور خدا کے درمیان حائل ہے۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ایک روایت میں ہے کہ جب اپنے گھر کے علاوہ

الترمذي وابوداود

علاوہ دوسرے کے گھر کپڑے اتارتی ہے۔

التصاوير

تصویر کا بیان

وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن يترك في بيته شيئا فيه تصاليب الا نقضه رواه البخاري

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اپنے گھر میں کسی ایسی چیز کو نہ چھوڑا جس میں تصاویر ہوں یعنی سب کو ضائع کر دیا۔ (بخاری)

وعن انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم قام على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهية فقلت يا رسول الله اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بال هذه النمرقة قالت قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم احيوا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک تکیہ خریدا رسول اللہ صلعم نے جب اس تکیہ کو دیکھا تو گھر کے اندر داخل نہ ہوئے باہر کھڑے رہے میں نے آپ کے چہرہ پر ناخوشی کے آثار پاکر عرض کیا یا رسول اللہ مں خدا اور اس کے رسولؐ کی مخالفت سے توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا گناہ ہوا آپ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے میں نے عرض کیا اس کو میں نے آپ کے بیٹھنے اور آرام پانے کے لئے خریدا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کی تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیز تم نے بنائی ہے ان میں جان ڈالو اور ان کو زندہ کرو پھر فرمایا جس گھر میں تصویر ہو اس

ما خلقتم وقال ان البيت الذي فيه الصورة لا تدخله الملائكة متفق عليه

میں فرشتے نہیں آتے۔ (بخاری ومسلم)

وعنها انها كانت قد اتخذت على سهوة لها سترا فيه تماثيل فهتكه النبي صلى الله عليه وسلم فاتخذت منه نمرقتين فكانتا في البيت يجلس عليهما متفق عليه۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنے گھر کے چبوترے یعنی طاق پر ایک پردہ ڈالا جس میں تصویریں تھیں نبی صلعم نے اس پردہ کو پھاڑ ڈالا پھر حضرت عائشہ رضہ نے اس کپڑے کے دو تکیے بنالیے جو گھر میں رہتے تھے اور ان پر تکیہ لگا کر بیٹھتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج في غزاة فاخذت نمطا فسترته على الباب فلما قدم فراى النمط فجذبه حتى هتكه ثم قال ان الله لم يامرنا ان نكسوا الحجارة والطين متفق عليه

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں نبی صلعم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے، میں نے آپ کے پیچھے، ایک کپڑا لیا اور پردہ بنا کر اس کو دروازہ پر ڈال دیا جب آپ واپس تشریف لائے اور اس پردہ کو دیکھا تو اس کو کھینچ لیا اور پھاڑ ڈالا اور اس کے بعد فرمایا خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ ہم اینٹ اور پتھروں کو کپڑے پہنائیں۔ (بخاری ومسلم)

وعنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اشد الناس عذابا يوم القيامة الذين يضاهئون بخلق الله متفق

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے قیامت کے دن وہ لوگ سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے جنہوں نے پیدائش کے معاملہ میں خدا کی مشابہت کی ہوگی (یعنی

عَلَيْهِ

تصاویر بنائی ہوں گی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب رسول خدا صلعم بیمار ہوئے تو آپ کی بیویوں میں سے بعض نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جس کو کنیسہ ماریہ کہا جاتا تھا (اور جو حبشہ میں تھا) اور (آپ کی بیویاں) ام سلمہ اور ام حبیبہ رضؓ حبشہ میں گئی تھیں اور ان دونوں نے اس کنیسہ کی خوبصورتی اور ان تصاویر کا ذکر کیا جو اس میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا "ان لوگوں میں سے جب کوئی آدمی مرتا ہے تو یہ لوگ اس کے اوپر مسجد بنا لیتے ہیں (یعنی عبادت خانہ) اور پھر اس میں ایسے ہی (نیک لوگوں کی) تصویریں بناتے ہیں یہ لوگ (حقیقت میں بدترین خدا کی مخلوق ہیں۔ (بخاری ومسلم)

اَلطِّبُّ وَالرُّقٰى

طِبّ اور منتروں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا ہے کہ نظر بد سے ہم افسوں پڑھائیں۔ بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضؓ اور رافع بن خدیج رضؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ہے بخار دوزخ کی بھاپ ہے تم اس کو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنی ٹھنڈی دواؤں کے پانی سے یا مطلق پانی سے)

اَلْكِهَانَةِ

غیب کی خبریں دینا

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ چند لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں کی بابت پوچھا کہ ان کی بتائی ہوئی باتیں اعتماد کے قابل ہیں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایسی بات بتلاتے ہیں یا ایسی خبر دیتے ہیں جو سچی ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کلمہ حق ہے جس کو جن اُچک لیتا ہے اور اپنے دوست (کاہن) کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح مُرغ دوسرے مُرغ کے کان میں آواز پہنچاتا ہے پھر وہ کاہن اسی کلمہ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں شامل کر دیتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ فرشتوں کی ایک جماعت ابر میں اُترتی ہے

السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور ابر) میں ان کاموں اور باتوں کا ذکر کرتی ہے جو خدا کے ہاں مقدر کی گئی ہیں (یعنی) باتوں اور کاموں کا وقوع ہونے والا ہے اور نوشتۂ تقدیر ہو چکی ہیں، شیاطین ان باتوں کو سننے کے لئے کان لگائے رکھتے ہیں جب وہ کوئی بات سن لیتے ہیں تو کاہنوں کے کانوں میں جا ڈالتے ہیں اور کاہن ان باتوں میں سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا کر بیان کرتے ہیں۔ بخاری

الرُّؤْيَا

خواب کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلٰكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ - رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ورقہ کی بابت پوچھا گیا (کہ وہ مسلمان تھے یا نہیں؟) خدیجۃ الکبریٰ رض نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے عرض کیا کہ ورقہ نے آپ کی تصدیق کی تھی، لیکن وہ آپ کو نبوت ملنے سے پہلے مر گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خواب میں مجھ کو ورقہ کو دکھلایا گیا ہے وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا، اگر وہ دوزخی ہوتا تو اس کے جسم پر اور (خراب) قسم کے

کپڑے ہوتے۔ لہ (احمد۔ ترمذی)

السَّلَام

سلام کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ - مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ یہود کی ایک جماعت نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اور کہا السام علیکم (یعنی تم کو موت آئے) میں نے ان کے جواب میں کہا بلکہ تم کو موت آئے اور تم پر لعنت ہو (یہ سن کر) نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! خداوند تعالیٰ نرمی کرتا اور نرمی کو تمام امور میں پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ نے سنا نہیں انھوں نے کیا کہا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے ان کو جواب میں "وعلیکم" (یعنی تم پر بھی) کہہ دیا تھا۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہود نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا "السام علیک" (تم کو موت آئے) اور آپ نے فرمایا۔ اور تم پر بھی حضرت

لہ ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض کے چچا زاد بھائی تھے انھوں نے جاہلیت میں دین مسیحی اختیار کر لیا تھا۔ خدا کی عبادت کرتے تھے اور بتوں کی پرستش سے نفرت کرتے تھے اور حضور کی نبوت کا اقرار کیا تھا۔

عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ۔

عائشہ رضہ نے یہود کے الفاظ سُن کر کہا تم کو موت آئے تم پر خدا کی لعنت ہو اور تم پر غضب الہی نازل ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضہ! ٹھہرو نرمی سے کام لو سختی درشتی چھوڑ دو اور بے شرمی کی باتوں سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ عائشہ رضہ نے کہا آپ نے ان کے الفاظ نہیں سُنے؟ آپ نے فرمایا اور تم نے میرے جواب کے الفاظ نہیں سُنے میں نے ان کے الفاظ کو انھیں پر لوٹا دیا۔ میری دُعا ان کے حق میں قبول کی جاتی ہے اور اُن کی دُعا میرے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔ اور مسلم میں ایک روایت کے اندر یہ الفاظ ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عائشہ رضہ! تو بیہودہ اور فحش باتیں نہ کر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بے حیائی کو پسند نہیں فرماتا۔

اَلْمُصَافَحَةِ الْمُعَانَقَةِ

مُصافحہ اور مُعانقہ کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ہیئت و طریقہ، سیرت و عادات اور شکل و صورت میں، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ گفتگو اور کلام میں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ

وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَأَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا۔ (رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ)

مشابہ سوائے فاطمہ رضہ کے کسی کو نہ پایا ان تمام باتوں میں حضرت فاطمہ رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہ تھیں) حضرت فاطمہ رضہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے فاطمہ رضہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت فاطمہ رضہ کے ہاں تشریف لے جاتے تو فاطمہ رضہ کھڑی ہو جاتیں آپ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتیں اور آپ کے ہاتھوں پر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ابو داؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ وَإِنَّهُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ایک بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کا بوسہ لیا اور فرمایا یہ اولاد بخل کا باعث ہے، یہ اولاد نامردی و بزدلی کا سبب ہے اور یہ اولاد خدا کے پھول یا خدا کی نعمت ہیں (یعنی اولاد کے لئے انسان کو بخیل اور نامرد بننا پڑتا ہے)۔ شرحُ السنّۃ)

بَابُ الضِّحْكِ

ہنسنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس طرح خوب ہنستے ہوئے

ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

نہیں دیکھا کہ آپ کا منہ کھل جاتا اور آپ کا تالو نظر آجاتا ہو بلکہ آپ اکثر تبسم فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری)

اَلْاَسَامِيُ

ناموں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ فِيْ بَابِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص جی برا ہونے (قے یا متلی ہونے) خبثت نفسی (میرا جی برا ہوا) نہ کہے بلکہ لقست نفسی کہے (بخاری ومسلم) اور ابوہریرہ رض کی حدیث یوذینی ابن آدم کتاب الایمان میں بیان کی گئی۔

اَلشِّعْرُ

شعر کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْجُوْا قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اپنے شاعروں سے دورانِ جنگ میں) فرمایا قریش کی ہجو کرو اس لئے کہ ہجو قریش کے لئے تیروں کے زخم سے زیادہ سخت ہے (مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حسان رض سے یہ فرماتے سنا. جب تک تو خدا اور خدا کے رسول کی طرف سے (مشرکوں کی ہجو کا مقابلہ کرتا رہے گا روح القدس

قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

(جبرئیل ؑ) برابر تیری مدد کرتے رہیں گے. عائشہ رض کہتی ہیں اور میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ حسان رض نے کفار کی ہجو کی (اور اس ہجو سے) مسلمانوں کو شفا دی اور خود بھی شفا پائی (یعنی سکون وطمانیت حاصل کی (مسلم)

اَلْغِيْبَةُ وَالشَّتْمُ

غیبت اور برا کہنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَهٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ كَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِّنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حاضری کی اجازت چاہی. آپ نے صحابہ رض سے فرمایا اس کو آنے کی اجازت دے دو۔ یہ اپنی قوم میں برا آدمی ہے جب وہ شخص آپ کے پاس آکر بیٹھ گیا تو آپ نے کشادہ پیشانی سے اس کی طرف دیکھا اور مسکرا کر اس سے باتیں کیں پھر جب وہ چلا گیا تو عائشہ رض نے کہا یارسول اللہ ؐ! آپ نے اس شخص کی نسبت ایسا ایسا کہا تھا. پھر آپ نے اس سے بکشادہ پیشانی ملاقات کی اور مسکرا مسکرا کر اس سے باتیں کیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے مجھ کو فحش گو کب پایا۔ بدترین آدمی خدا کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہوں گے جن کو لوگ ان کی برائی سے ڈر کر چھوڑ دیں اور ایک روایت

میں یہ الفاظ ہیں کہ جن کی فحش گوئی سے ڈر کر لوگ ان سے دُور رہیں ۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِي قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ ۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا صفیہ کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بابت) آپکے سامنے اتنا کافی ہے کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے یعنی وہ پستہ قد ہے ۔ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا ۔ تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے تو وہ دریا پر غالب آجائے ۔ یعنی اس دریا کی حالت کو بدل دے ۔ (مطلب یہ ہے کہ تمہارے اس کلمہ کی جب یہ حالت ہے کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے) ۔ (احمد ترمذی ابوداود)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيْقِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِيْنَ وَصِدِّيْقِيْنَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَأَعْتَقَ أَبُوْبَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيْقِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے تھے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے آپ نے حضرت ابوبکر رضؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا تم نے لعنت کرنے والوں اور صدیقوں کو یکجا دیکھا ہے (یعنی تم نے کسی ایسے مسلمان کو دیکھا ہے جو نہایت سچا ہو اور لعنت بھی کرتا ہو ؟) قسم ہے پروردگا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُوْدُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ ۔

کعبہ کی یہ دونوں باتیں ایک شخص میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں ۔ یہ سُنکر حضرت ابوبکر رضؓ نے اسی روز اپنے بعض غلاموں کو آزاد کر دیا اور پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا آئندہ میں (کبھی) ایسا نہ کروں گا ۔ (بیہقی)

اَلْبِرُّ وَالصِّلَةِ

نیکی، احسان اور اقارب کے ساتھ سلوک کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ رحم عرش الٰہی میں معلّق ہے اور دُعا کے طور پر کہتا ہے کہ جو شخص مجھ کو مِلائے گا ۔ یعنی رشتہ داری و قرابتداری کو قائم رکھے گا اس کو اللہ تعالےٰ مِلائے گا اور جو شخص مجھ کو قطع کرے گا اللہ تعالےٰ اُس کو قطع کرے گا ۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سُنی ۔ پوچھا یہ کون ہے (جو قرآن پڑھتا ہے) فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان رضؓ (یہ سُن کر صحابہ رضؓ کے

اَبُوْ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ۔
رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَیْهَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَةٍ
قَالَ نِمْتُ فَرَاَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّةِ
بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ

دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ حارثہ رض کو یہ درجہ
کیوں کر ملا ؟ آپ نے اس کا سبب بیان کرتے
ہوئے فرمایا یہی ثواب ہے ماں باپ سے
نیکی کرنے کا یہی ثواب ہے ماں باپ سے نیکی
کرنے کا ۔ اور حارثہ بن نعمان رض ماں باپ کے ساتھ
بہت اچھا سلوک کرنے والا تھا ۔ (شرح السنۃ بیہقی)

اَلشَّفَقَةُ وَالرَّحْمَةُ

شفقت و رحمت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ
اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ
الصِّبْیَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ
اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ
قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور
(صحابہ رض کو بچوں کو پیار کرتے اور چومتے دیکھ کر) کہا
کیا تم بچوں کو چومتے ہو ہم تو نہیں چومتے ۔ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں اس پر قادر
ہوں کہ تیرے دل سے خدا نے جو رحمت نکال
لی ہے ، میں اس کو پھر تیرے دل میں رکھ دوں ۔
(بخاری و مسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِیْ
امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا
تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ
غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا
اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک عورت
میرے پاس آئی جس کے ساتھ اس کی دو
بیٹیاں بھی تھیں ۔ مجھ سے اس نے سوال کیا
میرے پاس صرف ایک کھجور اس وقت تھی
وہی میں نے اس کو دیدی اس نے اس کھجور کو

وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ
فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ
مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ
بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ كُنَّ
لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ ۔
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

آدھی آدھی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دیا
اور خود اس میں سے کچھ نہ کھایا ۔ پھر وہ اٹھی
اور باہر چلدی ۔ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے میں نے واقعہ بیان کیا ۔ آپ نے
فرمایا جو شخص ان لڑکیوں کے ساتھ آزمائش
میں مبتلا کیا جائے (یعنی جو بیٹیوں کی وجہ سے
مصیبت و عسرت میں مبتلا ہو) اور وہ ان
بیٹیوں کے ساتھ احسان و سلوک کرے تو یہ
بیٹیاں اس کے لئے دوزخ کی آگ کے سامنے
پردہ ہوں گی (یعنی اس کو دوزخ سے بچائیں گی) (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا زَالَ جِبْرِیْلُ یُوْصِیْنِیْ
بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ
سَیُوَرِّثُهٗ
(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

حضرت عائشہ رض اور حضرت ابن عمر رض کہتے
ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل
ہمیشہ مجھ کو ہمسایہ کا حق ادا کرنے کی ہدایت کرتے
رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے یہ خیال قائم کر لیا
کہ جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کو وارث قرار دیدینگے
(یعنی ایک ہمسایہ کو دوسرے ہمسایہ کا وارث
بنا دیں گے) ۔ (بخاری و مسلم)

اَلْحُبُّ

محبت کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے روحیں جسموں میں اصل

الْأَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوَاہُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ)

کئے جانے سے پہلے ایک مجتمع لشکر کے مانند تھیں پھران کو جسموں میں داخل کرکے متفرق کردیا گیا) پھر جو روحیں کہ (جسموں میں داخل کئے جانے سے پہلے) آپس میں مانوس تھیں (اب بھی) آپس میں مانوس ہیں اور باہم الفت رکھتی ہیں اور جو روحیں اُس وقت انجان ونا مانوس تھیں وہ آپس میں (اب بھی) اختلاف رکھتی ہیں۔ (بخاری) (مسلم نے اسے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے۔)

اَلتَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ترکِ ملاقات، انقطاعِ دوستی اور عیب جوئی کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِیَہٗ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ کُلَّ ذٰلِكَ لَا یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِہٖ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کسی مسلمان کو یہ بات روا نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے خفا رہے اور اس کو چھوڑے جب وہ مسلمان جو اس سے خفا ہے کہیں ملے تو وہ اس کو سلام کرے، وہ جواب نہ دے تو دوبارہ سلام کرے اَب بھی جواب نہ دے تو تیسری بار سلام کرے اگر اِس مرتبہ بھی اس نے جواب

نہ دیا تو اس کا گناہ اس کے ذمّہ ہوگا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اعْتَلَّ بَعِیْرٌ لِصَفِیَّةَ وَعِنْدَ زَیْنَبَ فَضْلُ ظَھْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِزَیْنَبَ اَعْطِیْھَا بَعِیْرًا فَقَالَتْ اَنَا اُعْطِیْ تِلْكَ الْیَھُوْدِیَّةَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَجَرَھَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ وَبَعْضَ صَفَرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَذُکِرَ حَدِیْثُ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا فِیْ بَابِ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت کی بیوی صفیہ رضؓ کا اونٹ بیمار ہوگیا اور زینب رضؓ (امّ المومنین) کے پاس ان کی ضرورت سے زیادہ سواری تھی، رسُولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زینبؓ تم صفیہ رضؓ کو اپنا اونٹ دیدو۔ زینبؓ نے کہا میں بھلا یہ اونٹ اس یہودیہ کو دوں گی (یعنی ہرگز نہ دوں گی) رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے ناراض ہوگئے اور ذی الحجہ، محرم اور کچھ دن ماہِ صفر کے اُن سے آپ علیحدہ رہے، (ان کے گھر نہ گئے)۔ (ابوداؤد) اور معاذ بن انس کی حدیث مَنْ حَمٰی الخ شفقت ورحمت کے باب میں بیان کی گئی۔

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیا اور حُسنِ خلق کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ رَفِیْقٌ یُّحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ مہربان ہے نرمی ومہربانی کو پسند کرتا ہے اور نرمی

عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَ الْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ۔

ومہربانی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو درشتی وسختی پر عطا نہیں فرماتا نہ اور کسی چیز پر نرمی ومہربانی کے سوا چیزوں میں سے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رض سے فرمایا نرمی کو اپنے اوپر لازمی سمجھو۔ سختی ودرشتی اور بے حیائی سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لئے کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ نرمی اس کی زینت کے باعث ہوتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال لی جاتی ہے وہ عیب دار ہوتی ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ (رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دُنیا وآخرت کی بھلائی عطا کی گئی ہے۔ اور جس شخص کو نرمی سے محروم رکھا گیا اس کو دُنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔ (شرح السنۃ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ مومن (کامل) اپنی خوش خلقی کے ذریعہ رات کو عبادت

بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ۔ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

کرنے والے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھنے والے شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداود)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَاَحْسِنْ خُلُقِيْ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ "اے اللہ! تو نے میری پیدائش کو اچھا کیا میرے خلق کو بھی اچھا بنا۔" (احمد)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِاَهْلِ بَيْتٍ رِفْقًا اِلَّا نَفَعَهُمْ وَلَا يُحْرِمُهُمْ اِيَّاهُ اِلَّا ضَرَّهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جن گھر والوں کے لیے خداوند تعالیٰ نرمی کو پسند کرے اس کے ذریعہ ان کو نفع پہنچاتا ہے اور جن گھر والوں کو نرمی سے محروم رکھے ان کو اس کے سبب ضرور پہنچاتا ہے۔ (بیہقی)

اَلظُّلْمُ

ظلم وستم کا بیانُ

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِيْ اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَلَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ

حضرت معاویہ رض کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رض کو لکھا کہ تم مجھ کو ایک خط لکھو جس میں مجھ کو نصیحتیں تحریر کرو اور زیادہ طویل نہ لکھو حضرت عائشہ رض نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔ تجھ پر سلام ہو میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جو شخص خداوند بزرگ وبرتر کی رضا تلاش کرے اور لوگوں کے غیظ وغضب اور ناراضی کی پروا

كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

نہ کرے خداوند تعالیٰ اس کی مدد کے لئے کافی ہوتا ہے اور لوگوں کی اذیت و محنت سے اس کو بچاتا ہے (یعنی لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے) اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کا جویاں ہو اور خداوند تعالیٰ کے غیظ و غضب اور خفگی کی پروا نہ کرے، اس کو خداوند تعالےٰ لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے۔ اور سلام ہو تجھ پر۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِيْنُ ثَلٰثَةٌ دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْإِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهٖ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دفتر (یعنی نامۂ اعمال) تین قسم کے ہیں ایک تو وہ نامۂ اعمال ہے جس کو خداوند تعالیٰ نہیں بخشتا اور وہ نامۂ اعمال وہ ہے جس میں خداوند تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا گیا ہے چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا شرک نہیں بخشتا اور دوسرا نامۂ اعمال وہ ہے جس میں انسانوں کے آپس کے مظالم درج ہیں اس نامۂ اعمال کو خدا تعالیٰ یونہی نہ چھوڑ دے گا بلکہ مظلوموں کے لئے ظالموں سے بدلے گا ان میں سے ایک کو دوسرے سے راضی کر دے گا اور تیسرا نامۂ اعمال وہ ہے جس کی خداوند تعالیٰ کی پرواہ نہ ہوگی (یعنی چاہے تو بخش دے اور چاہے اس کا بدلہ لے) اس میں وہ مظالم اور گناہ ہوں گے جو

بندوں اور خدا کے درمیان کئے گئے ہوں گے یہ نامۂ اعمال خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس پر عذاب کرے اور چاہے اس کو بخش دے۔ (بیہقی)

اَلرِّقَاق

دل کو نرم کرنیوالی حدیثوں کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ (رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ)۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، دُنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے جس کا آخرت میں مال نہیں۔ اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔ (احمد۔ بیہقی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَإِنِّيْ إِذَا رَأَيْتُهٗ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا۔ (رَوَاهُ أَحْمَدُ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں ہمارے ہاں ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا عائشہ رضؓ! اس کو بدل دو۔ اس لئے کہ جب میں اس کو دیکھتا ہوں دنیا یاد آجاتی ہے (احمد)

اَلْفُقَرَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ عَيْشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقراء کی فضیلت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی معاشرت کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم

آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

کے اہل بیت نے کبھی دو روز مسلسل جو کی روٹی
سے کبھی پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ
مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِيْ
فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ
لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُمْ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ
بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّيْ
الْمِسْكِيْنَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ يَا
عَائِشَةُ اَحِبِّي الْمَسَاكِيْنَ وَ
قَرِّبِيْهِمْ فَاِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ اِلٰى قَوْلِهٖ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ)

حضرت انس کہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اے اللہ! مجھ کو مسکین بنا کر رکھ مسکین مار
اور مسکینوں کے زمرہ میں میرا حشر کر۔ حضرت عائشہ رض
نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں فرمایا؟
آں حضرت نے جواب دیا اس لئے کہ مسکین
جنت میں دولت مندوں سے چالیس برس
پہلے داخل ہوں گے ۔ اے عائشہ! کسی مسکین
کو اپنے دروازہ سے خالی ہاتھ نہ جانے دو اگرچہ
کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، عائشہ! تو مساکین سے
محبت کر اور ان کو اپنے سے قریب کر (یعنی اپنی
مجلسوں میں ان کو شریک رکھ) خداوند تعالیٰ قیامت
کے دن تجھ کو اپنے قریب رکھے گا۔ (ترمذی بیہقی)
ابن ماجہ نے اسے ابوسعید رض سے لفظ "زمرۃ المساکین"
تک روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهٗ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ الطَّعَامُ
وَالنِّسَاءُ وَالطِّيْبُ فَاَصَابَ اثْنَتَيْنِ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ دنیا کی چیزوں میں
سے تین چیزیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
اچھی معلوم ہوتی تھیں ایک تو کھانا دوسرے
عورتیں اور تیسرے خوشبو۔ ان میں سے دو چیزیں

وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا اَصَابَ
النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ وَلَمْ يُصِبِ
الطَّعَامَ ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ ملیں یعنی
عورتیں اور خوشبو اور تیسری چیز زیادہ نہ ملی
یعنی کھانا ۔ (احمد)

اَلْبُكَاءُ وَالْخَوْفُ

رونے اور ڈرنے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ
مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ
الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ
قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ
الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ
وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ
اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ
يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ۔
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب دریافت
کیا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ
(یعنی وہ لوگ جو دیتے ہیں جو کچھ کہ دیتے ہیں اس
حال میں کہ ان کے دل ترساں و لرزاں ہیں) کہ
کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری
کرتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا صدیق کی بیٹی نہیں
بلکہ وہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے ہیں نماز
پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور اس کے
باوجود خدا سے ڈرتے ہیں کہ ان کے ان اعمال
کو (شاید) قبول نہ کیا جائے یہی وہ لوگ ہیں
جو نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں ۔ (ترمذی ابن ماجہ)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا
عَائِشَةُ اِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ
فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا ۔ رَوَاهُ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشہ رض اپنے آپ کو ان
گناہوں سے بچا جن کو حقیر و معمولی خیال کیا
جاتا ہے اس لئے کہ ان گناہوں کے ساتھ خدا

ابنُ ماجة والدارمي والبيهقي في شعب الايمان)

کی طرف سے ایک مطالبہ کرنے والا بھی ہے (یعنی فرشتہ)۔ ابن ماجہ۔ دارمی و بیہقی)

الانذار والتحذیر

ڈرانے اور نصیحت کرنے کا بیان

وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اوّل ما يكفأ قال زيد بن يحيى الهماوي يعني الاسلام كما يكفأ الاناء يعني الخمر قيل فكيف يا رسول الله وقد بيّن الله فيها ما بيّن قال يسمّونها بغير اسمها فيستحلونها۔ (رواه الدارمي)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ سب سے پہلے اسلام میں جس چیز کو اُلٹایا جائے گا جس طرح بھرے برتن کو اُلٹ دیا جاتا ہے، وہ شراب ہوگی (یعنی اسلام میں سب سے پہلے خدا کے جس حکم کی خلاف ورزی کی جائے گی اور اس کے حکم کو اُلٹ دیا جائے گا وہ شراب کی ممانعت کا حکم ہوگا) اور پوچھا گیا یا رسول اللہؐ یہ کیونکر ہوگا حالانکہ شراب سے متعلق خدا کے احکام ہو چکے ہیں اور سب پر ظاہر ہیں؟ فرمایا یہ اس طرح ہوگا کہ شراب کا دوسرا نام رکھ لیں گے اور اس کو حلال قرار دیں گے۔ (دارمی)

قرب الساعة

قرب قیامت کا بیان

وعن عائشة قالت كان رجال من الاعراب يأتون النبي صلى الله عليه وسلم

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت پوچھا کرتے تھے آپ ان سے

فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم عليكم ساعتكم۔ (متفق عليه)

(پوچھنے والوں میں سے) چھوٹی عمر کے شخص کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ لڑکا اگر زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے کا وقت آنے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (یعنی تمہاری موت) قائم ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

لا تقوم الساعة الا على شرار الناس

قیامت بُرے لوگوں پر قائم ہوگی!

وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يذهب الليل والنهار حتى يعبد اللات والعزّى فقلت يا رسول الله ان كنت لاظن حين انزل الله هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ان ذلك تامًا قال انه سيكون من ذلك ما شاء الله ثم يبعث الله ريحًا طيبة فتوفى

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے رات اور دن کے فنا ہونے سے پہلے (یعنی دین کے خاتمہ سے پہلے)، لات اور عزیٰ کی پرستش کی جائے گی (لات و عزیٰ مکہ کے دو مشہور بتوں کے نام ہیں)، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! جب یہ آیت نازل ہوئی ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ط (یعنی وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا۔ تاکہ وہ اس کو سارے دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اس کو بُرا سمجھیں) تو میں نے یہ

كُلُّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَّا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ اٰبَائِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

خیال قائم کر لیا تھا کہ بُت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے (اور یہ کہ آئندہ کبھی بُت پرستی نہ ہوگی) آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جب تک خدا چاہے گا پھر خداوند ایک خوشبودار ہوا کو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو فنا کر دے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیں گے جن میں نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے باپوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

اَلنَّفْخُ فِي الصُّوْرِ

صور پھونکے جانے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ (یعنی اس روز کہ زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) یہ پوچھا کہ لوگ اس روز کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا کہ پُل صراط پر۔ (مسلم)

اَلْحَشْرُ

حشر کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَّنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں، برہنہ جسم اور بےختنہ جمع کیا جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں سب کو ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھے گا آپ نے فرمایا عائشہ! موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں۔ (بخاری ومسلم)

اَلْحِسَابُ وَالْقِصَاصُ وَالْمِيْزَانُ

حساب قصاص اور میزان کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُّحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ اَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَّنْ نُّوْقِشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن جس سے حساب لیا جائے گا ہلاک ہوگا میں نے عرض کیا خداوند تعالیٰ نے کیا یہ نہیں فرمایا ہے کہ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا (یعنی قریب ہے کہ حساب کیا جائے گا آسان حساب) آپ نے فرمایا یہ آسان حساب صرف پیش کرنا اور بیان محض ہے کہ اس میں کسی قسم کا مناقشہ نہ ہوگا لیکن جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائیگا

وہ ہلاک ہوگا۔ (بخاری ومسلم)

وعن عائشة انها ذكرت النار فبكت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون اهليكم يوم القيامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما في ثلثة مواطن فلا يذكر احد احدا عند الميزان حتى يعلم ايخف ميزانه ام يثقل وعند الكتاب حين يقال هاؤم اقرؤا كتابيه حتى يعلم اين يقع كتابه افي يمينه ام في شماله ام من وراء ظهره وعند الصراط اذا وضع بين ظهري جهنم (رواه ابوداؤد)

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد (آگئی) اور میں رو پڑی۔ رسول خداؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اہل وعیال کو یاد رکھیں گے، رسول اللہؐ نے فرمایا تین مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ایک تو میزان اعمال پر جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ اس کے نامۂ اعمال کا پلہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالہ کئے جانے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہوجائے کہ پیٹھ کے[5] پیچھے سے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا گیا یا بائیں ہاتھ میں اور جب کہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والا (خوشی سے) یہ نہ کہے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو تیسرے پل صراط کے قریب جبکہ پل صراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا (ابوداود)

---

[5] اعمال نامے اس طرح حوالے کئے جائیں گے کہ سیدھے ہاتھ کو گردن میں سے جاکر پشت کی طرف نکالا جائے گا۔ اور بائیں ہاتھ کو بغل کے نیچے سے نکال کر پشت کی طرف لے جایا جائیگا۔ اور پشت کی طرف سے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے۔ ۱۲ مترجم

عن عائشة قالت جاء رجل فقعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة يحسب ما خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل وجعل يهتف فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں ان کو تا دیبًا بُرا بھلا کہتا ہوں۔ اور ان کو مارتا بھی ہوں (قیامت میں) ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تو نے ان کو دی ہے اس کا حساب کیا جائے گا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر سرابر رہے گا (یعنی نہ تجھ کو ثواب ملے گا اور نہ ان کو عذاب اور اگر تیری سزائیں ان کے گناہوں سے کم ہوں گی تو ان کے گناہوں کی زیادتی کا تجھ کو اجر ملے گا۔ اور اگر تیری سزا ان کے جرائم سے زیادہ ہوگی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ شخص الگ جا بیٹھا اور رونا چلانا شروع کیا رسول اللہؐ نے اس سے فرمایا کیا تو نے خداوند بزرگ وبرتر کا یہ ارشاد نہیں پڑھا ہے ونضع الموازین القسط لیوم

الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّ
وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
اَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ فَقَالَ
الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ
لِيْ وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِّنْ
مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ
كُلَّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ وَّاِنْ كَانَ مِثْقَالَ
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا حَاسِبِيْنَ (یعنی
ہم انصاف کی ترازوؤں کو کھڑی کریں گے
قیامت کے دن پھر کسی شخص پر کوئی زیادتی
نہ کی جائے گی۔ اگرچہ عمل رائی کے دانہ کے برابر
کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کریں گے اور ہم حساب
کرنے والے کافی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا
رسول اللہؐ! میں اپنے اور ان غلاموں کے لیے
اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ میں ان کو جدا
کردوں۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سارے
غلام آزاد ہیں۔ (ترمذی)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ
بَعْضِ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ
حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ
يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزُ
عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُّوْقِشَ الْحِسَابَ
يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ
کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سُنا اے اللہ تم
مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب لے
میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبیؐ آسان
حساب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کے
اعمالنامے میں دیکھا جائے گا (یعنی اس
کا گناہ) اور پھر معاف کردیا جائے گا۔
اے عائشہ رضؓ اس روز جس شخص کے حساب
کی پوری جانچ کی گئی اور پورا حساب لیا
گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ
ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ
فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ
حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّا بَنُوْ
هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى قَسَمَ رُؤْيَتَهٗ وَكَلَامَهٗ
بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسٰى فَكَلَّمَ
مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ
مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَدَخَلْتُ
عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى
مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ فَقَالَتْ لَقَدْ
تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهٗ شَعْرِيْ
قُلْتُ رُوَيْدًا ثُمَّ قَرَاْتُ
لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ
الْكُبْرٰى فَقَالَتْ اَيْنَ تَذْهَبُ
بِكَ اِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيْلُ مَنْ
اَخْبَرَكَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى
رَبَّهٗ اَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِّمَّا

دیدار الٰہی کا بیان

شعبی رضؓ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضؓ عرفات
میں کعب احبار رضؓ سے ملے اور ان سے ایک
بات دریافت کی (یعنی دیدار الٰہی کی بابت)
کعب رضؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جس سے پہاڑ
گونج اٹھے۔ ابن عباس رضؓ نے کہا۔ ہم ہاشم کی
اولاد ہیں (یعنی اہل علم و معرفت ہیں کوئی
بعید از عقل بات دریافت نہیں کرتے)
پھر کعبؓ نے کہا۔ خداوند تعالٰی نے اپنے دیدار
اور کلام کو محمدؐ اور موسٰےؑ کے درمیان تقسیم
کردیا ہے چنانچہ خدا تعالٰے نے دو مرتبہ
موسٰیؑ سے کلام کیا۔ اور دو مرتبہ محمدؐ نے
خدا تعالٰی کو دیکھا۔ مسروق رضؓ کہتے ہیں کہ میں
حضرت عائشہ رضؓ کی خدمت میں حاضر ہوا
اور ان سے پوچھا کہ کیا محمدؐ نے اپنے پروردگار
کو دیکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا مسروق!
تم نے ایسی بات پوچھی ہے جس سے میرے
جسم کے رونگٹے کھڑے ہوگئے (یعنی خدا
کی عظمت و ہیبت سے کہ اس کا دیکھنا ناممکن
ہے) مسروق رضؓ کہتے ہیں میں نے کہا عائشہ رضؓ!

أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ
الَّتِي قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ
عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ
وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ لَمْ
يَرَهُ فِي صُوْرَتِهِ إِلَّا
مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ
لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ
سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ
وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا
قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ
قَوْلُهُ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى
فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ
أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيْهِ
فِي صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ
أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي
صُوْرَتِهِ الَّتِي هِيَ
صُوْرَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ۔

صبر سے کام لو عجلت نہ کرو۔ پھر میں نے یہ آیت
پڑھی لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى
(یعنی محمدؐ نے اپنے بزرگ و برتر خدا کی بڑی
نشانیاں دیکھیں) عائشہ رضؓ نے کہا، تم کو
یہ آیتیں کہاں لے جا رہی ہیں (یعنی ان کا
مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھے ہو) اس سے
مراد جبرائیل ہیں (یعنی بڑی نشانیوں سے مراد
جبرائیل ہیں) مسروق رضؓ تم سے جو شخص یہ کہے
کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے، یا یہ کہے
کہ محمدؐ نے ان چیزوں میں سے کچھ چھپا لیا ہے
جن کے اظہار کا ان کو حکم دیا گیا تھا یا یہ کہے
کہ محمدؐ ان پانچ چیزوں کا علم رکھتے تھے۔ جن
کا ذکر خداوند تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے
إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ الخ اس نے محمدؐ پر بہت بڑا بہتان
باندھا (یعنی نہ تو محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔ نہ
احکام الٰہی میں سے کچھ چھپایا ہے، اور نہ
ان پانچ چیزوں کا علم تھا۔ جن کا علم خدا
کے ساتھ مخصوص ہے) ہاں محمدؐ نے جبرائیل
علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اور جبرائیل کو بھی
ان کی اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے

ایک دفعہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب اور ایک
دفعہ مقام اجیاد میں (جو مکہ کے قریب ایک
آبادی ہے) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جبرائیلؑ کو اصلی صورت میں اس حال
میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے اور انہوں
نے آسمان کے کنارے کو معمور کر رکھا تھا۔
(ترمذی) اور بخاری و مسلم کی روایت میں یہ
الفاظ بھی ہیں کہ مسروق رضؓ نے کہا پھر میں نے
عائشہ رضؓ سے یہ کہا کہ پھر خدا تعالےٰ کے اس
قول کے کیا ہیں ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ
قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى؟ عائشہ رضؓ نے
کہا۔ اس سے مراد جبرائیل ہیں جو ہمیشہ ایک
مرد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ اور اس موقع
پر اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے اور
افق کو معمور کر لیا تھا۔

بَدْءِ الْخَلْقِ

مخلوقات کی پیدائش

وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُلِقَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ نُوْرٍ
وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فرشتوں کو
نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے
دھواں ملے ہوئے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے

مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تم سے بیان کر دی گئی ہے یعنی جس کا ذکر قرآن مجید میں تمہارے سامنے موجود ہے (یعنی خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ) (آدم کو مٹی سے پیدا کیا) (مسلم)

اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ وَاِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کا سارا منہ کھل گیا ہو آپ جب ہنستے تو مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيْثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل بات نہ کرتے جس طرح تم باتوں میں بات کرتے چلے جاتے ہو آپ ایک ایک بات کو علیحدہ علیحدہ کرتے اگر کوئی شخص آپ کے جملوں کو گننا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری ومسلم)

وَعَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِيْ بَيْتِهٖ

اسود رضہ کہتے ہیں' میں نے عائشہ رضہ سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا گھر کے کام میں

قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ تَعْنِيْ خِدْمَةَ اَهْلِهٖ فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کو چلے جاتے۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ قَطُّ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهَ بِهَا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کی ہدایت کی جاتی تو آپؐ ان میں آسان کام کو اختیار فرما لیتے۔ اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔ اگر وہ کام گناہ کا سبب ہوتا تو آپؐ اس سے دُور ہو جاتے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ البتہ جس چیز کو خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر اس کو حلال کیا گیا تو آپؐ ضرور خدا تعالیٰ کے لئے اس سے انتقام لیتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَاَةً وَلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمُ مِنْ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ یعنی نہ عورت کو اور نہ خادم کو مگر جب کہ آپؐ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے (تو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کو مارتے تھے) اور جب آپؐ کو کوئی چیز پہنچتی (یعنی

صاحبه الا ان ينتهك شيء من محارم الله فينتقم لله رواه مسلم

کسی سے اذیت و تکلیف جسمانی یا روحانی) تو آپ اس کا انتقام نہ لیتے تھے مگر جب کہ کوئی شخص خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو استعمال کرتا یا ممنوع کاموں کو کرتا تو آپ اس کی سزا ضرور دیتے تھے۔ (مسلم)

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وقالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه رواه الترمذي

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلعم اپنی جوتیاں خود ٹانک لیتے تھے اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اسی طرح کام کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ اور عائشہ رضہ نے یہ کہا کہ حضورؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی ہی تھے، اپنے کپڑوں کی جوئیں خود دیکھ لیتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے اور اپنی خدمت خود کر لیتے تھے۔ (ترمذی)

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة لو شئت لسارت معي جبال الذهب جاءني ملك وان حجزته لتساوي الكعبة فقال ان ربك يقرأ عليك السلام ويقول ان شئت

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضہ اگر میں خدا تعالیٰ سے مال و دولت چاہوں تو البتہ میرے ساتھ سونے کی پہاڑ چلا کریں۔ میرے پاس ایک فرشتہ آیا (دراز قد) جس کی کمر کعبہ کے برابر تھی اس نے کہا کہ ہمارے پروردگار نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو

نبيا عبدا وان شئت نبيا ملكا فنظرت الى جبرئيل فاشار الي ان ضع نفسك وفي رواية ابن عباس فالتفت رسول الله صلى الله عليه وسلم الى جبرئيل كالمستشير له فاشار جبرئيل بيده ان تواضع فقلت نبيا عبدا قالت فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك لا ياكل متكئا يقول آكل كما ياكل العبد واجلس كما يجلس العبد رواه في شرح السنة۔

بندہ پیغمبر بنو (یعنی وہ پیغمبر جو بندگی اور فقر کی صفت سے متصف ہو) اور چاہو تو بادشاہ پیغمبر ہو جاؤ۔ میں نے جبرئیل (یعنی اس فرشتہ) کی طرف دیکھا (یعنی ان سے مشورہ چاہا) انہوں نے کہا آپ اپنے کو پست کر دو (یعنی بندگی اور فقر اختیار کرو) اور ابن عباس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ فرشتہ کے الفاظ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کی طرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ طلب کیا۔ جبرئیلؑ نے اشارہ سے بتایا کہ تواضع اختیار کرو (یعنی پست ہو) میں نے کہا میں بندہ پیغمبر بننا چاہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھایا آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح کھاتا ہوں، جیسے غلام کھاتا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح غلام بیٹھتا ہے۔ (شرح السنۃ)

وعن عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا في الاسواق ولا يجزي

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش گو تھے (یعنی فطرتاً و طبعاً) اور بے تکلف فحش گوئی کرتے تھے اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ

بِالسَّيِّئَةِ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

آپ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ معاف فرما دیتے اور درگزر کرتے تھے۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَةٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم اس طرح باتیں نہ کرتے تھے جس طرح تم مسلسل وبہم باتیں کرتے ہو۔ بلکہ اس طرح سے گفتگو فرماتے تھے کہ ایک ایک جملہ آپ کا الگ الگ ہوجاتا تھا کہ جو شخص آپ کے پاس بیٹھا ہو وہ اس کو یاد رکھ سکے۔ (ترمذی)

المبعث وبدأ الوحی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وحی نازل ہونے کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ وحی کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز جو رسول اللہ صلعم کے ساتھ شروع کی گئی۔ وہ سوتے میں سچے خوابوں کا نظر آنا تھا۔ آپ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی مانند نظر آجاتی۔ اس کے بعد آپ کو تنہائی پسند آنے لگی۔ اور آپ غار حرا کے اندر گوشہ نشین رہنے لگے۔ غار حرا میں آپ عبادت فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی روز عبادت میں مشغول رہتے تھے اور یہ اس وقت جب آپ

اِلٰى اَهْلِهٖ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِيْ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِيْ فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ

کی خواہش گھر کے لوگوں کی طرف نہ ہوتی تھی آپ کھانے جاتے اور جب وہ ختم ہوجاتا تو خدیجہ الکبریٰ کے پاس آتے اور جتنے دن غار حرا میں قیام کا ارادہ ہوتا اتنے دن کا سامان پھر لے جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آیا (یعنی حق کا پیام) آپ اس وقت غار حرا میں تھے فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا پڑھو (یعنی کچھ یاد ہو) آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ پھر فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا پڑھ! میں نے کہا۔ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب دبایا۔ یعنی سینہ سے لگاکر خوب دبایا یہاں تک کہ وہ تھک گیا یا میں تھک گیا، فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (یعنی میں پڑھ نہیں سکتا) اس نے مجھ کو پھر پکڑ لیا۔ اور تیسری مرتبہ سینے سے لگا کر مجھ کو خوب بھینچا۔ یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ - خَلَقَ

حتی ذہب عنہ الروع فقال لخدیجۃ واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجۃ کلا واللہ لا یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق ثم انطلقت بہ خدیجۃ الی ورقۃ ابن نوفل ابن عم خدیجۃ فقالت لہ یا ابن عم اسمع من ابن اخیک فقال لہ ورقۃ یا ابن اخی ماذا تری فاخبرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر ما رای فقال لہ ورقۃ ھذا الناموس الذی انزل اللہ علی موسی یا لیتنی کنت فیہا جذعا یا لیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او مخرجیہم

الانسان من علق - اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان ما لم یعلم

(یعنی اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے تجھ کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کو ہاں جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھ اور تیرا پروردگار جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھائے اور انسان کو وہ چیز سکھائی جس کو وہ جانتا تھا) اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان آیتوں کو لے کر گھر کی طرف لوٹے اور حالت یہ تھی کہ آپؐ کا دل کانپ رہا تھا، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے پاس پہنچ کر آپؐ نے فرمایا مجھ کو (کپڑا) اڑھا دو۔ چنانچہ آپؐ کو کپڑا اڑھا دیا گیا یہاں تک کہ آپ کا خوف جاتا رہا۔ پھر آپؐ نے خدیجۃ الکبریٰؓ سے تمام واقعہ بیان فرمایا۔ اور کہا مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہؓ نے کہا۔ تم ہرگز نہ ڈرو (ایسا نہ ہوگا) قسم ہے خدا تعالیٰ کی وہ تم کو کبھی ذلیل و رسوا نہ کریگا تم رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو۔ سچ بولتے ہو۔ غریبوں یتیموں کی خبر گیری کرتے ہو مسکینوں کے لیے کماتے ہو۔ مہمانوں کی مہمانی اور خاطر و مدارات کرتے ہو اور قدرتی

قال نعم لم یات رجل قط بمثل ما جئت بہ الا عودی وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا ثم لم ینشب ورقۃ ان توفی وفتر الوحی متفق علیہ وزاد البخاری حتی حزن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما بلغنا حزنا غدا منہ مرارا کی یتردی من رؤس شواہق الجبل فکلما اوفی بذروۃ جبل لکی یلقی نفسہ منہ تبدی لہ جبرئیل فقال یا محمد انک رسول اللہ حقا فیسکن لذلک جاشہ وتقر نفسہ۔

حوادث میں لوگوں کی مدد کرتے ہو۔ پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ آپؐ کو (اپنے چچازاد بھائی) ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا "چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے (یعنی رسول اللہؐ) سے سن!" ورقہ نے آپ سے کہا بھتیجے تو کیا دیکھتا ہے؟ رسول اللہؐ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے سن کر کہا یہ وہی ناموس (فرشتہ ہے) جس کو خداوند تعالیٰ نے موسیٰؑ پر نازل فرمایا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا (جبکہ تم اپنی دعوت کی تبلیغ کروگے) یا کاش میں اس وقت زندہ رہتا جب کہ تم کو تمہاری قوم نکالے گی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا میری قوم مجھ کو نکال دے گی؟ ورقہ نے کہا! ہاں (اور اس کا سبب یہ ہے کہ) جس چیز کو تم لائے ہو یعنی نبوت و رسالت جو شخص بھی اس کو لایا ہے۔ اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے، اگر میں ان ایام میں موجود ہوا تو میں تمہاری معقول مدد کروں گا، اس واقعہ کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا (بخاری و مسلم) اور بخاری نے اتنے الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم جیسا کہ ہم کو حدیثوں سے معلوم ہوا ہے وحی کا سلسلہ منقطع کر دیا جانے سے بہت غمگین اور رنجیدہ ہوئے اتنے غمگین اور رنجیدہ کہ کئی مرتبہ آپؐ صبح کو اس ارادے سے پہاڑوں پر گئے کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرادیں جب آپ کسی چوٹی پر پہنچے تاکہ اپنے آپ کو نیچے گرادیں۔ تو جبرئیلؑ ظاہر ہوتے اور فرماتے، محمدؐ! بلاشبہ تو خدا کا رسول ہے" ان الفاظ کو سُن کر آپ کا اضطراب وقلق رفع ہوتا اور دل مطمئن ہوجاتا۔

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حارث بن ہشامؓ نے رسول اللہ صلعم سے عرض کیا، یارسول اللہؐ آپؐ کے پاس وحی کیونکر آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کبھی تو اس کی آواز گھنٹال کے مانند ہوتی ہے اور وحی مجھ پر سخت ترین وحی ہوتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہوجاتی ہے اور جو کچھ میں نے فرشتہ سے سنا ہوتا ہے میں اس کو یاد و محفوظ رکھتا ہوں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ وحی کسی آدمی کی شکل میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ میں اس سے سُنتا ہوں اس کو

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

یاد کر رکھتا ہوں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ پر وحی کو نازل ہوتے دیکھا ہے سردی کے دنوں میں آپؐ پر وحی اُترتی اور جب فرشتہ وحی دے کر چلا جاتا۔ تو میں دیکھتی کہ آپؐ کی پیشانی سے پسینہ جاری ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُّ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا جِبْرَئِيْلُ فَنَادَانِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یارسولؐ! کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن آپؐ پر کوئی گزرا ہے فرمایا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ دیکھا ہے جو احد سے بھی زیادہ سخت ہے اور سب سے زیادہ سخت دن جو مجھ پر گزرا ہے اور جس میں میں نے تیری قوم سے ایسی تکالیف اُٹھائی ہیں جو تمام عمر پھر کبھی برداشت نہیں کیں وہ عقبہ کا دن اور عقبہ کے مصائب ہیں (عقبہ ایک مقام ہے جہاں ایام حج میں کنکریاں مارتے ہیں اس کو جمرہ عقبہ بھی کہتے ہیں) میں نے اپنے آپؐ کو (یعنی اپنی دعوت اسلام کو) ابن عبد یالیل بن کلال کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جو چیزیں میں نے اس کے سامنے پیش کی تھی اس نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا میں وہاں سے غمگین اور رنجیدہ چل دیا (یعنی جدھر

بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ بِهِمْ قَالَ فَنَادَانِيْ مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ أَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِيْ رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِيْ بِأَمْرِكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُوْ أَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

میرا منہ اُٹھا چل دیا، مقام قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھ کو ہوش ہوا (یعنی سراسیمگی کی حالت دُور ہوئی) میں نے سر اُٹھایا تو مجھ کو ابر کا ایک ٹکڑا نظر آیا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا پھر میں نے اس پر جبرئیلؑ کو دیکھا۔ جبرئیلؑ نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا۔ خداوند بزرگ و برتر نے آپ کی قوم کی بات کو سُنا اور آپ کی بات کا اس نے جو جواب دیا تھا اس کو بھی سُنا (یعنی آپ کو آپ کی قوم کا بُرا کہنا اور جھٹلانا خدا کو سب معلوم ہے) اب خدا نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتہ کو بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو جو حکم دیں وہ بجا لائے حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھ کو مخاطب کر کے سلام کیا اور پھر کہا، اے محمدؐ! خدا نے آپ کی قوم کی بات کو سُنا اور مجھ پہاڑوں کے فرشتہ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، تاکہ میں آپ کا حکم بجا لاؤں اگر آپ فرمائیں تو اخشبین کے دونوں پہاڑوں کو (یہ پہاڑ مکہ کے قریب واقع ہیں) میں ان کفار پر اُلٹ دوں رسول اللہؐ نے فرمایا (میں ان کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا)، بلکہ مجھ کو اُمید ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کی اولاد میں ایسے لوگ

پیدا کرے جو یکتا و تنہا خدا کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں۔ بخاری و مسلم)

اَلْمُعْجِزَاتُ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ أُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَوْكِبَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِيْ

معجزات کا بیان

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب سے واپس آ کر ہتھیار اُتارے اور غسل کا ارادہ فرمایا ہی تھا کہ جبرئیل تشریف لائے اس حال میں کہ وہ (رسول خداؐ) گرد و غبار کو سر سے جھاڑ رہے تھے اور کہا آپ نے تو ہتھیار اتار کر رکھ دیئے اور قسم اللہ کی میں نے ابھی ہتھیار نہیں رکھے چلیے کافروں کی طرف چلیے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کدھر، جبرئیلؑ نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف بڑھے اور فتح حاصل کی (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا ہے کہ گویا میں اس غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو قبیلہ بنو غنیم کی اگلی صف میں اڑ رہا تھا۔ اس سواروں کی جماعت سے جو جبرئیلؑ کے ہمراہ تھی جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

بَنِيْ قُرَيْظَةَ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى إِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ فَعَلَ الشَّيْءَ
وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ
يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ
ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ
أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا
اسْتَفْتَيْتُهُ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ
جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ
وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ
قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ
مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ
قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ
الْأَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ
فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ
وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ
ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ
فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهٖ

بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا حتیٰ کہ آپ
کی حالت یہ ہو گئی کہ آپ یہ خیال کرتے تھے
ایک کام کیا ہے حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا تھا (یعنی
آپ پر نسیان غالب آ گیا تھا) انہیں ایام
میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے ہاں تھے کہ آپ نے خدا سے دعا کی اور
پھر دعا کی (یعنی مکرر دعا کی) پھر آپ نے
فرمایا عائشہ رضؓ! تجھ کو معلوم ہے میں نے
خدا سے جو بات دریافت کی تھی وہ خدا نے مجھ
کو بتا دی (اور وہ اس طرح) کہ دو شخص
(دو فرشتے) میرے پاس آئے ایک ان میں
سے میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائینتی
پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت
کیا، اس شخص کو کیا بیماری ہے۔ دوسرے نے
کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر پہلے نے پوچھا
کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا،
لبید بن اعصم یہودی نے۔ پہلے نے پوچھا کس
چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کنگھی
میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑتے ہیں

إِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ
الَّتِيْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا
نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا
رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ہیں اور درخت خرما کے تازہ شگوفہ میں۔ پہلے
نے پوچھا وہ جادو کی ہوئی چیزیں کہاں رکھی
ہیں۔ دوسرے نے کہا ذروان کے کنوئیں میں۔
یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ
کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور
فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھایا گیا ہے۔ اس
کنوئیں کا پانی مہندی کا سا سُرخ پانی تھا
اور درخت خرما کے شگوفے (جو کنوئیں میں
دفن تھے) ایسے تھے گویا کہ وہ شیطانوں کے سر
ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام
چیزوں کو کنوئیں سے نکال لیا (اور جادو کا اثر
جاتا رہا) (بخاری)

اَلْكَرَامَاتُ

کرامتوں کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا
مَاتَ النَّجَاشِيُّ كُنَّا نَتَحَدَّثُ
أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرٰى عَلٰى قَبْرِهٖ
نُوْرٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ جب نجاشی
(شاہ حبش) مر گیا تو ہم آپس میں اس قسم کی باتیں
کیا کرتے تھے کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ نور دکھائی
دیتا ہے (یعنی یہ بات عام طور پر مشہور تھی) (ابوداؤد)

وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوْا غُسْلَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالُوْا لَا نَدْرِيْ أَنُجَرِّدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات کے بعد) جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا نُجَرِّدُ مَوْتَانَا أَمْ نُغَسِّلُهُ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَلْقَى اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّوْمَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَذَقْنُهُ فِي صَدْرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ لَا يَدْرُوْنَ مَنْ هُوَ اغْسِلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَقَامُوا فَغَسَّلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصُهُ يَصُبُّوْنَ الْمَاءَ فَوْقَ الْقَمِيْصِ وَيُدَلِّكُوْنَهُ بِالْقَمِيْصِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ.

لوگوں کہا۔ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح برہنہ کر لیں جس طرح ہم اپنے مردوں کو کرتے ہیں یا آپ کو کپڑوں کے اندر غسل دیدیں۔ جب اس پر اختلاف بڑھا تو خداوند تعالیٰ نے ان لوگوں پر نیند کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ کوئی شخص وہاں ایسا نہ تھا جس کی ٹھوڑی سینہ پر نہ ہو (یعنی سب پر نہ ہو یعنی سب پر نیند کی غفلت طاری ہو گئی تھی) پھر ان لوگوں سے ایک کہنے والے نے جس سے وہ لوگ واقف نہ تھے گھر کے ایک گوشے میں سے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے اندر ہی غسل دو چنانچہ وہ سب لوگ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور آپ کے جسم مبارک کو غسل دیا۔ آپ کے جسم پر اس وقت قمیص تھی۔ جس پر پانی ڈالتے جاتے تھے اور قمیص ہی کو ملتے جاتے تھے۔ (بیہقی)

وَعَنْ نُبَيْهَةَ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا مِنَ

نبیہہ بن وہب کہتے ہیں کہ کعبؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہوا کعبؓ نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو اور ستر ہزار فرشتے

الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ أَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزُفُّوْنَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

آسمان سے نہ اترتے ہوں (یعنی روزانہ صبح کے وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو گھیر لیتے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرنے کے لئے بازوؤں کو قبر پر پھیلاتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب شام ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے دوسرے آ جاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے ہیں اس وقت تک یہ سلسلہ جاری رہیگا۔ جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹے گی اور آپ قبر سے برآمد ہوں گے اور ستر ہزار فرشتوں کے درمیان خداوند تعالیٰ کے پاس چلے جائینگے (دارمی)

وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں فرمایا کرتے تھے اے عائشہ رضؓ میں اس کھانے کی تکلیف کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا جو میں نے خیبر میں

اَجِدُ اَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِیْ اَکَلْتُ بِخَیْبَرَ وَھٰذَا اَوَانُ وَجَدْتُ اِنْقِطَاعَ اَبْھَرِیْ مِنْ ذٰلِكَ السَّمِّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

کھایا تھا (یعنی زہر آلود بکری کا گوشت) اب وہ وقت ہے کہ زہر کے اثر سے میری رگِ جان کاٹی جائے۔ (بخاری)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَفِیْ یَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاَنَّ اللّٰہَ جَمَعَ بَیْنَ رِیْقِیْ وَرِیْقِہٖ عِنْدَ مَوْتِہٖ دَخَلَ عَلَیَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ وَبِیَدِہٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَاَیْتُہٗ یَنْظُرُ اِلَیْہِ وَعَرَفْتُ اَنَّہٗ یُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُہٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُہٗ فَاشْتَدَّ عَلَیْہِ وَقُلْتُ اُلَیِّنُہٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِہٖ اَنْ نَعَمْ فَلَیَّنْتُہٗ فَاَمَرَّہٗ وَبَیْنَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ خدا کی ان نعمتوں میں سے جو میرے لئے مخصوص کی گئیں ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے میرے گھر میں اور میری باری کے دن وفات پائی اور رسول اللہ صلعم نے میرے سینہ اور میری گردن کے درمیان وفات پائی (یعنی اس حال میں کہ آپ میرے سینہ کا تکیہ بنائے ہوئے تھے) اور ایک نعمت خاص خدا کی مجھ پر یہ ہوئی کہ خداوند تعالیٰ حضور صلعم کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے تھوک کو جمع کیا (جس کا واقعہ یہ ہوا کہ) عبدالرحمٰن بن ابی بکر رض (یعنی حضرت عائشہ کے بھائی) ان کے پاس آئے اس وقت ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور رسول اللہ صلعم میرے سینے سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلعم عبدالرحمٰن یا مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ میں جانتی تھی کہ آپ

یَدَیْہِ رَکْوَةٌ فِیْھَا مَاءٌ فَجَعَلَ یُدْخِلُ یَدَیْہِ فِی الْمَاءِ فَیَمْسَحُ بِھِمَا وَجْھَہٗ وَیَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٌ ثُمَّ نَصَبَ یَدَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی حَتّٰی قُبِضَ وَمَالَتْ یَدُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

مسواک کو بہت پسند کرتے ہیں، میں نے عرض کیا۔ کیا آپ کے لئے میں عبدالرحمٰن سے مسواک لے لوں۔ آپ نے سر کے اشارہ سے ظاہر کیا کہ ہاں لے لو۔ میں نے عبدالرحمٰن سے مسواک لے کر آپ کو دیدی۔ آپ کو اس مسواک کا چبانا دشوار معلوم ہوا اس لئے کہ وہ سخت تھی۔ میں نے عرض کیا۔ کیا میں مسواک کو نرم کردوں آپ نے اجازت دے دی چنانچہ میں نے مسواک کو نرم کردیا اور آپ نے اس کو اپنے دانتوں پر پھیرا اور اس طرح میرا تھوک وفات کے وقت مل گیا اور حضور صلعم کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ آپ اس پانی میں ہاتھ ڈالتے اور ان کو چہرے پر پھیر لیتے اور فرماتے تھے لاالہ الااللہ اور موت کے وقت سختیاں ہیں (یعنی موت کے وقت انسان پر سکرات کی حالت طاری ہوتی ہے) اس کے بعد حضور ص نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یعنی دُعا کے لئے) یا آسمان کی طرف اور فرمانا شروع کیا۔ مجھ کو رفیق اعلےٰ سے ملادے آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور آپ کے ہاتھ نیچے گر پڑے۔ (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ يَمْرَضُ إِلَّا خُيِّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ أَخَذَتْهُ بُحَّةٌ شَدِيدَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ ہر نبی کو مرض موت میں دنیا و آخرت کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے (یعنی اگر وہ چاہے تو ایک مدت تک اور دنیا میں قیام کرلے اور چاہے تو عالم عقبےٰ کی طرف متوجہ ہو جائے) اور آپ کی آخری بیماری نے جو سخت تکلیف پیدا کی تھی (یعنی بلغم یا سانس کی وجہ سے آپ کی آواز بھاری ہوگئی تھی) میں نے اس حالت میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا مجھ کو ان لوگوں میں شامل کردے جن پر اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنا فضل کیا یعنے نبیوں صدیقوں شہدا اور صالحین۔ میں نے آپ کی یہ آواز سن کر معلوم کرلیا کہ آپ نے سفر آخرت کو اختیار کرلیا ہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ اُدْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے دفن کے مقام میں اختلاف واقع ہوا۔ ابو بکر رض نے فرمایا کہ اس معاملہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ جس نبی کی روح قبض کرتا ہے وہاں کرتا ہے جہاں وہ اپنا دفن ہونا پسند کرتا ہے۔ اس لئے آپ کو آپ کے بستر کی جگہ ہی دفن کرنا چاہیئے۔ (ترمذی)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا جنت کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھایا جاتا جب وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اس کو اختیار دیدیا جاتا ہے (یعنی وہ خواہ دنیا میں رہے یا عالم آخرت میں چلا جائے) عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موت کو بھیجا گیا اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا کہ آپ پر غشی طاری ہوگئی پھر آپ کو ہوش آیا اور آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ ہم کو اختیار نہیں کریں گے عائشہ رض کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ سُن کر مجھ کو وہ حدیث یاد آگئی جو آپ نے تندرستی کی حالت میں ہم سے بیان کی تھی یعنی یہ کہ کسی نبی کی روح

اٰخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا ٹھکانا جنت میں نہیں دکھا دیا جاتا اور پھر اس کو اختیار نہیں دے دیا جاتا کہ خواہ وہ دنیا میں قیام کرے خواہ وہ عالمِ آخرت میں چلا جائے عائشہ رضہ فرماتی ہیں کہ وفات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ الفاظ تھے۔ اللہم الرفیق الاعلیٰ۔ (بخاری و مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَارَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِ لَوْ كَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاسْتَغْفِرُ لَكِ وَاَدْعُوْ لَكِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَاثُكْلِيَاهُ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَظُنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِيْ فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَظَلَلْتَ اٰخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درد کی شدت کی حالت میں کہا۔ آہ میرا سر (دُکھتا ہے) آپ نے یہ سن کر فرمایا۔ وہ (یعنی موت) اگر واقع ہوئی اور میں زندہ ہوا تو تیرے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔ اور تیرے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا کروں گا۔ عائشہ رضہ نے عرض کیا۔ آہ مصیبت و ہلاکت قسم ہے خدا کی! میرا خیال یہ ہے کہ آپ میری موت کو پسند فرماتے ہیں اگر ایسا ہوا (یعنی میں مرگئی) تو آپ اس دن کے آخر ہی میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باشی فرمائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ! اپنے دردِ سر اور اپنی موت کا ذکر چھوڑو اور میرے دردِ سر

اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور میری موت کے ذکر میں مشغول ہو۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ان الفاظ سے میرا منشاء یہ تھا کہ میں نے قصد کیا تھا یا میں نے اس کا ارادہ کیا تھا کہ کسی شخص کو بھیج کر ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلواؤں اور ان کے لئے (خلافت کی) وصیت کر دوں تاکہ پھر کہنے والے کچھ نہ کہیں اور آرزو نہ کریں۔ پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ خداوند تعالیٰ ابوبکر کی خلافت کے علاوہ دوسرے کی خلافت کا انکار کر دے گا اور مسلمان اس کی خلافت کی مخالفت کریں گے یا خداوند تعالیٰ ابوبکر رضہ کی خلافت کے سوا دوسرے کی خلافت کی مدافعت کرے گا اور مسلمان انکار کر دیں گے۔ (بخاری)

وَعَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِّنْ جَنَازَةٍ مِّنَ الْبَقِيْعِ فَوَجَدَنِيْ وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَاَنَا اَقُوْلُ وَارَأْسَاهُ قَالَ بَلْ اَنَا يَا عَائِشَةُ وَارَأْسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِيْ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ایک روز بقیع کے قبرستان میں ایک جنازہ کو دفن کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس واپس تشریف لائے اور مجھ کو اس حال میں پایا کہ میں دردِ سر کی تکلیف میں پڑی تھی اور کہہ رہی تھی آہ میرا سر آپ نے سن کر عائشہ رضہ! بلکہ میرا سر درد کرتا اور دُکھتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا اور اس میں تمہارا کیا نقصان ہے اگر

وَصَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ قُلْتُ لَكَأَنِّيْ بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَرَجَعْتَ إِلٰى بَيْتِيْ فَعَرَّسْتَ فِيْهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بُدِئَ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

تم مجھ سے پہلے مرجاؤ۔ میں تم کو کفن دوں گا۔ میں تم پر نماز پڑھوں گا۔ اور میں تم کو دفن کروں گا۔ میں نے عرض کیا گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں قسم ہے خدا کی قسم اگر آپ نے ایسا کیا (یعنی تجہیز و تکفین وغیرہ کی)، تو آپ گھر واپس آتے ہی اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باش ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اسی وقت سے آپ کی اس علالت کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ نے وفات پائی۔ (دارمی)

تَرِكَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چھوڑا اس کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم)

مَنَاقِبُ أَبِيْ بَكْرٍ رض

حضرت ابو بکر رض کے مناقب و فضائل

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ایک روز

دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ابو بکر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے یعنی (عتیق اللہ من النار) اس روز سے ابو بکر رض کا نام عتیق ہو گیا (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ۔

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ رسول اللہ م نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابو بکر رض موجود ہوں تو مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

مَنَاقِبُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے ایک غیر مفہوم سخت آواز سنی اور پھر بچوں کا شور و غل سنائی دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے جاکر دیکھا تو ایک حبشی عورت اچھل کود رہی تھی اور بچے اس کے گرد تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر

فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

فرمایا۔ عائشہ! اِدھر آؤ تم بھی دیکھو۔ چنانچہ میں گئی اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ لی اور میں نے کندھے اور سر کے درمیان سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا تھوڑی دیر بعد آپ نے پھر یہی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ ابھی نہیں۔ اور اس سے میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ معلوم کروں کہ رسول اللہؐ کے دل میں میرا کیا مرتبہ ہے مجھ سے کتنی محبت ہے اچانک عمرؓ آگئے اور جو لوگ کھڑے عورت کا تماشا دیکھ رہے تھے وہ ان کو دیکھتے ہی اِدھر اُدھر متفرق و منتشر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ انسانوں اور جنوں کے شیطان عمرؓ کے خوف سے بھاگ گئے ہیں عائشہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں واپس چلی آئی۔ (ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِي فِي لَيْلَةٍ صَاحِيَةٍ إِذْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَكُونُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک چاندنی رات میں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا کسی کی اتنی نیکیاں بھی ہیں جتنے آسمان پر ستارے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ رَوَاهُ رَزِينٌ

عمرؓ کی نیکیاں اتنی ہی ہیں پھر میں نے پوچھا اور ابوبکرؓ کی نیکیوں کا کیا حال ہے۔ آپ نے فرمایا۔ عمرؓ کی ساری عمر کی نیکیاں ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہیں۔ (رزین)

بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عثمانؓ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهِ كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ أَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَوَّى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں اپنی رانیں یا پنڈلیاں کھولے لیٹے تھے کہ ابوبکرؓ نے حاضری کی اجازت چاہی آپ نے ان کو بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے پھر عمرؓ نے اجازت چاہی آپ نے ان کو بلالیا اور اسی طرح لیٹے رہے۔ پھر عثمانؓ نے اجازت طلب کی آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرست کرلیا (یعنی رانیں یا پنڈلیاں ڈھک لیں) پھر جب یہ لوگ چلے گئے تو عائشہؓ نے کہا۔ ابوبکرؓ آئے تو آپ نے جنبش نہ کی اور اسی طرح لیٹے رہے عمرؓ آئے تو آپ نے

دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَّجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَالَةِ اَنْ لَّا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حرکت نہ کی اور لیٹے رہے پھر جب عثمان آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو درست کرلیا (اس کا کیا سبب ہے) آپ نے فرمایا کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عثمانؓ حیادار آدمی ہے مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر اسی حالت میں ان کو بلاؤں تو وہ حیا و شرم سے کہیں واپس چلے نہ جائیں اور جو کچھ ان کو کہنا ہے وہ نہ کہہ سکیں۔
(مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَعَلَّ اللّٰهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلعم نے ایک روز عثمانؓ سے کہا شاید کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے (یعنی خلعت خلافت عطا فرمائے) پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال۔ تو ان کی خواہش سے اس قمیص کو نہ اتارنا (یعنی خلافت کو ترک نہ کرنا)
(ترمذی، ابن ماجہ)

مَنَاقِبُ الْعَشَرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِيْنَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهٗ فَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

غزوہ سے مدینہ میں واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر (دشمن کے خوف سے) نہ سوئے اور فرمایا۔ کاش کوئی مرد صالح ہوتا جو میری نگہبانی کرتا یکایک ہم نے ہتھیاروں کی آواز سُنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی میں سعد ہوں آپ نے پوچھا۔ تم کیوں کر آئے۔ سعدؓ نے کہا میرے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف پیدا ہوا اور میں آپ کی نگہبانی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لئے دُعا فرمائی اور پھر سو رہے۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لِنِسَآئِهٖ اِنَّ اَمْرَكُنَّ مِمَّا يُهِمُّنِيْ مِنْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصِّدِّيْقُوْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا تمہارے معاملے نے مجھ کو فکر میں ڈال رکھا ہے کہ تمہاری گزر میرے بعد کیونکر ہوگی (یعنی میں نے کوئی میراث نہیں چھوڑی ہے اور تم نے دُنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے) اور تمہارے حالات کی تحقیق و تفتیش نہیں کریں گے مگر صرف وہ لوگ جو صابر ہیں اور صدیق (یعنی تمہاری خبر گیری وہی لوگ کریں گے جو لینے کے لئے تھوڑے

مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِحَدِيْقَةٍ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

پر قناعت کریں گے اور بقیہ سے دوسروں کی مدد کریں یا وہ لوگ جو معاملہ میں سچے اور ادائے حقوق میں کامل ہیں) عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ صابر و صدیق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد عائشہ رضہ نے ابوسلمہ رضہ بن عبدالرحمٰن رضہ سے کہا خدا تمہارے باپ کو (یعنی عبدالرحمٰن بن عوف رضہ کو) جنت کی سلسبیل (ایک چشمہ کا نام ہے جو جنت کے اندر ہے) سے سیراب فرمائے، عبدالرحمٰن بن عوف رضہ نے ازواج مطہرات کے مصارف کے لیے ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار (درہم یا دینار) کو بیچا گیا تھا۔ (ترمذی)

مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر تشریف لائے (غالباً صحن مکان میں) کہ آپ کی خدمت میں حسن بن علی رضہ حاضر ہوئے آپ نے ان کو کملی کے اندر بٹھا لیا پھر حسین رضہ آئے ان کو بھی آپ نے کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر فاطمہ رضہ آئیں آپ نے ان کو

ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بھی کملی میں بٹھا لیا پھر علی رضہ آئے اور آپ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا اور یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (یعنی اہلبیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گناہوں کی ناپاکی دور کر دے اور تم کو پاک و صاف کر دے (مسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ

حضرت عائشہ رضہ کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہ رضہ آئیں (یعنی مرض موت میں)، ان کی چال اور ہیئت رفتار مخفی نہ تھی۔ بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضہ کو دیکھا تو فرمایا۔ میری بیٹی مرحبا۔ اس کے بعد ان کو بٹھایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں، فاطمہ رضہ رونے لگیں اور زار زار رونے لگیں جب آپ نے ان کو رنجیدہ پایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں اور اب کی مرتبہ وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے، تو میں نے فاطمہ رضہ سے پوچھا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باتیں کیں۔ فاطمہ رضہ نے کہا

عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِيْنَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرَئِيْلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنَّ نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کرنا پسند نہیں کرتی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؓ سے کہا میں تم کو اس حق کا واسطہ اور قسم دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ تم مجھ کو اس راز سے آگاہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظاہر کیا۔ فاطمہؓ نے کہا اب اس راز کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسولِ خدا صلعم نے پہلی بار مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ جبرئیلؑ سال بھر میں مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اب کی مرتبہ سال میں دو بار دور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت آگیا ہے۔ پس اے فاطمہؓ! تو خدا سے ڈرتی رہ اور صبر کو اختیار کر (خصوصاً میری وفات پر) اس لئے کہ میں تیرے لئے بہترین پیش رَو ہوں یہ سنکر میں رونے لگی پھر جب رسول اللہ صلعم نے مجھ کو زیادہ مضطرب اور بے صبر پایا تو دوبارہ مجھ سے باتیں کیں اور اس مرتبہ یہ فرمایا کہ اے فاطمہؓ! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تجھ کو بہشت کی ساری عورتوں کا سردار بنادیا جائے۔ یا تو سارے مومنوں کی عورتوں

کی سردار ہو جائے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، پہلی مرتبہ آپ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ اپنی بیماری میں وفات پاجائیں گے یہ سنکر میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جاکر ملوں گی۔ تو میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتّٰى أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحِبِّيْهِ فَإِنِّي أُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی رینٹ کو صاف کرنا چاہا میں نے عرض کیا۔ آپ رہنے دیجیے۔ اس کام کو میں کروں گی۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہؓ! تو اسامہؓ سے محبت کر اس لئے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ (ترمذی)

مَنَاقِبِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب و فضائل کا بیان

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ نبی صلعم کی بیویوں میں جتنا رشک مجھ کو خدیجۃ الکبریٰؓ پر ہوتا تھا۔ اتنا کسی بیوی پر نہیں حالانکہ میں نے ان کو دیکھا تک نہیں تھا۔ لیکن

ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها أعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كأنه لم تكن في الدنيا امرأة إلا خديجة فيقول إنها كانت وكانت وكان لي منها ولد. متفق عليه

رسول اللہ صلعم ان کو یاد فرمایا کرتے تھے اور جب کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کرکے خدیجہ رضؓ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے میں بعض اوقات آپ سے کہہ دیا کرتی تھی کہ آپ کے خیال میں خدیجہ رضؓ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ خدیجہ رضؓ ایسی تھی اور خدیجہ رضؓ ویسی تھی اور اس کے بطن سے میری اولاد ہے۔ (بخاری)

وعن أبي سلمة أن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة هذا جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا أرى. متفق عليه.

ابوسلمہ رضؓ کہتے ہیں کہ عائشہ رضؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجھ سے فرمایا اے عائشہ رضؓ! یہ جبرئیلؑ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے تھے جن کو میں نہ دیکھتی تھی۔ (یعنی جبرئیلؑ کو)

وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أريتك في المنام ثلث ليال يجيء بك الملك في سرقة من حرير

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلعم نے مجھ سے فرمایا تم کو میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا۔ تم کو فرشتہ ریشم کے ایک ٹکڑے میں لاتا اور مجھ سے کہتا۔ یہ آپ کی بیوی ہیں میں تمہارے

فقال لي هذه امرأتك فكشفت عن وجهك الثوب فإذا أنت هي فقلت إن يكن هذا من عند الله يمضه. متفق عليه.

چہرہ سے کپڑا اٹھاتا اور تم کو پاتا بعینہٖ۔ پھر میں اپنے دل میں کہتا۔ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو پورا کرے گا۔

(بخاری ومسلم)

وعنها قالت إن الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالت إن نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة والحزب الآخر أم سلمة وسائر نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب أم سلمة فقلن لها كلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلم الناس فيقول من أراد أن يهدي إلى رسول الله صلى الله

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کے لئے اس دن کا انتظار کرتے جس روز کہ آپ میرے ہاں تشریف رکھتے ہوتے (یعنی میری باری کے دن کا انتظار کیا کرتے تھے) اور اس سے ان کا منشا محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی دو جماعتیں تھیں ایک جماعت میں عائشہ رضؓ، حفصہ رضؓ اور سودہ تھیں اور دوسری جماعت میں ام سلمہ رضؓ اور باقی بیویاں تھیں۔ ایک دفعہ ام سلمہ رضؓ کی جماعت نے ام سلمہ رضؓ سے کہا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ آپ لوگوں سے یہ فرمادیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرے وہ ہدیہ پیش کردے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيْنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَ أَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ أَتُوْبُ إِلَى اللهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّيْ هٰذِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

خواہ رسول اللہؐ اس وقت کسی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں چنانچہ اُم سلمہؓ نے رسول اللہ صلعم سے اس کے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس خواہش کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ کو عائشہؓ کے معاملہ میں اذیت نہ دو۔ اس لئے کہ میرے پاس کسی عورت (بیوی) کے کپڑے (چادر یا لحاف) میں وحی نہیں آتی مگر عائشہؓ کے کپڑے میں۔ ام سلمہؓ نے یہ سُنکر کہا۔ یا رسول اللہؐ! میں آپ کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر ام سلمہؓ کی جماعت نے فاطمہؓ کو بلایا۔ اور ان کے ذریعہ اپنی اس خواہش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا۔ فاطمہؓ نے اس بارے میں آپؐ سے گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں فاطمہؓ نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا تو تم عائشہؓ سے محبت کرو۔ (بخاری ومسلم)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جبرئیل ان کی ان کی شکل وصورت کی کوئی چیز سبز ریشم میں لپیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا و آخرت

هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دونوں میں۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ عمارؓ کو جب کبھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے ہمیشہ سخت ترین اور مشکل کام کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرٰى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى أُسَمِّيَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایک رات کو خلاف معمول) رسول اللہؐ نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ جلتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا، عائشہؓ میرے خیال میں اسماء کے بچہ پیدا ہوا ہے، تم لوگ اس کا نام نہ رکھنا جب تک میں نام نہ رکھوں چنانچہ اس بچے کا نام آپؐ نے عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اپنے ہاتھ سے اس کے تالو میں ملی۔ (ترمذی)

باسمہٖ سبحانہٗ

عین الاصابہ

فیما

استدرکتہ السیدۃ عائشۃ علی الصحابۃ

للامام الہمام جلال الدین السیوطی

بتصحیحات عدیدۃ وتعلیقات مفیدۃ

للسید سلیمان الندوی

مع اردو ترجمہ

پیش کش

جمیل نقوی

طبع فی اردو اکیڈمی سندھ بکراتشی بباکستان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى، هذا جزء لخصت فيه كتاب
الاجابة لايراد ما استدركته عائشة على الصحابة للامام بدر الدين الزركشي مع
زيادة ما تيسر وسميته "عين الاصابة فى استدراك عائشة على الصحابة" وقد
سبق الشيخ بدر الدين الى التاليف فى ذلك الاستاذ ابو منصور الحسن بن محمد
بن على بن طاهر البغدادى الفقيه المحدث المشهور فصنف فى ذلك كتابا اورد فيه
خمسة وعشرين حديثا باسانيده عن شيوخه وقد انبأنى به ابو عبد الله بن مقبل
عن الصلاح بن ابى عمر عن ابى الحسن بن البخارى عن الخشوعى عن ابى عبد الله بن الحسين
بن محمد بن خسرو -

باب فضل عائشة رض

اخبرنا المصنف سماعا اخرج الحاكم فى المستدرك[1] عن عروة قال ما رأيت احدا
اعلم بالحلال والحرام والعلم والشعر والطب من عائشة رض، واخرج الحاكم وصححه عن
عروة قال قلت لعائشة قد اخذت السنن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم والشعر
العربية عن العرب فممن اخذت الطب؟ فقالت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان رجلا سقاما وكان اطباء العرب يأتونه فاتعلم منهم، واخرج الحاكم عن مسروق
قال والله لقد رأيت الصحابة يسألون عائشة عن الفرائض[2]، واخرج الحاكم عن عطاء
قال كانت عائشة افقه الناس واعلم الناس واحسن الناس رايا فى العامة واخرج الحاكم

[1] والطبرانى بسند صحيح كما فى زرقانى على المواهب صفحه ۲۲۳ -

[2] راجع ايضا الطبقات لابن سعد جلد ۲ ص ۱۲۶،

عن الزهرى قال لو جمع علم الناس كلهم ثم علم ازواج النبى (صلى الله عليه وسلم)
لكانت عائشة اوسعهم علما، واخرج الحاكم عن موسى بن طلحه قال ما رايت احدا
افصح من عائشة واخرج الحاكم عن الاحنف قال سمعت خطبة ابى بكر وعمر وعثمان و
على والخلفاء هلم جرا فما سمعت الكلام من فم مخلوق افخم ولا احسن منه من فى
عائشة رضى الله عنها واخرج الحاكم وصححه عن عائشة قالت خلال لى تسع لم تكن
لاحد من النساء قبلى الا ما اتى الله عز وجل مريم بنت عمران، والله ما اقول هذا
انى افخر على احد من صواحباتى، قيل وما هن قالت جاء الملك بصورتى الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتزوجنى وانا ابنة سبع سنين واهديت اليه وانا
ابنة تسع وتزوجنى بكرا وكان يأتيه الوحى وانا وهو فى لحاف واحدة وكنت من
احب الناس اليه ونزل فى ايات من القرآن كادت الامة تهلك فيهما ورأيت
جبريل ولم يره احد من نسائه غيرى وقبض فى بيتى لم يله احد غير الملك الا
انا -

باب الطهارة

روى يعقوب بن سفيان القسرى حدثنا محمد بن مصفى حدثنا يحيى بن
سعد القطان الانصارى حدثنا عثمان بن عطاء عن ابى سلمة بن عبد الرحمن قال
دخلت على عائشة فقلت يا امتاه ان جابر بن عبد الله يقول الماء من الماء فقالت
اخطأ جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا جاوز الختان الختان فقد وجب
الغسل ايوجب الرجم ولا يوجب الغسل، اخرج ابو منصور البغدادى فى كتابه بسند
فيه من يجهل عن عبدة بن ابى لبابة عن محمد الخزاعى عن ابى بن كعب اتى عائشة
فقال لها ان على بن ابى طالب يقول ما ابالى على ظهر حمار مستحب ام على التاخين
فقالت عائشة ارجع اليه فقل له ان عائشة تنشدك هل علمت ما علم رسول الله

صلى الله عليه وسلم بعد تنزيل سورة المائدة فاتاه فقال ان عائشة اخبرتنى ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما نزلت عليه سورة المائدة لم يزد على المسح
على التساخين فلما اخبره ذلك انتهى الى قول عائشة وعمل به على التساخين
الخفاف، قال ثعلب لا واحد لها واخرج الدارقطنى فى سننه من طريق هشام
بن عروة عن ابيه عن عائشة انها بلغها قول ابن عمر فى القبلة الوضوء فقالت كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل وهو صائم ثم لا يتوضأ واخرج مسلم والنسائى
عن عبيد بن عمير قال بلغ عائشة ان ابن عمر يامر النساء اذا اغتسلن ان ينقضن
رؤسهن قالت افلا يامرهن ان يحلقن رؤسهن لقد كنت اغتسل انا ورسول الله
صلى الله عليه وسلم من اناء واحد ما ازيد على ان افرغ على راسى ثلاث افراغات
ولفظ النسائى وما انقض لى شعرا، واخرج ابو منصور البغدادى فى كتابه من طريق
محمد بن عمرو بن يحيى بن عبد الرحمن بن حاطب عن ابى هريرة انه قال من غسل
ميتا اغتسل ومن حمله توضأ فبلغ ذلك عائشة فقالت او ينجس موتى المسلمين
وما على رجل لو حمل عودا۔

باب الصلوة

اخرج الطبرانى فى الاوسط من طريق محمد بن عمرو بن ابى سلمة عن ابى هريرة

---

[1] التساخين الخفاف لا واحد لها مثل التعاشيب، وقال ثعلب ليس للتساخين واحد من
لفظها كالنساء لا واحد لها وقيل الواحد تسخان وتسخن وفى الحديث انه صلى الله عليه وسلم
بعث سرية فامرهم ان يمسحوا على المشاوذ والتساخين، المشاوذ العمائم والتساخين الخفاف
قال ابن الاثير وقال حمزة الاصبهانى فى كتاب الموازنة التسخان تعريب تشكن وهو اسم غطاء
من اغطية الراس، كان العلماء والموابذة ياخذونه على رؤسهم خاصة دون غيرهم قال وجاء
ذكر التساخين فى الحديث فقال من تعاطى تفسيره هو الخف حيث لم يعرف فارسية، والتاء
فيه زائدة (لسان العرب الجزء ١٤ ص ٦٩ فصل السين حرف النون) "سخن" [2] سنن دارقطنى جلد ١ ص ٥٠

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لم يوتر فلا صلاة له فبلغ ذلك عائشة فقالت
من سمع هذا من ابى القاسم ما بعد العهد وما نسينا انما قال ابو القاسم صلى الله عليه
وسلم من جاء بصلوات الخمس يوم القيامة حافظا على وضوئها ومواقيتها وركوعها
وسجودها لم ينتقص منه شيئا كان له عند الله عهد ان لا يعذبه ومن جاء وقد
انتقص منهن شيئا فليس له عند الله عهد ان شاء رحمه وان شاء عذبه، واخرج ابو
القاسم عبد الله بن محمد البغوى من طريق ابى القاسم بن محمد قال بلغ عائشة
ان ابا هريرة يقول ان المراة تقطع الصلوة فقالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يصلى فتقع رجلى بين يديه او بحذائه فيصرفها فاقبضها واصله فى الصحيح و
اخرج البيهقى فى سننه عن ابى نهيك ان ابا الدرداء خطب فقال من ادرك الصبح
فلا وتر له فذكر ذلك لعائشة فقالت كذب ابو الدرداء كان النبى صلى الله عليه وسلم
يصبح فيوتر واخرج مسلم عن انس قال كان عمر يضرب الايدى على الصلاة بعد
العصر، واخرج عن طاؤس [2] عن عائشة قالت وهم عمر انما نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يتحرى طلوع الشمس وغروبها۔

باب الجنائز

اخرج مسلم عن عباد بن عبد الله بن الزبير ان عائشة امرت ان يمر بجنازة
سعد بن ابى وقاص فى المسجد فيصلى عليه فانكر الناس ذلك عليها فقالت
ما اسرع ما نسى الناس، ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على سهل بن البيضاء
الا فى المسجد واخرج الشيخان عن عبد الله بن ابى مليكة قال توفيت ابنة [3]
لعثمان بن عفان فجئنا لنشهدها وحضرها ابن عمر وابن عباس فقال عبد الله بن

---

[1] اخرجه احمد فى مسنده جلد ۲ ص ۲۹۱ [2] ايضا جلد ۶ ص ۱۲۴ [3] اسمها ام ابان وتوفيت بمكة كما عند مسلم

عمر لعمرو بن عثمان الا تنهى عن البكاء فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الميت
ليعذب ببكاء اهله عليه، فقال ابن عباس قد كان عمر يقول بعض ذلك، فذكر
ذلك لعائشة فقالت يرحم الله عمر لا والله ما حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله
يعذب المؤمن ببكاء احد ولكن قال ان الله يزيد الكافر عذابا ببكاء اهله عليه[1]
قال وقالت عائشة حسبكم القرآن ولا تزر وازرة وزر اخرى، قال ابن مليكة
فوالله ما قال ابن عمر شيئا، واخرج الشيخان عن عمرة ان عائشة ذكر لها ان عبد الله
بن عمر يقول ان الميت ليعذب ببكاء الحي، فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن
اما انه لم يكذب ولكنه نسي او خطأ انما مر رسول الله صلى الله عليه وسلم على يهودية
يبكي عليها اهلها فقال انهم يبكون عليها وانها لتعذب في قبرها، واخرج مسلم[2] عن
عروة قال قيل لعائشة انهم يزعمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في بردحبرة
قالت قد جاءوا ببرد حبرة ولم يكفنوه واخرج الطبراني في الاوسط عن موسى بن طلحة
قال بلغ عائشة ان ابن عمر يقول ان موت الفجاءة تخفيف على المومنين وسخطة على
الكافرين، واخرج البخاري عن ابن عمر قال وقف النبي صلى الله عليه وسلم على قليب بدر
فقال هل وجدتم ما وعدكم ربكم حقا ثم انهم الآن يسمعون ما اقول فذكر ذلك
لعائشة فقالت انما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم ليعلمون الآن ما كنت
اقول لهم حق واخرج الدارقطني من طريق مجاهد عن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا احب العبد لقاء الله احب الله لقاءه واذا كره العبد لقاء الله
كره الله لقاءه فذكر ذالك لعائشة فقالت يرحمه الله حدثكم بآخر الحديث ولم يحدثكم باوله
قالت عائشة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله بعبد خيرا بعث اليه

---

[1] ولفظ البخاري ان الله ليعذب المومن ببكاء اهله عليه [2] كما عند البخاري وعند مسلم
من شئ۔ [3] ايضا في مسند احمد ص ۱۲۳/۶،

ملكا في عامه الذي يموت فيه فيسدده ويبشره فاذا كان عند موته اتى ملك
الموت فقعد عند راسه فقال ايتها النفس المطمئنة اخرجي على مغفرة من الله
ورضوان وتتهوع نفسه رجاء ان فتخرج فذالك حين يحب لقاء الله ويحب الله لقاءه واذا اراد بعبد
شرا بعث اليه شيطانا في عامه الذي يموت فيه فاغراه فاذا كان عند موته
اتاه ملك الموت فقعد عند راسه فقال ايتها النفس اخرجي الى سخط من الله
وغضب فتتفرق في جسده فذالك حين يبغض لقاء الله ويبغض الله لقاءه، قال
الدارقطني غريب من حديث مجاهد عن ابي هريرة وعائشة تفرد به عطاء
بن السائب عنه ولا اعلم احدا احدث به عنه غير محمد بن فضيل، واخرج
ابوداؤد وابن حبان والحاكم[1] وصححه عن ابي سعيد الخدري انه لما حضره الموت
دعا بثياب جدد فلبسها ثم قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان الميت يبعث في ثيابه الذي يموت فيها قال الزركشي رأيت في كتاب الاصول في
الفقه لابي الحسن احمد بن القطان من قدماء اصحابنا من اصحاب ابن جريج
الكلام على الرواية بالمعنى ان اباسعيد رضي الله عنه فهم من الحديث ان النبي
صلى الله عليه وسلم اراد بالثياب الكفن وان عائشة رضي الله عنها انكرت ذالك
عليه وقالت يرحم الله اباسعيد انما اراد النبي صلى الله عليه وسلم عمله الذي مات عليه
قد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس حفاة عراة غرلا انتهى،
واخرج ابو منصور البغدادي من طريق محمد بن عبيد الطنافسي عن الاعمش عن
خيثمة عن ابي عطية قال دخلت انا ومسروق على عائشة فقال مسروق قال
عبد الله بن مسعود من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره
الله لقاءه فقالت عائشة يرحم الله اباعبد الرحمن حدث باول الحديث ولم

---

[1] المستدرك للحاكم ص۳۳۱۔

تسألوه عن آخره ان الله اذا اراد بعبده خيراً قيض له قبل موته بعام ملكاً يوفقه ويسدده حتى يقول الناس مات فلان على خير ما كان فاذا احضر ورای ثوابه من الجنة تهوع بنفسه او قال تهوعت نفسه فذالك حين احب لقاء الله واحب الله لقاءه واذا اراد بعبد سوءً قيض له قبل موته بعام شيطاناً فافتنه حتى يقول الناس مات فلان على شر ما كان فاذا احضر رای ما نزل عليه من العذاب فبلغ نفسه ذالك حين كره لقاء الله وكره الله لقاءه ـ

باب الصيام

اخرج احمد[1] عن يحيى بن عبد الرحمن عن ابی عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم الشهر تسع وعشرون فذكروا ذالك لعائشة فقالت يرحم الله ابا عبد الرحمن انما قال الشهر قد يكون تسعاً وعشرين واخرج ابن ابی شيبة عن سعيد بن عمر ان عبد الله بن عمر حدثهم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر كذا وكذا واضرب الثالثة وقبض الابهام فقالت عائشة يغفر الله لابی عبد الرحمن انما هجر النبی صلی الله علیه وسلم نساءه شهراً فنزل لتسع وعشرين فقيل يا رسول الله انك آليت شهراً فقال وان الشهر يكون تسعاً وعشرين، و اخرج مسلم عن عبد الملك بن ابی بكر بن عبد الرحمن عن ابی بكر بن عبد الرحمن قال سمعت ابا هريرة يقص يقول فی قصصه من ادركه الفجر جنباً فلا يصم قال فذكرت ذالك لعبد الرحمن بن الحارث فذكره لابيه فانكر ذالك فانطلق عبد الرحمن وانطلقت معه حتى دخلنا على عائشة وام سلمة فسألهما عبد الرحمن عن ذالك قال فكلتاهما قالت كان النبی صلی الله علیه وسلم يصبح جنباً من غير حلم

---

[1] فی مسند ص ٢٤٣/٦

ثم يصوم فانطلقنا حتى مروان فذكر ذالك له عبد الرحمن فقال مروان عزمت عليك الا ما ذهبت الى ابی هريرة فرددت عليه ما يقول قال فجئنا ابا هريرة فذكر له عبد الرحمن فقال ابو هريرة اهما قالتا قال نعم قال هما اعلم ثم رد ابو هريرة ما كان يقول فی ذالك الى الفضل بن عباس قال سمعت ذالك من الفضل ولم اسمعه من النبی صلی الله علیه وسلم فرجع ابو هريرة عما كانت يقول فی ذالك قال البزاز فی مسنده ولا نعلم روى ابو هريرة عن الفضل بن العباس الا هذا الحديث الواحد ـ

باب الحج

آخرج البيهقی فی سننه[1] عن سالم عن ابی عمر سمعت عمر يقول اذا رميتم وحلقتم فقد حل لكم كل شیٔ الا النساء والطيب قال سالم وقالت عائشة كل شیٔ الا النساء انا طيبت[2] رسول الله صلی الله علیه وسلم لحله قال سالم وسنة رسول الله احق[3] ان تتبع واخرج البخاری ومسلم عن عمرة بنت عبد الرحمن ان زياد بن ابی سفيان كتب[4] الى عائشة ان عبد الله قال من اهدى هدياً حرم عليه ما يحرم على الحاج حتى ينحر الهدى وقد بعث بهديی فاكتبی الی بامرك فقالت عمرة قالت عائشة ليس كما قال ابن عباس انا فتلت قلائد هدى رسول الله صلی الله علیه وسلم بيدی ثم قلدها رسول الله صلی الله علیه وسلم بيده ثم بعث بها مع ابی فلم يحرم عليه شیٔ احله الله له حتى نحر الهدى واخرج البيهقی فی سننه[5] عن الزهری قال اول من كشف العمى عن الناس وبين لهم السنة فی ذالك عائشة فاخبرنی عروة وعمرة ان

---

[1] راجع النسخة المطبوعة ص ١٣٥/٥، [2] واخرجه احمد فی مسنده بلفظ آخر ص ١٧٥/٦ ـ
[3] ، [4] هذا لفظ مسلم، [5] راجع النسخة المطبوعة ص ٢٣٤/٥

عائشة قالت انی کنت لافتل قلائد هدی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیبعث بهدیه مقلدًا وهو مقیم بالمدینة ثم لا یجتنب شیئًا حتی ینحر هدیه فلما بلغ الناس قول عائشة هذا اخذ وابه وترکوا فتوی ابن عباس واخرج البخاری ومسلم والنسائی عن محمد بن المنتشر قال سألت ابن عمر عن الطیب عند الاحرام قال لان اطلی بالقار احب الی من ان ینضح طیبا فذکرت ذالک لعائشة فقالت یرحم الله اباعبد الرحمن قد کنت اطیب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیطوف فی نسائه ثم یصبح محرمًا ینضح طیبًا واخرج الشیخان عن مجاهد ان عروة سأل ابن عمر کم اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اربع عمر احداهن فی رجب وکرهنا ان نرد علیه وسمعنا استنان عائشة فی الحجرة فقال عروة الا تسمعین یا ام المؤمنین الی ما یقول ابوعبد الرحمن قالت وما یقول قال یقول اعتمر رسول صلی الله علیه وسلم اربع عمر احداهن فی رجب فقالت یرحم الله اباعبد الرحمن ما اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم الا وهی معه وما اعتمر فی رجب قط، واخرج ابوداؤد والنسائی وابن ماجة عن مجاهد قال سئل ابن عمر کم اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال مرتین فقالت عائشة لقد علم ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اعتمر ثلاثا سوی التی قرنها بحجة الوداع واخرج الشافعی والبیهقی عن سالم عن ابیه انه کان یفتی النساء اذا احرمن ان یقطعن الخفین حتی اخبرته صفیة عن عائشة انها تفتی النساء اذا احرمن ان لا یقطعن فانتهی عنه واخرج ابوداؤد وابن خزیمة عن سالم بن عبد الله بن عمر کان یصنع ذالک ثم حدثته صفیه بنت ابی عبید ان عائشة حدثتها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد کان رخص النساء فی الخفین فترک ذالک واخرج الامام احمد فی کتاب المناسک الکبیر عن مجاهد ان عائشة کانت تقول الا تعجبون من ابن الزبیر یفتی المرأة المحرمة ان تاخذ من شعرها اربع اصابع وانها یکفیها

اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَاءَ[1] ما زوجه الله او ما ملکه فقد عدا واخرج مسلم والاربعة عن الشعبی قال دخلت علی فاطمة بنت قیس فسألتها عن قضاء رسول الله صلی الله علیه وسلم علیها فقالت طلقها زوجها البتة فخاصمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فی السکنی والنفقه قالت فلم یجعل لی سکنی ولا نفقة واخرج البخاری تعلیقًا وابوداؤد عن عروة قال لقد عابت عائشة اشد العیب یعنی حدیث فاطمة وقالت انها کانت فی منزل وحش فخیف علی ناحیتها فلذالک قضی لها رسول الله صلی الله علیه وسلم واخرج مسلم عن عروة قال تزوج ابن سعید بن العاص ابنة عبد الرحمن بن الحکم فطلقها فاخرجها من عندکم فعاب ذالک علیهم عروة فقالوا ان فاطمة قد خرجت قال عروة فاتیت عائشة فاخبرتها بذالک فقالت ما لفاطمة بنت قیس خیر فی ان تذکر هذا الحدیث۔

باب جامع

اخرج البخاری من طریق القاسم عن عائشة قالت من زعم ان محمدًا رای ربه فقد اعظم ولکن رای جبریل فی صورته وخلقته سادًّا ما بین الافق، واخرج مسلم عن مسروق قال قالت لعائشة یا اماه هل رای محمد ربه فقالت لقد قف شعری مما قلت من حدثک بان محمدًا رای ربه فقد کذب ثم قرأت لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ولکنه رای جبریل فی صورته مرتین۔ واخرج[2] البخاری عن ابی ملیکة قال قرأ ابن عباس حتّٰی اِذَا اسْتَیْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ کُذِبُوْا خفیفة[3] وتلا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ

---

[1] وفی القرآن ذٰلک فاولئک هم العٰدون فکانما فسرت عائشة ذٰلک بقولها، [2] فی تفسیر سورة البقرة، [3] ترع ذٰلک ابن عباس تفسیرا للآیة ولیس من القرآن -

من ذالك الطرف واخرج البیہقی فی سننه عن ابی اسحٰق عن البراء قال اعتمر رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث عمر کلھن فی ذی القعدة فقالت عائشة لقد اعتمر اربع عمر بعمرته التی حج معھا واخرج البیھقی فی سننه عن ابی علقمة قال دخل شیبة بن عثمان علی عائشة فقال یا ام المومنین ان ثیاب الکعبة تجمع علینا فتکثر فنعمد الی اٰبار فنحفرھا فنعمقھا ثم ندفن ثیاب الکعبة فیھا کیلا یلبسھا الجنب والحائض، فقالت عائشة ما احسنت وبئس ماصنعت ان ثیاب الکعبة اذا نزعت منھا لم یضرھا ان یلبسھا الجنب والحائض ولکن بعھا واجعل ثمنھا فی المساکین وابن السبیل،

بابُ البیع

اخرج عبد الرزاق فی المصنف والدارقطنی والبیھقی فی سننھما عن ابی اسحاق السبیعی عن امراته انھا دخلت علی عائشة فی نسوة فسالتھا امرأة فقالت یا ام المومنین کانت لی جاریة انی بعتھا من زید ابن ارقم بثمان مائة الی عطائه وانه اراد بیعھا فابتعتھا بستمائة درھم نقدًا فقالت عائشة بئسما اشتریت وبئس ما اشتریت فابلغی زیدًا انه قد ابطل جھاده مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ان یتوب فقالت المرأة لعائشة ارأیت ان لم اٰخذ منه الا راس مالی قالت فمن جاءه موعظة من ربه فانتھی فله ماسلف[1]

بابُ النکاح

اخرج الحاکم وصححه عن ابی ملیکة قالت سألت عائشة عن متعة النساء فقالت بینی وبینکم کتاب الله وقرأت ھٰذه الاٰیة وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ

[1] له عند دار قطنی ... بالفاظ اخرجه البیھقی ج ۵ ص ۳۳۱

فلقیتُ عروة بن الزبیر فذکرت لهٗ ذٰلك فقال قالت عائشة معاذ الله والله ما وعد الله رسوله من شیٔ قط الا علم انه کائن قبل ان یموت ولکن لم تزل البلایا بالرسل حتی خافوا ان یکون من معھم یکذبونھم فکانت تقروھا قد کُذِّبُوا مثقلة

واخرج الطیالسی فی مسنده[1] عن مکحول قال قیل لعائشة ان ابی ھریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشوم فی ثلاثة فی الدار والمرأة والفرس، فقالت عائشة لم یحفظ ابوھریرة انه دخل ورسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قاتل الله الیھود یقولون ان الشوم فی ثلاث فی الدار والمرأة والفرس فسمع آخر الحدیث ولم یسمع اولهٗ، واخرج احمد[2] عن ابی حسان الاعرج ان رجلین دخلا علی عائشة ان اباھریرة یحدث ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول انما الطیرة فی المرأة والدابة والدار فقالت والذی نزل الفرقان علی ابی القاسم ماھکذا کان یقول ولکن کان یقول کان اھل الجاھلیة یقولون الطیرة فی المرأة والدابة والدار ثم قرأت عائشة مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِیْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَھَا الاٰیة واخرج البزار عن علقمة قال قیل لعائشة ان اباھریرة یروی عن النبی صلی الله علیه وسلم ان امرأة عذبت فی ھرة فقالت عائشة ان المرأة کانت کافرة قال ولا نعلم روی علقمة عن ابی ھریرة الا ھٰذا الحدیث، واخرج قاسم[3] بن ثابت السرقسطی فی غریب الحدیث عن علقمة بن قیس قال کنا عند عائشة رضی الله عنھا ومعنا ابوھریرة فقالت یا اباھریرة انت الذی تحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ان امرأة عذبت بالنار فی جرء ھرة لا اطعمتھا ولا سقتھا ولا ھی ترکتھا تاکل من حشائش الارض حتی ماتت، قال ابوھریرة سمعت من رسول الله صلی الله

---

[1] فی نسخة المطبوعة ص ۲۱۵، [2] مسند جلد ۶ ص ۲۴۶ واخرج فی صفحة ۲۴۰ بلفظ آخر [3] ایضًا فی مسند الطیالسی فی مسند عائشة ص ۱۹۹-

عليه وسلم قالت عائشة المؤمن اكرم عند الله من ان يعذب به في جر هرة اما ان المرأة
مع ذلك كانت كافرة يا ابا هريرة اذا حدثت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فانظر
كيف تحدث واخرج البخاری ومسلم عن عروة عن عائشة قال ان ازواج النبی صلى الله
عليه وسلم حين توفی رسول الله صلى الله عليه وسلم اردن ان يبعثن عثمان بن عفان الى ابی بكر
يسألنه ميراثهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت عائشة لهن اليس قد قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركناه صدقة واخرج ابو عروبة الحسين بن محمد
الحرانی وابو منصور البغدادی عن الكلبی عن ابی هريرة قال لان يمتلئ جوف احدكم قيحا
ودما خير له من ان يمتلئ شعرا فقالت عائشة لم يحفظ الحديث انما قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لان يمتلئ جوف احدكم قيحا ودما خير له من ان يمتلئ شعرا هجيت[1]
به واخرج الحاكم وصححه[2] والبيهقی فی سننه عن عروة قال بلغ عائشة ان ابا هريرة يقول
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لان امتع بسوط فی سبيل الله احب الی من اعتق ولد الزنا
وان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ولد الزنا شر الثلاثة وان الميت يعذب ببكاء الحی فقالت
عائشة رض رحم الله ابا هريرة اساء سمعا فاساء اجابة اما قوله لان امتع بسوط فی سبيل الله
احب الی من ان اعتق ولد الزنا انها لما نزلت فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبة
فك رقبة قيل يا رسول الله ما عندنا ما نعتق الا ان احدنا له جارية سوداء تخدمه
وتسعى عليه فلو امرناهن فزنين فجئن بالاولاد فاعتقناهم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لان امتع بسوط فی سبيل الله احب الی من ان آمر بالزنا ثم اعتق الولد واما
قوله ولد الزنا شر الثلاثة فلم يكن الحديث على هذا انما كان رجل من المنافقين
يؤذی رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال من يعذرنی من فلان قيل يا رسول الله صلى الله
مع ما به ولد زنا فقال هو شر الثلاثة والله تعالى يقول ولا تزر وازرة وزر
اخرى واما قوله ان الميت يعذب ببكاء الحی فلم يكن الحديث على هذا ولكن رسول الله

[1] قال الشوكانی فی موضوعاته انه موضوع ص۱۰۲، [2] المستدرك للحاكم كتاب العتق جلد۲ ص۲۱۵

صلى الله عليه وسلم مر بدار رجل من اليهود قد مات واهله يبكون عليه وانه ليعذب
والله عز وجل يقول لا يكلف الله نفسا الا وسعها. واخرج البخاری عن ابن عمر ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم،
واخرج البيهقی عن عروة عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابن ام مكتوم
رجل اعمى فاذا اذن فكلوا واشربوا حتى يؤذن بلال وكان بلال يبصر الفجر وكانت عائشة
تقول غلط ابن عمر. هذا آخر ما اورده الزركشی، وقد حذفت مما اورده اشياء لانها ليست
من باب الاستدراك. وهذه زيادات لم يذكرها، اخرج الائمة الستة الا ابا داود عن
ابی هريرة قال اتی النبی صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع وكانت تعجبه[1] واخرج الترمذی
عن عائشة قالت ما كانت الذراع احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن كان لا
يجد اللحم الا غبا فكان يعجل اليه لانه اعجلها نضجا، واخرج ابن ابی شيبة عن ابی رزين
قال خرج[2] الينا ابو هريرة يضرب بيده على جبهته ثم قال انكم تحدثون انی اكذب
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشهد لسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اذا انقطع شسع احدكم فلا يمشی فی الاخرى حتى يصلحها وقال ابن ابی شيبة
حدثنا ابن عيينة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه ان[3] عائشة كانت تمشی فی خف
واحد تقول لاحنثن ابا هريرة انتهى والله اعلم. تم كتاب عين الاصابة فيما
استدركته السيدة عائشة رضی الله عنها على الصحابة تاليف العلامة المحدث
سيدنا ومولانا الجلال السيوطی تغمده الله بالرحمة والرضوان ونفعنا به وببركات
علومه ونفحاته وجلواته ورحمنا به

---

[1] ذلك ثبت عن عائشة فی البخاری ص۸، [2] فی جامع الترمذی باب ما جاء فی كراهية المشی
فی النعل الواحدة ص۳۰۱، [3] الترمذی ايضا۔

اُردو ترجمہ

"الاجابة لإيراد ما استدركة عائشة على الصّحابة"

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ، یہ ایک جزء ہے جس میں میں نے کتاب "الاجابة لایراد ما استدرکتہ عائشۃ علی الصحابۃ" جوامام بدرالدین زرکشی کی تصنیف ہے، کچھ زیادتیوں کے ساتھ مختصر کیا ہے اور میں نے اس کا نام "عین الاِصابۃ فی استدراک عائشۃ علی الصحابۃ" رکھا ہے، اور استاذ ابومنصُور حسن بن محمد بن علی بن طاہر بغدادی جو مشہور فقیہ و محدث ہیں علامہ بدرالدین پر اس فن میں تالیف کرنے میں سبقت لے گئے، پس انہوں نے اس فن میں ایک کتاب لکھی جس میں پچیس۲۵ احادیث کو اپنی اسناد کے ساتھ اپنے شیوخ سے ذکر کیا اور اس کتاب کی مجھے خبر دی ہے ابو عبداللہ مقبل نے صلاح بن ابی عمر سے انہوں نے ابوالحسن بن بخاری سے انہوں نے خشوعی سے اور انہوں نے ابو عبداللہ بن حسین بن محمد بن خسرو سے،

بَاب فضل عَائشة

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں"

ہمیں مصنف (بدرالدین زرکشی) سے یہ بات سماع متصل سے پہنچی انہوں نے بیان کیا کہ حاکم نے مستدرک میں حضرت عروہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو حلال، حرام، علم اور شعر و طب کا عالم نہیں پایا،

نیز حاکم نے عروہ سے روایت کیا ہے اور اس کی تصیح بھی کی ہے کہ میں

نے حضرت عائشہ سے عرض کیا کہ آپ نے سنن کا علم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے اور شعر و عربیت کا علم عرب سے لیا، یہ فرمائیں کہ علم طب آپ نے کس سے سیکھا، حضرت عائشہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ آپ اکثر بیمار رہتے تھے اور عرب کے اطباء و معالجین آپ کے علاج کے سلسلہ میں حاضر خدمت ہوتے تھے، پس میں انہیں کی باتوں سے یہ علم سیکھتی تھی۔

حاکم نے مسروق سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا بخدا میں نے صحابہ کو حضرت عائشہ سے میراث کے متعلق سوال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حاکم نے عطاء کا قول نقل کیا ہے انہوں نے حضرت عائشہ کے بارے میں فرمایا کہ حضرت عائشہ لوگوں میں سب سے بڑی فقیہ عالمہ اور عام معاملات میں سب لوگوں سے بہتر رائے رکھنے والی ہیں۔

حاکم نے امام زہری کا قول نقل کیا ہے کہ اگر تمام انسانوں کے علم کو جمع کیا جائے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے علم کو جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ علم میں سب پر فوقیت لے جائیں گی۔

نیز حاکم نے موسیٰ بن طلحہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا،

حاکم نے احنف کا قول ذکر کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو بکرؓ، عمر، عثمان، علیؓ اور بہت سے خلفاء کے خطبات سُنے ہیں لیکن میں نے پوری مخلوق کے منہ سے کوئی کلام اتنا شاندار اور بہتر نہیں سُنا جو حضرت عائشہ کی زبانی سُنا۔

حاکم نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے اور اس کی تصحیح بھی کی ہے کہ نو خصوصیات میری ایسی ہیں باستثناء مریم بنت عمران جو مجھ سے پہلے کسی اور عورت کو نہیں دی گئیں، بخدا یہ بات میں اپنی کسی سوکن پر فخر کرتے ہوئے

نہیں کہہ رہی، آپ سے ان خصائص کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ کیا ہیں تو فرمایا نکاح سے پہلے ایک فرشتہ میری تصویر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، پھر جس وقت آپ نے مجھ سے نکاح کیا میری عمر سات سال تھی اور رخصتی کے وقت میں نو سال کی تھی۔

اور آپ نے شادی اس حال میں کی کہ میں کنواری تھی اور آپ کے پاس بسا اوقات وحی اس حال میں نازل ہوتی تھی کہ میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے، اور میں آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، اور میری برأت اور پاک دامنی میں قرآن پاک کی آیات نازل ہوئیں، قریب تھا کہ امت اس موقع پر ہلاک ہو جاتی، اور میں نے حضرت جبریل کو دیکھا ہے جبکہ آپ کی ازواج مطہرات میں سے کسی کو بھی یہ شرف حاصل نہیں ہوا اور میرے ہی حجرہ میں آپ کی روح قبض کی گئی، اس وقت آپ کے جسم اطہر کے قریب صرف میں اور موت کا فرشتہ تھا۔

باب الطہارت

"پاکی کا بیان"

یعقوب بن سفیان فسوی نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے کہ ایک روز میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اے اماں جان حضرت جابر بن عبداللہ یوں فرما رہے ہیں کہ غسل اس وقت واجب ہوتا ہے جبکہ مادۂ تولید خارج ہو جائے، یہ سن کر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت جابر غلطی پر ہیں کیونکہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے کہ جب شرمگاہیں ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں تو غسل واجب

ہو جاتا ہے (یعنی انزال شرط نہیں) اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا کہ کیا حشفہ کا داخل ہو جانا حدِ رجم کو واجب کرے گا اور غسل کو واجب نہ کریگا۔

ابو منصور بغدادی نے اپنی کتاب میں ایسی سند کے ساتھ جس میں مجہول راوی ہے حضرت ابی بن کعب سے نقل کیا ہے وہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب یہ فرماتے ہیں کہ میں گدھے کی پشت پر مسح کروں یا موزوں پر مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم علی کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عائشہ تم کو قسم دے کر پوچھتی ہیں کیا آپ کو سورۃ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے متعلق کچھ علم ہے، ابی بن کعب حضرت علی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا، مجھے حضرت عائشہ نے یہ خبر دی ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۃ مائدہ نازل ہوئی تھی تو آپ نے صرف موزوں پر مسح کیا تھا، جب ابی بن کعب رضؓ نے یہ بات حضرت علی کے سامنے بیان کی تو حضرت علی نے حضرت عائشہ کے قول کی طرف رجوع کرلیا اور اسی پر عمل پیرا ہوئے۔

تساخین موزوں کو کہتے ہیں، ثعلب فرماتے ہیں کہ اس کا واحد نہیں آتا۔

امام دارقطنی نے اپنی سنن میں حضرت عائشہ سے نقل کیا ہے کہ جب ان کو عبداللہ بن عمر کی اس بات کا علم ہوا کہ عورت کا بوسہ لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو روزے کی حالت میں بھی بوسہ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

امام مسلم و نسائی نے عبید بن عمیر سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ کو جب حضرت ابن عمر کی اس بات کا علم ہوا کہ وہ غسل کے وقت عورتوں کو بال کھولنے

کا حکم دیتے ہیں تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن عمر عورتوں کو سر منڈوانے کا حکم کیوں نہیں دیتے، میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے اور میں اس سے زیادہ نہیں کرتی تھی کہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالوں اور نسائی شریف کے الفاظ میں یہ بھی ہے کہ میں اپنے بالوں کو نہیں کھولتی تھی۔

ابو منصور بغدادی نے اپنی کتاب میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے انہیں فرمایا کہ جس نے کسی مردہ کو غسل دیا تو اسے بھی غسل کرنا چاہیے اور جس نے مردہ کو اٹھایا تو اس کو وضو کرنا چاہیے، جب حضرت عائشہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ کیا مسلمانوں کے مردے بھی نجس ہوتے ہیں، حالانکہ اگر کوئی لکڑی اٹھائے تو اس پر نہ غسل واجب ہوتا ہے نہ وضو'

بابُ الصّلٰوۃ

نماز کے بیان میں

طبرانی نے حضرت ابو ہرہ سے روایت کیا ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی کہ جس نے وتر نہیں پڑھے اس کی نماز ہی ادا نہیں ہوئی، جب حضرت عائشہ کو معلوم ہوا تو فرمایا کہ یہ حدیث ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس نے سُنی ہے، ابھی زمانہ زیادہ نہیں گزرا اور نہ ہم ابھی بھولے ہیں، حضورؐ نے تو صرف یہ فرمایا تھا کہ جو شخص کل روزِ قیامت پانچوں نمازوں کو اس حال میں لے کر حاضر ہوا کہ ان کے وضو، اوقات، رکوع اور سجود کی محافظت کی اور ان امور کی بجا آوری میں کسی قسم کی کمی نہیں کی تو اللہ تعالیٰ کا اس سے یہ عہد ہے کہ اس کو عذاب میں مبتلا نہ فرمائیں گے اور اگر کسی کی نمازوں میں کچھ

نقص وکمی رہ گئی ہوگی تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد وپیمان نہ ہوگا، اگر چاہیں گے تو اپنی رحمت سے بخش دیں گے ورنہ عذاب دیں گے۔

ابو القاسم عبداللہ بن محمد البغوی نے قاسم بن محمد کے طریق سے یہ روایت نقل کی ہے جب حضرت عائشہ کو حضرت ابوہریرہ کی یہ بات معلوم ہوئی کہ عورت نماز کو توڑ دیتی ہے (یعنی اگر نمازی کے سامنے سے عورت گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے) تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بسا اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ میں نماز پڑھتے ہوتے تو سوتے میں میرے پاؤں آپ کے سامنے آجاتے جن کو آپ ہٹا دیتے اور میں انہیں سمیٹ لیتی۔ اور اس کی اصل صحیح بخاری میں بھی ہے۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں ابو تھیک سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء نے خطبہ میں فرمایا کہ جس کو صبح کے وقت نے آلیا اس کے وتر نہیں ہوئے، جب حضرت عائشہ کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو درداء سے غلطی ہوئی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صبح ہونے پر بھی وتر پڑھتے تھے۔

امام مسلم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر عصر کے بعد نماز پڑھنے پر لوگوں کی پٹائی کرتے تھے، طاؤس کی روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ حضرت عمر کو وہم سا ہو گیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس بات سے منع فرمایا تھا کہ کوئی شخص طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے وقت قصداً نماز پڑھے۔

باب الجنازہ

جنازہ کے بیان میں

امام مسلم نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ

نے سعد بن ابی وقاص کے جنازہ کو مسجد میں لانے کا حکم دیا تاکہ ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے اس پر لوگوں نے ان پر نکیر کی تو آپ نے فرمایا لوگ اتنی جلدی بھول جاتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ تو مسجد میں پڑھائی تھی۔

شیخین نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے جب حضرت عثمان کی صاحبزادی (ام ابان) کا وصال ہوا تو ہم ان کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوئے حضرت ابن عمر اور ابن عباس بھی وہاں موجود تھے، اسی دوران حضرت ابن عمر نے عمرو بن عثمان سے فرمایا کیا تم گھر والوں کو رونے سے نہیں روکتے۔ بیشک رسول اللہ کا ارشاد ہے کہ میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے، حضرت ابن عباس جو برابر ہی میں تشریف فرما تھے کہنے لگے کہ حضرت عمر بھی کچھ اسی قسم کی بات فرماتے تھے، جب اس کا ذکر حضرت عائشہ کے سامنے ہوا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے بخدا رسول اللہ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی کہ اللہ تعالیٰ مسلمان کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب دیں گے۔ ہاں آپ کا ارشاد گرامی یہ ہے کہ کافر کے عذاب میں بوجہ اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کے زیادتی ہو جاتی ہے، راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا تمہارے لئے قرآن مجید کافی ہے جس میں ارشاد خداوندی ہے ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ یعنی کوئی نفس وجان کسی دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گی۔ ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ بخدا اس کے بعد حضرت ابن عمر نے کچھ نہیں فرمایا۔

شیخین نے عمرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ کے سامنے حضرت ابن عمر کی اس بات کا تذکرہ ہوا کہ مردہ کو زندہ کے رونے کی پاداش میں عذاب دیا جاتا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ خدا ابن عمر کی مغفرت کرے وہ اپنی بات میں جھوٹے نہیں

ہیں لیکن ان سے بھول یا غلطی ہوگئی ، بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک یہودی کے جنازہ کے پاس سے ہوا جس پر اس کے اہل خانہ بین کر رہے تھے اس پر آپ نے فرمایا تھا کہ یہ لوگ تو اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے ۔

امام مسلم نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ کے ساتھ لوگوں کی اس بات کا تذکرہ ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی دھاری دار چادر میں کفنایا گیا تھا تو حضرت عائشہ نے فرمایا لوگ یمنی چادر لاتے تو تھے لیکن اس میں کفنایا نہیں ۔

طبرانی نے معجم اوسط میں موسیٰ بن طلحہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ کو جب ابن عمر کی یہ بات معلوم ہوئی کہ ناگہانی موت کا آجانا اہل ایمان پر سخت ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابن عمر کی مغفرت کرے ، بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ ناگہانی موت اہل ایمان کے لئے آسانی کا باعث ہوتی ہے اور کفار پر سختی اور غصہ کا ۔

امام بخاری نے حضرت ابن عمر سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں کے پاس ٹھہرے جس میں مشرکین کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں آپ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا کیا تم نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا بیشک یہ کنوئیں والے اس وقت میری بات سن رہے ہیں ، جب اس کا تذکرہ حضرت عائشہ کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ (آپ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ وہ میری بات سن رہے ہیں) بلکہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اب وہ جان گئے ہیں کہ میں نے جو ان سے بات کہی تھی وہ بالکل حق ہے ۔

دار قطنی نے مجاہد کے واسطہ سے حضرت ابوہریرہ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا جب بندہ اللہ تعالیٰ کے پاس جانے کو پسند کرتا ہے تو اللہ بھی [illegible] کو پسند کرتا

ہیں اور جب بندہ اللہ کے پاس جانے کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو بھی اس سے ملنا ناگوار ہوتا ہے ۔ حضرت عائشہ کے سامنے جب اس روایت کو بیان کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا ابوہریرہ پر رحم فرمائے انہوں نے تم سے حدیث کا آخری حصہ تو بیان کر دیا ، اول حصہ بیان نہیں کیا (پھر حضرت عائشہ نے پوری حدیث بیان کی) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا کسی بندہ کے ساتھ بہتری کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی زندگی ۔ اس سال میں جس میں اسے موت آنی ہے اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں وہ اس کو سیدھی راہ پر چلاتا ہے ، اس کو بشارت دیتا رہتا ہے پھر جب اس کی موت کا وقت آتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کے سرہانے آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے اطمینان والی روح اللہ کی مغفرت اور رضا کی طرف کوچ کر (یہ سنکر) اس کی روح نکلنے کے اشتیاق میں بے تاب ہونے لگتی ہے ، یہی وہ وقت ہے جب بندہ خدا کے ملنے کو پسند کرتا ہے اور خدا اس سے ملنے کو پسند فرماتے ہیں اور (اس کے مقابلہ میں) جب خدا کسی بندہ کے ساتھ بُرائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی زندگی کے اس سال میں جس میں اسے موت آنی ہے اس کے پاس ایک شیطان کو بھیجتے ہیں پس وہ اس کو سیدھی راہ سے بھٹکا دیتا ہے اور جب اس کا آخری وقت آتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کے سرہانے آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے روح خدا کی ناراضگی اور غصہ کی طرف چل تو روح اس کے جسم میں گھسنا چاہتی ہے اور فرشتہ اس کو نگل لیتا ہے ، یہی وہ وقت ہے کہ جب بندہ خدا سے ملنے سے نفرت کرتا ہے اور خدا بھی اس کی ملاقات سے نفرت کرتے ہیں ، امام دار قطنی فرماتے ہیں کہ مجاہد کی یہ حدیث جو انہوں نے حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ سے روایت کی ہے حدیث غریب ہے ، حضرت ابوہریرہ سے روایت کرنے میں عطاء بن سائب اکیلے ہیں اور میرے علم میں اس حدیث کو عطاء بن سائب سے روایت

کرنے والے صرف محمد بن فضیل ہیں۔

امام ابوداؤد، ابن حبان اور حاکم نے تصحیح کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری کے بارے میں نقل کیا ہے کہ جب ان کا پیامِ اجل آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوا کر زیبِ تن فرمائے، پھر ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میت کو انہیں کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جس میں اس کی موت واقع ہوگی، علامہ زرکشی فرماتے ہیں میں نے اصول فقہ کی کتاب جو ابوالحسین احمد بن قطان کی تصنیف ہے جن کا شمار قدماء شافعیہ میں ہے اور وہ ابن جریج کے شاگردوں میں ہیں (اس کتاب میں) روایت بالمعنی کی بحث میں یہ الفاظ دیکھے تھے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ یہ سمجھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ثیاب (کپڑوں) سے کفن مراد لیا ہے لیکن حضرت عائشہؓ نے ان پر نکیر کرتے ہوئے فرمایا خدا ابوسعید پر رحم کرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد تو ثیاب سے انسان کا آخری عمل ہے کیونکہ آپ کا ارشاد ہے لوگوں کا حشر اس حال میں ہوگا کہ وہ برہنہ پا، برہنہ تن اور غیر مختون ہوں گے، (جب سب برہنہ ہونگے تو کپڑوں میں اٹھائے جانے کا کیا مطلب ہے)

ابومنصور بغدادی نے ابوعطیہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق نے حضرت ابن مسعود کا یہ قول نقل کیا کہ جس کو خدا کی ملاقات محبوب ہوتی ہے تو خدا بھی اس سے ملنے کو پسند کرتے ہیں اور جو خدا سے ملنے کو پسند نہیں کرتا تو خدا بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ نے یہ سنکر فرمایا کہ خدا ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے۔ انہوں نے حدیث کا حصہ تو بیان کیا ہے حدیث کے آخری حصہ کے بارے میں تم نے سوال نہیں کیا، پھر حضرت عائشہ نے پوری حدیث بیان کی، کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کی زندگی کے آخری سال میں

ایک فرشتہ کو اس کے لئے مقرر فرما دیتے ہیں جو نیکیوں کی طرف اس کی رہنمائی کرتا ہے اور اسے سیدھے راستے پر چلاتا ہے یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں کا انتقال تو بڑی اچھی حالت ہوا، پھر جب اس کی موت آتی ہے اور وہ اپنے ثواب کو جنت میں دیکھتا ہے تو اس کی روح خوشی میں پھڑکنے لگتی ہے یا اس کی جان بیتاب ہو جاتی ہے یہی وہ وقت ہے کہ جب بندہ خدا کی ملاقات کو اور خدا بندہ سے ملنے کو پسند کرتے ہیں۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو زندگی کے آخری سال میں اس پر شیطان کو مسلط کر دیتے ہیں جو اس کو فتنہ میں مبتلی کر دیتا ہے یہاں تک کہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں تو بڑی بری حالت پر مرا، پھر جب اس کو موت آتی ہے اور وہ عذاب کا مشاہدہ کرتا ہے تو اپنی روح کو اندر نگلنا چلتا ہے، یہی وہ وقت ہے جب بندہ خدا کی ملاقات کو اور خدا بندہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

باب الصیام

"روزہ کا بیان"

امام احمد نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عمر سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے، لوگوں نے اس کا تذکرہ حضرت عائشہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا، خدا ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ مہینہ کبھی ۲۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمر کی یہ حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہم ان پڑھ جماعت ہیں نہ لکھ سکتے ہیں اور نہ حساب کر سکتے ہیں (اس کے بعد آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا) کہ مہینہ اتنا ہوتا ہے، اتنا ہوتا ہے تیسری دفعہ آپ نے انگوٹھے کو موڑ لیا (اس طرح انتیس ۲۹ دن ہوئے)، جب حضرت

عائشہ کو اس کا علم ہوا تو کہنے لگیں کہ خدا ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک اپنی ازواج سے کنارہ کش رہے، پھر انتیس ۲۹ دیں روز بالاخانہ سے باہر تشریف لائے، جب آپ سے عرض کیا گیا کہ اے رسول خدا آپ نے تو ایک ماہ (۳۰ دن) کی قسم کھائی تھی تو آپ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

امام مسلم نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ کو وعظ کرتے سنا وہ اپنے وعظ میں یہ فرماتے تھے کہ جس کی صبح جنابت کی حالت میں ہو تو اس کو روزہ نہیں رکھنا چاہیے، ابوبکر کہتے ہیں کہ اس کا ذکر میں نے اپنے والد عبدالرحمٰن سے کیا، انہوں نے اپنے والد حارث سے اس کا تذکرہ کر دیا تو حارث نے اسباب کا انکار کیا، چنانچہ میرے والد عبدالرحمٰن مسئلہ کی جستجو میں چل دیئے، میں بھی ان کے ہمراہ ہو لیا یہاں تک کہ ہم حضرت عائشہ اور ام سلمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن نے ان دونوں سے ابوہریرہ کی بات کی بابت دریافت کیا تو دونوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی تھی بغیر احتلام کے (یعنی بوجہ صحبت کے کیونکہ آپ کو خواب میں احتلام نہیں ہوتا تھا) پھر آپ روزہ رکھتے تھے، راوی کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے چل دیئے، یہاں تک کہ مروان کے پاس پہنچے، عبدالرحمٰن نے ساری روئیداد مروان کے سامنے ذکر کی تو مروان نے کہا کہ میں تم کو قسم دے کر کہتا ہوں کہ تم فوراً ابوہریرہ کے پاس جاؤ اور ان کی بات کی تردید کرو، چنانچہ ہم حضرت ابوہریرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عبدالرحمٰن نے پوری بات ان کے سامنے بیان کر دی تو حضرت ابوہریرہؓ نے دریافت کیا کہ کیا وہ دونوں یہ فرما رہی ہیں، عبدالرحمٰن نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں زیادہ علم رکھتی ہیں، پھر حضرت ابوہریرہؓ نے اپنی بات کو فضل بن عباس کی طرف منسوب کیا کہ یہ بات میں نے فضل سے سنی ہے نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، (اس کے بعد) حضرت ابوہریرہؓ نے

اپنی بات سے رجوع کر لیا، بزار اپنی مسند میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علم حضرت ابوہریرہؓ نے فضل بن عباس سے صرف یہی ایک حدیث روایت کی ہے۔

باب الحج

"حج کے بیان"

امام بیہقی نے اپنی سنن میں سالم سے روایت کیا ہے، وہ حضرت ابن عمر سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر کو یہ کہتے سنا تھا "جب تم (حج میں) رمی جمار کر چکو اور سر منڈوالو تو تمہارے لئے سوائے عورتوں اور خوشبو کے ہر چیز حلال ہو جائیگی سالم کہتے ہیں (جب حضرت عائشہ کو یہ بات معلوم ہوئی) تو انہوں نے فرمایا کہ سوائے عورتوں کے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے (جہاں تک خوشبو کا مسئلہ ہے) میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] ہونے کے لئے خوشبو لگائی تھی، سالم کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زیادہ لائق اتباع ہے، امام بخاری اور مسلم نے حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ کو خط لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس یہ فرماتے ہیں کہ جس نے قربانی کا جانور حرم کی طرف روانہ کیا تو اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جائے گی جو حاجی پر حرام کی گئی ہے یہاں تک کہ جانور کو قربان کر دیا جائے اور میں (زیاد بن ابی سفیان) نے بھی اپنا جانور (حرم کی طرف) روانہ کیا ہے، لہذا اپنا فیصلہ مجھے لکھ دیجئے، عمرہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن عباس کی بات درست نہیں ہے (کیونکہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار میں نے اپنے ہاتھوں سے بٹے تھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے وہ ہار جانوروں کو پہنائے تھے، اس کے بعد آپ نے ان جانوروں کو میرے والد (حضرت ابوبکر) کے ہمراہ (حرم کی

جانب) روانہ کیا تھا، پس آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی تھی جس کو خدا نے آپ کے لئے حلال کیا تھا، یہاں تک کہ جانور قربان کر دیئے گئے۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں امام زہری سے نقل کیا ہے کہ سب سے پہلی شخصیت جس نے اس مسئلہ کے سلسلہ میں لوگوں کی آنکھوں پر سے جہالت کے پردہ کو ہٹایا اور سنت کو کھول بیان کیا وہ حضرت عائشہ کی ذاتِ گرامی ہے، مجھے عروہ اور عمرہ نے خبر دی ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹا کرتی تھی، آپ ان کو ہار پہنا کر حرم کی طرف روانہ فرماتے حالانکہ آپ خود مدینہ منورہ میں ہوتے تھے پھر جانوروں کے قربان ہونے تک آپ کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے تھے، جب لوگوں کو حضرت عائشہ کی بات معلوم ہوئی تو اس پر عمل پیرا ہو گئے اور حضرت ابن عباس کے فتوے کو چھوڑ بیٹھے۔

امام بخاری ومسلم اور نسائی نے محمد بن منتشر سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر سے احرام کے وقت خوشبو لگانے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے جسم سے خوشبو کی لپٹیں نکلیں مجھے اس کی بہ نسبت یہ زیادہ پسند ہے کہ تارکول مل لوں (راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت عائشہ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ خدا ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگائی تھی پس آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے پھر صبح کے وقت خوشبو کی لپٹیں آپ کے احرام سے آتی تھیں۔

شیخین نے مجاہد سے روایت کیا ہے کہ عروہ نے حضرت ابن عمر سے دریافت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے ادا فرمائے تھے حضرت ابن عمر نے فرمایا چار، جن میں سے ایک ماہ رجب میں تھا (مجاہد کہتے ہیں) ہم نے ان کی تردید کرنی نامناسب سمجھی اور ہم نے حضرت عائشہ کے مسواک کرنے کی آواز حجرہ میں سنی تو عروہ نے حضرت

عائشہ سے عرض کیا، اے ام المومنین کیا آپ ابن عمر کی بات کو نہیں سن رہیں کہ وہ کیا فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا کئے جن میں سے ایک ماہِ رجب میں تھا (یہ سن کر حضرت عائشہ بولیں) خدا ابو عبدالرحمٰن پر رحم کرے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بھی عمرہ ادا فرمایا تو میں آپ کے ہمراہ ہوتی تھی، آپ نے ماہِ رجب میں کبھی عمرہ ادا نہیں فرمایا۔

امام ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد کی بابت دریافت کیا گیا (کہ آپ نے کتنے عمرے کئے ہیں) آپ نے فرمایا دو رجب حضرت عائشہ کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عمر تو جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے کئے ہیں ماسوا اس عمرے کے جو آپ نے حجۃ الوداع میں کیا تھا۔

امام شافعی اور بیہقی نے سالم سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد (ابن عمر) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ عورتوں کو حالت احرام میں موزے کاٹنے کا فتویٰ دیتے تھے یہاں تک کہ حضرت صفیہ نے ان کے سامنے حضرت عائشہ کے فتویٰ کا ذکر کیا کہ حالتِ احرام میں موزے نہ کاٹیں (یہ سنکر) حضرت ابن عمر اپنے فتویٰ سے رُک گئے۔

امام ابوداؤد اور ابن خزیمہ نے سالم بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر حالتِ احرام میں عورتوں کے موزے کاٹ دیتے تھے، پھر حضرت صفیہ نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو موزوں کے بارے میں رخصت دی ہے (یہ سنکر) ابن عمر نے یہ بات چھوڑ دی۔

امام احمد نے کتاب مناسک کبیر میں مجاہد سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ

یوں فرماتی تھیں، تم عبداللہ بن زبیر پر تعجب نہیں کرتے جو احرام والی عورت کو یہ فتوی دیتے ہیں کہ وہ چار انگلیوں کی مقدار بال کاٹے حالانکہ اس کے لئے ایک کنارہ سے کاٹ لینا ہی کافی ہے۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں ابو اسحاق سے روایت کیا ہے وہ حضرت براء بن عازب سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین عمرے ادا کئے ہیں جو ماہِ ذیقعد میں تھے، (جب حضرت عائشہ نے یہ بات سُنی)، تو فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے تھے (اس میں وہ عمرہ بھی شامل ہے) جس کے ساتھ آپ نے حج ادا کیا تھا۔

امام بیہقی نے اپنی سنن میں ابو علقمہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ شیبہ بن عثمان نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا، اے ام المومنین غلاف کعبہ (اترنے کے بعد) ہمارے پاس بہت جمع ہوتے ہیں، پھر ہم بہت گہرے کنویں گھودتے ہیں اور غلاف کعبہ کو ان میں دفن کر دیتے ہیں، تاکہ ان کو کوئی جنبی یا حائضہ چھونے، (یہ بات سُن کر) حضرت عائشہ نے فرمایا، تم نے یہ اچھا کام نہیں کیا، تم نے بہت بُرا کام کیا، غلافِ کعبہ جب اُتر چکا تو جنبی یا حائضہ سے اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا لیکن (اتنا کام کرو) اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو مساکین اور مسافر کو دے دو۔

بابُ البیع

"خرید و فروخت کے بیان میں"

عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں اور دارقطنی و بیہقی نے اپنی اپنی سنن میں ابو اسحاق بیعی سے روایت کیا ہے، وہ اپنی اہلیہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ

عورتوں کے مجمع میں حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ایک خاتون نے حضرت عائشہ سے سوال کیا کہ اے ام المومنین میری ایک باندی تھی جس کو میں نے زید بن ارقم کو آٹھ سو روپے میں فروخت کیا تھا اس طرح کہ جب سے ان کو ملے گا ادا کریں گے (کچھ عرصہ بعد) حضرت زید نے اس کو فروخت کرنے کا ارادہ کیا تو میں نے ان سے چھ سو روپے میں نقد خرید لیا، (یہ سن کر) حضرت عائشہ نے فرمایا کہ (بہت بُرا کیا، تم نے جو خریدا وہ بھی بُرا کیا اور زید نے جو بیچا وہ بھی) پس زید کو یہ بات پہنچا دو اگر انہوں نے توبہ نہ کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ان کا کیا ہوا جہاد ضائع ہو جائے گا، اس عورت نے عرض کیا کہ اگر میں اصل سرمایہ واپس لے لوں اور بقیہ ان کو واپس کر دوں تو آپ کی کیا رائے ہے حضرت عائشہ بولیں کہ جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آجائے پھر وہ (اس گناہ) سے پرہیز کرے تو پھر اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

بابُ النکاح

"نکاح کے بیان میں"

حاکم نے تصحیح کے ساتھ ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت عائشہ سے عورتوں سے متعہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا، میرے اور تمہارے درمیان خدا کی کتاب موجود ہے اور آپ نے (سورۃ مومنون کی جس میں مومنین کی صفات موجود ہیں) یہ آیت پڑھی" اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں پر یا جن کے وہ مالک ہیں، بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں اور جس نے بیوی اور ملک یمین کے علاوہ کا ارادہ کیا تو اس نے حد سے تجاوز کیا۔

نیز صحیح مسلم اور سننِ اربعہ نے امام شعبی سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا اور ان سے اس فیصلہ کی بابت دریافت کیا جو حضور نے ان کے متعلق کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کے شوہر نے انہیں طلاق مغلظ دی تھی پس میں نے اپنا مقدمہ رہائش اور خرچ کے بارے میں حضور کی عدالت میں دائر کیا تو آپ نے مجھے نہ مکان دیا اور نہ خرچہ۔

امام بخاری نے معلقاً اور ابوداؤد نے عروہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت عائشہ نے فاطمہ کی حدیث پر سخت دارگیر کی اور فرمایا وہ تو ایک ویران گھر میں رہتی تھیں جس کے اطراف میں خوف تھا، لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے حق میں) یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ ان کو رہنے کے واسطہ مکان نہیں ملے گا۔

مسلم نے عروہ روایت کیا ہے کہ سعید بن عاصی کے فرزند نے عبدالرحمٰن بن حکم کی صاحبزادی سے شادی کی پھر اسے طلاق دے کر اپنے پاس سے نکال دیا، عروہ نے ان پر اس سلسلہ میں سرزنش کی تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ بھی تو گھر سے نکلی ہیں عروہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کی خدمت میں آیا اور ان سے سارا ماجرا بیان کیا تو انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت قیس کے لئے یہ حدیث بیان کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔

بابُ الجامع
"مــتفرقــات"

امام بخاری نے قاسم کے طریق سے حضرت عائشہ کا قول نقل کیا ہے کہ جس کا یہ زعم ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کو دیکھا تو اس نے بہت بڑی بات کہی لیکن آپ نے جبرئیل کو ان کی صورت اور خلقت میں اس حال

میں کہ جبرئیل کے تمام افق کو گھیر رکھا تھا دیکھا تھا۔

امام مسلم نے مسروق سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ سے عرض کیا اے اماں جان کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو حضرت عائشہ نے فرمایا تیری بات سے تو میرے رونگھٹے کھڑے ہوگئے، جس نے تم سے یہ بیان کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تحقیق اس نے جھوٹ کہا، پھر حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی "نہیں پاسکتیں اس کو آنکھیں اور وہ پاسکتا ہے آنکھوں کو اور وہ نہایت لطیف و خبردار ہے۔" لیکن آپ نے جبرئیل کو دو مرتبہ ان کی صورت میں دیکھا تھا۔

امام بخاری نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس نے یہ آیت پڑھی " یہاں تک کہ جب ناامید ہونے لگے رسول اور خیال کرنے لگے کہ ان سے جھوٹ کہا گیا تھا" تخفیفاً (کذبو میں ذال کی تخفیف کے ساتھ) اور یہ آیت تلاوت کی" یہاں تک کہ رسول اور اس کے ساتھ اہل ایمان پکار اٹھے کہ خدا کی مدد کب پہنچے گی"۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں عروہ بن زبیر سے ملا تو میں نے اس کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ نے فرمایا، خدا کی پناہ، بخدا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول سے کسی چیز کا وعدہ نہیں کیا مگر اس رسول کو یقین ہوتا تھا کہ وہ وعدہ اس کے مرنے سے پہلے پورا ہوجائے گا، لیکن رسولوں پر آزمائشیں ہمیشہ آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ ان کو اس بات کا ڈر ہوتا ہے کہ جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ ان کی تکذیب نہ کر بیٹھیں، حضرت عائشہ آیت کو قد کذّبوا" مثقلة (ذال کی تشدید کے ساتھ) پڑھتی تھیں۔

ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں مکحول سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ سے کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے

فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے، گھر[1]، عورت[2] اور گھوڑے[3] میں، تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ کو بات یاد نہیں (اصل بات یہ ہے) ایک مرتبہ ابوہریرہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اس وقت) آپ یہ فرما رہے تھے کہ خدا یہود کو تباہ و برباد کرے کہ وہ کہتے ہیں تین چیزوں گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست ہے۔ پس ابوہریرہ نے حدیث کا آخری حصّہ تو سُن لیا، اوّل حصّہ کو نہ سُن سکے۔

امام احمد نے ابوحسان اعرج سے روایت کیا ہے کہ دو شخصوں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ابوہریرہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بدشگونی عورت، چوپائے (گھوڑے) اور گھر میں ہے، اس پر حضرت عائشہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے قرآن پاک کو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اہلِ جاہلیت یہ فرماتے ہیں کہ بدشگونی تین چیزوں (عورت، گھوڑا، گھر) میں ہے، پھر حضرت عائشہ نے قرآن پاک کی آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے) ملک میں اور تمہاری جانوں میں کوئی تکلیف و آفت نہیں آتی جو لکھی نہ ہو ایک کتاب میں پہلے اس سے کہ ہم پیدا کریں اس کو دُنیا میں۔

بزار نے علقمہ سے روایت کیا ہے، حضرت عائشہ سے عرض کیا گیا کہ ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کو بلّی کی پاداش میں عذاب دیا گیا (اس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا نہ کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ خود کھالے یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی) حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وہ عورت تو کافر تھی۔ بزار کہتے ہیں کہ ہمارے علم میں علقمہ نے حضرت ابوہریرہ سے صرف یہی حدیث روایت کی ہے۔

قاسم بن ثابت سرقسطی نے غریب الحدیث میں علقمہ سے روایت کیا ہے انہوں

نے فرمایا کہ ہم حضرت عائشہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوہریرہ بھی ہمارے ہمراہ تھے، اتنے میں حضرت عائشہ بولیں اے ابوہریرہ کیا آپ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کو بلی کے (قید کرنے) کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا کہ اس عورت نے نہ تو اسے کھلایا پلایا اور نہ اس کو چھوڑا کہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ اسی حالت میں وہ مر گئی، حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سُنی ہے حضرت عائشہ بولیں کہ ایک ایمان والا خدا کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم ہے، کہ اس کو ایک بلّی کی وجہ سے عذاب دیا جائے اور جہاں تک اس عورت کا تعلق ہے وہ کافرہ تھی (پھر فرمایا) اے ابوہریرہ جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث بیان کیا کریں تو دیکھ بھال کر بیان کیا کریں۔

امام بخاری اور مسلم نے عروہ سے نقل کیا ہے وہ حضرت عائشہ سے راوی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی ازواج مطہرات نے حضرت عثمان کو حضرت ابوبکر کے پاس بھیجنا چاہا تھا کہ وہ ابوبکر سے ان کی میراث جو حضور[4] کی طرف سے ہے کے متعلق سوال کریں۔ تو حضرت عائشہ نے ان سے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا کہ ہماری میراث جاری نہیں ہوتی ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

ابوعروبہ حسین بن محمد حرانی اور ابومنصور بغدادی نے کلبی سے روایت کیا ہے وہ حضرت ابوہریرہ سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ اور خون سے بھر جائے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعر گوئی سے بھر جائے، حضرت عائشہ نے (یہ سنکر) فرمایا کہ ابوہریرہ کو حدیث یاد نہیں رہی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم میں سے کسی کا پیٹ

پیپ اور خون سے بھر جائے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ اس کا پیٹ ان اشعار سے پُر ہو جن میں میری ہجو اور بُرائی کی گئی ہو۔

حاکم نے تصحیح کے ساتھ اور بیہقی نے اپنی سنن میں عروہ سے روایت کیا ہے۔ حضرت عائشہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ ابو ہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں راہِ خدا میں ایک کوڑے پر قناعت کرلوں، یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے بہ نسبت اس کے کہ میں زنا سے آزاد شدہ بچہ کو آزاد کروں۔ اور فرمایا ولدِ زنا تینوں میں بدتر ہے، اور میت کو زندہ کے آہ و بکا کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے، یہ سُنکر حضرت عائشہ نے فرمایا کہ خدا ابو ہریرہؓ پر رحم کرے انہوں نے حدیث کو نہ ٹھیک طور پر سُنا اور نہ ٹھیک بیان کیا، آپ کا یہ ارشاد کہ راہِ خدا میں میں ایک کوڑے پر قناعت کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ زنا سے پیدا شدہ بچہ کو آزاد کروں۔ (اصل میں بات یہ ہے) جب یہ آیت نازل ہوئی "پھر بلا تامل گھاٹی میں نہ کودا اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے کسی بندہ کی گردن چھڑانا" اس پر آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا، اے رسولِ خدا ہمارے پاس آزاد کرنے کے واسطے اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس حبشی باندی ہو جو اس کی خدمت کرتی ہو اور اس کے لئے کوشش کرتی ہو، اگر ہم انھیں زنا کا حکم کریں اور وہ ناجائز اولاد لے کر آئیں تو ہم اس اولاد کو آزاد کردیں اس پر آپ نے فرمایا کہ میں راہ خدا میں ایک کوڑے پر قناعت کروں یہ مجھکو زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں زنا کا حکم دوں اور (اس ناجائز) بچہ کو آزاد کردوں۔ اور آپ کا یہ ارشاد کہ ناجائز بچہ تینوں میں بُرا ہے تو حدیث اس طرح نہیں ہے (بلکہ پوری حدیث اس طرح ہے) منافقین میں سے ایک شخص حضورؐ کو تکلیف پہنچاتا تھا، آپ نے (ایک مرتبہ) فرمایا، کون ہے جو فلاں کی طرف سے

میرا دفع کرے گا، عرض کیا گیا کہ اے رسولِ خدا اس کے ساتھ تو ناجائز بچہ بھی ہے' اس پر آپ نے فرمایا کہ وہ تو تینوں میں بدتر ہے اور خدا کا ارشاد ہے کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا نفس کسی دوسرے کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گا، اور رہا آپ کا یہ کہنا کہ میت کو زندہ کے آہ و بکا کرنے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے تو یہ بھی اس طرح نہیں ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک یہودی کے گھر کے پاس سے گزرے جو مر چکا تھا اور اس کے اہلِ خانہ اس پر بین کر رہے تھے (یہ دیکھ کر آپ نے) ارشاد فرمایا تھا کہ یہ لوگ تو یہاں اس پر رو رہے ہیں اور اس کو وہاں عذاب دیا جا رہا ہے، اور فرمایا کہ ارشادِ خداوندی ہے' خدا ہر جاندار کو اس کی طاقت کے بقدر تکلیف دیتے ہیں۔

امام بخاری نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاؤ اور پیو۔ بیہقی نے عروہ سے روایت کیا ہے وہ حضرت عائشہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ابن ام مکتوم نابینا ہیں جب وہ اذان دیں تو کھاؤ اور پیو۔ یہاں تک کہ بلال اذان دیں اور بلال وقت فجر کو دیکھتے ہیں، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابن عمر سے غلطی ہوگئی۔

مصنف فرماتے ہیں کہ یہ روایت علامہ زرکشی کی ذکر کردہ روایات میں آخری ہے اور بہت سی چیزوں کو جو علامہ زرکشی نے ذکر کی ہیں ان کو میں نے حذف کردیا ہے کیونکہ وہ استدراک کے بارے میں نہیں تھیں اور حسب ذیل وہ مزید استدراکات ہیں جن کو علامہ زرکشی نے ذکر نہیں کیا۔

ائمہ ستہ نے باستثنا۔ ابوداؤد کے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت آیا تو آپ کی طرف دست بڑھائی گئی آپ دست بہت پسند فرماتے تھے۔ امام ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت

کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دست کا گوشت سب سے زیادہ پسند نہیں تھا لیکن آپ کو کبھی کبھار گوشت میسر آتا تھا اس لئے دستی کی طرف جلدی کرتے تھے، کیونکہ وہ جلدی گل جاتی تھی۔

ابن ابی شیبہ نے ابو زرین سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے، پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بیانی کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے، جب تم میں سے کسی کا تسمہ ٹوٹ جاتے تو جب تک اس کو درست نہ کرلے، اس کو دوسرے پیر کے جوتے میں نہیں چلنا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ ہم کو ابن عینیہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے اور انہوں نے اپنے والد (قاسم) سے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ ایک موزہ پہن کر چلتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میں ابو ہریرہ کو تنگ کرنا چاہتی ہوں۔

کتاب عین الاصابۃ فیما استدرکتہ عائشہ رضی اللہ عنہا علی الصحابۃ جس کو علامہ سیوطی نے تالیف کیا ختم ہوگئی، خدا مؤلف کو اپنی رحمت و رضا کے ساتھ ڈھانپ لے اور ہم کو ان کے علوم و عطایا کے ذریعہ نفع دے اور ان کے طفیل ہم پر رحم کرے۔

جمیل نقوی

